پیمانِ محبت از عروہ عاقل

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

پیمانِ محبت

عروہ عاقل

فراقِ محبت

Chapter # 2

رات کی چاندنی پورے گریس کو اپنی لپیٹ میں لیے اس کی روشنیوں میں دھندلی سی تھی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ میکونوس کے ایک سیاہ کمرے میں کسی کی زندگی کی لکیریں مٹ رہی تھی

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وہ زمین پر منہ کے بل پڑی ہوئی تھی۔اسے آہستہ آہستہ ہوش آنے لگا تھا۔اس کی آنکھیں سست روی سے کھلیں۔

ایک گہری سانس لیتے ہی زمین پہ پڑی دھول اس کے چہرے پہ آ گری۔وہ کھانستے ہوئے ہوش میں آئی۔اس کا جسم کئی گھنٹے بے ہوش رہنے کے بعد اب بے حد کمزور معلوم ہو رہا تھا۔وہ ہِمّت کرتی سیدھی ہوئی اور اٹھ کے بیٹھی۔دیوار سے ٹیک لگائے اپنے ہاتھوں کو حرکت میں لاتے مٹی جھاڑی تھی۔

" یہ آرڈر اس ٹیبل کے لیے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ "

" آپ پلیز میری بات سنیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔"

" ٹیبل نمبر 5 کا آرڈر تیار ہو گیا ہے کیا؟"

www.novelsclubb.com

اسے باہر سے ایک ساتھ کئی آوازیں سنائی دی تھیں۔

وہ ایک لمحے کو ان آوازوں پہ ٹھہر سی گئی تھی۔اسے یاد آنے لگا تھا کہ وہ یہاں کب اور کیسے پہنچی تھی۔

"میں تو اس کے گھر سے بھاگ آئی تھی۔ مجھے تو اپنے گھر جانا تھا۔ مجھے تو اپنے بابا کے پاس جانا تھا۔ میں کس قید میں پھنس گئی ہوں۔۔۔۔ آخر کہاں ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "

بلند آواز میں ہیلن خود سے کہتی آنکھوں میں آنسوں بھر لائی تھی۔

وہ ایک سٹور روم تھا۔ اسے کسی کیفے کے انڈر گراؤنڈ سٹور میں قید کر دیا گیا تھا۔ وہ دروازے کی طرف بھاگی جس کے دوسری طرف لوگوں کی چہل پہل سی مچی ہوئی تھی۔

"کوئی ہے۔۔۔۔۔۔ دروازہ کھولو۔۔۔۔۔ پلیز میری مدد کرو۔۔۔۔۔ مجھے بابا کے پاس جانا ہے۔۔۔۔ کھولو اسے۔۔۔۔۔۔ "

وہ روتے ہوئے زور سے دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی۔ مگر اس کمرے سے باہر کی دنیا میں کسی کے بھی کانوں تک اس کی چیخوں کی آوازیں نہیں سنائی دیں۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس کے لباس پر جگہ جگہ مٹی لگی ہوئی تھی۔ وہ کئی دنوں سے ایک ہی حلیے میں بندھی تھی اور گھٹنوں پہ چوٹ کے نشان بھی واضع طور پہ دکھائی دے رہے تھے۔

کئی دنوں کی دھول مٹی سے اس کے چہرے کی خوبصورتی مدہم پڑ گئی تھی جبکہ آنکھیں رو رو کے سوجی ہوئی تھیں۔بال بکھرے ہوئے اور چلانے سے گلا خشک ہو چکا تھا۔مگر اس کے چلانے سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔وہاں کوئی نہیں تھا کوئی ایسا جو اس کی مدد کر سکے۔ خود کو اس قید سے آزاد کرنے کے لیے ہیلن اپنے ارد گرد دیکھتے کچھ تلاش کرنے لگی تھی۔

اس بڑے سے کمرے میں گتے کے ڈبے پڑے ہوئے تھے۔اس کمرے میں ان ڈبوں کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔اس نے ہاتھ مار کے کچھ ڈبے پیچھے کیے تو دیوار میں ایک مٹھی جتنا چھید تھا۔ہیلن نے سوراخ سے باہر جھانکا۔

میکونوس کی گلیوں میں ہر طرف رات کی چاندنی کا راج تھا۔گھر دوکان اور گلیوں کی لائٹنگ سے میکونوس جگمگا رہا تھا۔لوگوں کی چھل پہل میں اس کی آواز کوئی نہیں سن پایا تھا۔وہ جان گئی تھی کہ وہ اس وقت میکونوس میں تھی۔وہ اس جگہ کو کیسے بھول سکتی تھی۔ ان ہی خوبصورت گلیوں نے آج اسے خود میں قید کر لیا تھا جہاں کبھی وہ شان سے گھومتی تھی۔

"بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پلیز کوئی میری مدد کرو۔۔۔۔ "

ہاتھ اس سوراخ سے باہر نکال کے روتے ہوئے کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ پیچھے سے دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ وہ وہیں روک گئی۔ ہاتھ واپس اندر کیا اور ڈرتے ہوئے پیچھے پلٹ کے دیکھا۔

دو آدمی چلتے ہوئے اندر آئے۔ پینٹ کوٹ پہنے وہ امیر غنڈے معلوم ہوتے تھے۔

"خوبصورت تو بہت ہے۔۔۔"

خباست سے ہیلن کو دیکھتے اس نے اپنے پیچھے کھڑے شخص سے کہا۔

تیری وجہ سے اس نے میرے بھائی کو مار دیا۔۔۔ جانتی ہے میں کس کی بات کر رہا ہوں" ؟..... گریس کنگ کی۔۔۔۔۔۔ جس نے میرے بھائی شیخ رمیز کو بڑی بے رحمی سے "میرے راستے سے ہٹا دیا اور میرا کام آسان کر دیا۔۔۔ ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہیلن ڈری ہوئی سی زمین پہ بیٹھی دیوار کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ اس نے ہیلن کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے قہقہ لگایا تھا۔

شیخ رمدانی مافیہ کی دنیا میں شیخ رمیز کا چھوٹا بھائی کہلایا جاتا تھا۔ شیخ رمدانی کا نام بھی اپنے بھائی کی طرح بے جا پوشیدہ غلط کاموں کی فہرست میں عروج پر تھا۔اس کے باوجود اسے شیخ کے مرنے کا بالکل افسوس نہیں تھا بلکہ وہ تو شیخ کے مر جانے کا جشن منا رہا تھا۔

تمہیں پتا ہے میں نے تمہیں کیوں اٹھایا ہے۔۔۔۔۔۔"

میں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔ تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ آخر کتنی خوبصورت ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔ جس کے لیے اس نے میرے بھائی کو ہی مار دیا۔"

ہیلن کو اوپر سے نیچے تک گھورتا اپنا چہرا اس کے قریب کرتے بولا تھا۔ تبھی ہیلن نے اس کے منہ پہ تھوک دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہاااہاااااہااااا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

شیخ رمدانی نے ہنستے ہوئے اپنا چہرا صاف کیا۔ ہیلن کو گھورتا اس کے دائیں گال پہ تھپڑ رسید کیا پھر بائیں گال پہ۔۔۔۔۔۔۔۔

" بہت آکڑ ہے تجھ میں ابھی تیری آکڑ نکالتا ہوں۔"

ہیلن کا منہ دبوچے اسے کانپنے پر مجبور کر گیا تھا پھر چھوڑتا پیچھے کھڑا ہوا۔اس نے اپنے پیچھے کھڑے آدمی کو اشارہ کیا۔وہ سر ہلاتا باہر نکل گیا۔

" مجھے چھوڑ دو۔۔۔۔۔پلیز جانے دو۔۔۔۔مجھے بابا کو ڈھونڈنا ہے۔۔۔۔۔مجھے اپنے بابا کو ڈھونڈنا ہے۔۔۔۔انہیں ڈھونڈنا ہے۔۔۔۔چھوڑ دو مجھے۔۔۔۔۔بابا۔۔۔۔۔۔ "

پیچھے سے شیخ رمدانی نے ہیلن کے ہاتھوں پہ رسی باندھنی شروع کر دی۔وہ روتی رہی چیختی رہی لیکن اس نے ہیلن کی ساری مزاحمتوں کو ناکام بناتے اسے اچھی طرح باندھ دیا تھا۔

اسی دوران باہر گیا شخص واپس اندر داخل ہوا اور اس کے پیچھے ایک اور شخص اندر آیا جو اپنے ساتھ میں دو جنگلی کتے پکڑے کھڑا تھا۔

ان کے گلوں میں زنجیریں باندھی ہوئی تھیں۔اور وہ شکل سے بہت ہی خوفناک دکھائی دیتے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس نے ان کی زنجیریں کھول دی۔کتوں نے آزاد ہوتے ہی دوڑ کے ہیلن پر حملہ کر دیا۔

" نہیں۔۔۔۔۔ پلیز مجھے جانے دو۔۔۔۔۔ مجھے چھوڑ دو۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔۔ نہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اپنا سر بازوں میں دیتی انہیں دور دھکیلنے کی کوشش کر رہی تھی۔ مگر وہ بہت بری طرح اپنے دانتوں سے اسے کاٹ رہے تھے۔اس کے ہاتھوں بازوؤں اور ٹانگوں پر ان کے نوکیلے دانتوں سے خون بہنے لگا تھا۔

اس کی لرزتی ہوئی چیخیں وہاں موجود کسی کے بھی دل پر اثر نہیں کی تھیں۔اس کا بدن ان کے دباؤ سے تھر تھرا رہا تھا۔

" ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔ "

شیخ رمدانی کے ساتھ باقی دونوں بھی ہنستے ہوئے تماشا دیکھ رہے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہیلن کتوں سے اپنا بچاؤ کرتی پیچھے ہوئی تو پیچھے پڑے ڈبے کے اوپر پڑے ڈبے نیچے گر گئے۔ڈبوں کے اندر موجود سارا سامان زمین پہ بکھر گیا تھا۔اسی کچن کے سامان میں اسے اپنی دائیں جانب زمین پر گرا ایک چاقو نظر آیا۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے اٹھالیا۔پہلے دائیں کتے کی گردن میں گھسایا پھر بائیں کتے کی گردن میں گھسا کے باہر نکالا۔دونوں کتے اسی وقت گر کر مر گئے۔

وہ تینوں ہیلن کے اس اچانک حملے پر حیران کھڑے تھے کہ ہیلن نے چاقو گھما کے سیدھا شیخ رمدانی کی طرف پھینکا۔وہ چاقو اس کی بائیں ٹانگ کے اندر تک دھنس گیا تھا۔

درد کی شدت سے اس کی چیخیں نکلی تھیں۔وہ ٹانگ پکڑتا زمین پہ گر گیا۔

ہیلن گھبرائی ہوئی سی وہیں بیٹھی رہی۔اس کے کپڑے اپنے ہی خون کے دھبوں سے لبریز تھے۔

شیخ رمدانی کا آدمی غصے سے ہیلن کی طرف بڑھا۔

" کمینی عورت تیری اتنی ہمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

بالوں سے پکڑ کے اسے اٹھایا اور اس کا سر پوری شدت سے دیوار میں دے مارا۔ہیلن کو یوں لگا جیسے اس کا سر پھٹ گیا ہو۔ہر چیز دھندلی ہو گئی تھی۔

ہیلن کا وجود بے سہارا ہو تا زمین پر گر گیا۔

سر سے ایک لمحے میں اتنا خون بہہ گیا گویا ٹھنڈی برف پہ بے جان سی ندیاں بہہ رہی ہوں

اچانک تیز آواز کے ساتھ دروازا توڑ دیا گیا۔

ہیلن نے اپنی دھندلی آنکھوں سے فوج کی مانند لوگوں کو اندر داخل ہوتے دیکھا تھا۔درد نسوں کو چیرتا بڑھتا چلا جارہا تھا۔

ان کے ہاتھوں میں پستولیں تھیں اور وہ ایک ایک کر کے گھستے جارہے تھے۔وہ بس اتنا ہی دیکھ پائی تھی اور پھر اس کی بوجھل آنکھیں بند ہو گئی۔

----

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رات کی تیز ہواؤں نے اسلام آباد کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ساون بھادوں کے موسم میں پاکستان پر ہر وقت گھنے بادل منڈلاتے نظر آرہے تھے۔ملک بھر سے لوگ اس موسم کی برسات کو دیکھنے وہاں آئے تھے جن میں سے ایک وہ بھی تھی۔

امل پاکستان آگئی تھی۔اس جگہ واپس آگئی تھی جسے دس سال پہلے چھوڑ گئی تھی۔وہ شہر، گھر، گلیاں، یادیں جنہیں دس سال پہلے ہی تنہا کر گئی تھی۔آج جب واپس آئی تو ہر ایک ایک یاد اسے چیخ چیخ کر اپنی غمِ زندگی کی داستان سنا رہی تھی۔

امل گھر کے ہر حصے کو دیکھتی اپنی پرانی یادوں کے سمندر میں ڈوبتی چلی جا رہی تھی۔

جب وہ اندر داخل ہوئی تو پورا گھر اندھیرے اور مکڑی کے جالوں سے گھرا ہوا تھا۔فرنیچر اور صوفوں پر سفید چادر بچھی ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اس گھر کی ویرانی دس سال کے عرصے میں کسی کے بھی یہاں نا آنے کا ثبوت دے رہی تھی۔

فضا میں موجود دھول سید ھا امل کے گلے کو جا کے لگی جس کی وجہ سے بار بار کھانستے ہوئے ایک ہاتھ منہ کے آگے رکھے دوسرے ہاتھ سے دھول اڑائی تھی۔

سیاہ رنگ کا گھٹنوں تک آتا شارٹ کوٹ اور پاؤں میں بند بوٹ پہنے ہوئے بالوں کو پونی میں قید کئے میک اپ سے عاری چہرہ بے شک وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔

ہاتھ سے جالے پیچھے کرتے لاؤنج میں آئی جہاں دائیں جانب دیوار پہ بڑی سی تصویر ابھی بھی لٹک رہی تھی جس پہ دھول جم چکی تھی۔ وہ اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

اس تصویر میں خود کو دیکھتے اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔ وہ تصویر تب لی گئی تھی جب اس کی زندگی میں کوئی دکھ نہیں تھا۔ کوئی رنج، کوئی ملال نہیں تھا۔

وہ صرف 8 سال کی تھی جب 11 سالہ آیان نے اس لمحے کو اپنے کیمرے میں قید کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ تب کی بات تھی جب امل اور آیان چھٹیوں میں تیمور صاحب اور ماہ نور بیگم کے ساتھ گھومنے گئے تھے اور راستے میں جس گھر میں رکے تھے اس کے پیچھے چھوٹا سا جنگل پایا جاتا تھا۔

جب آیان کو پتا چلا تو اسے شرارت سوجی اور امل کو ساتھ لے کر جنگل میں چلا گیا۔

وہ جنگل کے عجیب و غریب رنگوں سے لطف اندوز ہونے لگی۔ کہیں پتوں کی ہل چل تو کہیں پرندوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ وہ دونوں جنگل کے اندر تک چلتے جا رہے تھے کہ اچانک امل کا پاؤں کسی چیز سے ٹکرایا اور وہ بل کھا کے گری۔

" امل۔۔۔۔۔"

آیاں کے منہ سے بے اختیار پکار نکلی۔

امل کے گھٹنے پر رگڑ آگئی تھی وہ جیسے ہی اٹھنے لگی تو سامنے سے ایک خونخوار جنگلی بلا اسی کی طرف آتا دیکھائی دیا۔ امل خوف سے دو قدم پیچھے ہوئی تھی کہ آیان سامنے آیا اور پتھر اٹھا کے اس کو مار کے بھگا دیا۔ اور پھر امل کی طرف پلٹا۔

وہ بہت ڈر گئی تھی کیونکہ وہ ابھی بہت چھوٹی تھی۔ آیان کو صاف اس کی آنکھوں میں خوف دیکھائی دے رہا تھا۔

" ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہی تو ہوں۔ کچھ بھی نہیں ہونے دوں گا تمہیں "

آیان نے مسکراتے ہوئے اسے اپنی موجودگی کا احساس دلایا تھا۔ مگر امل کا خوف تب بھی ختم نہیں ہوا تھا وہ واپس جانا چاہتی تھی۔ آیان نے بھی اسے زیادہ زور نہیں دیا تھا۔ وہ دونوں واپس جانے کے لیے مڑے۔ امل آگے چل رہی تھی جبکہ آیان اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ آیان نے اپنا کیمرا نکالا اور پریشانی میں آگے چلتی امل کو پکارا۔

"امل۔۔۔۔۔ادھر دیکھو۔۔۔۔۔۔"

جیسے ہی امل نے پیچھے مڑ کر دیکھا آیان نے اس لمحے کو اپنے کیمرے میں محفوظ کر لیا تھا۔ اور گھر واپس آکر آیان نے بہت خوشی سے امل کی اس تصویر کو لاؤنج کی دیوار کی زینت بنایا تھا۔

جنگل میں جانے والی بات پر آیان کو ڈانٹ بھی پڑی تھی لیکن پھر بھی آیان کو امل سے بہت پیار تھا۔

یادوں کا سلسلہ تمام ہوا تو امل کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ وہ کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں دیوار پر لگی تصویر کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسے آج تک بلیوں سے اتنا ڈر نہیں لگا تھا جتنا اس وقت لگا تھا۔آنکھوں سے آنسو صاف کرتی وہاں سے ہٹ گئی۔

صوفوں پر سے چادر اتاری۔وقتی طور پہ سامان سیٹ کرنے لگی۔پھر اس کمرے کی طرف گئی جو کبھی اس کا ہوا کرتا تھا۔وہ ابھی بھی ویسا ہی تھا جیسا وہ چھوڑ کر گئی تھی۔دس سال پرانی یادیں ایک بار پھر زنجیریں توڑ کے فضا میں گھل گئیں تھیں۔کمرے سے باہر نکل کے دروازہ دوبارہ بند کر دیا۔اور ہاسپٹل لے جانے کے لیے ضروری سامان اپنے ساتھ لیا۔آسٹریلیا سے آنے کے بعد تیمور صاحب کو ہاسپٹل میں داخل کر لیا تھا۔ماہ نور بیگم وہیں رکی تھیں۔امل کپڑے تبدیل کرنے کے بعد کچھ سامان لے کر واپس ہاسپٹل جانے کے لیے نکل گئی۔

تھوڑا دور چلنے پر اسے بک اسٹور کی لائیٹس جلتی ہوئی نظر آئیں۔وہ آج بھی پہلے کی طرح مختلف روشنیوں سے چمک رہا تھا۔دوکاندار کے چلانے کی آوازیں باہر تک آرہی تھی۔آج پھر کسی کی شامت آگئی۔یہ سوچتے ہی امل نم آنکھوں سے ہنسی تھی۔کھڑکی کے سامنے ہی دوکاندار غصے میں بیٹھا تھا۔وہی عینک وہی غصہ اگر کچھ بدلا تھا تو وہ تھا وقت۔۔۔۔۔

اب کہ ان کے چہرے پر جھریوں کا اضافہ ہو گیا تھا۔

وہ انہیں یوں ہی غصے میں بیٹھا دیکھتے مسکراتے ہوئے اسٹور کے دائیں سڑک کی طرف مڑ گئی۔

رات کے ایک بجنے والا تھا جبکہ امل کا کوسوں دور تک سونے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔وہ تیمور صاحب کے بیڈ کے ساتھ رکھے صوفے پر بیٹھی تھی۔اسے ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی ہاسپٹل آئے ہوئے۔

تیمور صاحب اناستسیا انجیکشن کی وجہ سے ہوش میں نہیں تھے۔سنگین حالات ہونے کے باوجود انہوں نے اتنا لمبا سفر کیا تھا جس سے تیمور صاحب کی حالت اور زیادہ خراب ہو گئی تھی۔انہیں پاکستان آئے دو دن ہو گئے تھے۔اور تب سے رشتے داروں کا تیمور صاحب کی

تیمارداری کے لیے آنا جانا لگا رہا تھا۔اقصیٰ خالہ ہر وقت ماہ نور بیگم کے ساتھ ہوتی تھیں۔

اس وقت ماہ نور بیگم اور اقصیٰ خالہ امل کو تیمور صاحب کے پاس چھوڑ کے کچھ دیر کے لیے گھر گئیں تھیں۔جبکہ دستگیر خان (جو کہ اقصیٰ خالہ کے شوہر) بھی وہاں موجود نہیں تھا۔

امل اپنی لائی چیزوں کو سیٹ کرنے میں مصروف تھی کہ ایک نرس کمرے میں داخل ہوئی اور امل کو مخاطب کیا۔

" آپ کے لیے کاؤنٹر پر کال آئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس کی بات پہ امل حیران ہوئی کہ اس طرح سے اسے کون کال کر سکتا ہے۔اس سے پہلے کہ امل نرس سے اس کال کے حوالے سے کوئی سوال کرتی نرس اپنی بات کہہ کے پلٹ گئی ۔

www.novelsclubb.com

پہلے بند دروازے کو پھر پیچھے پلٹ کے بیڈ پر سوئے تیمور صاحب کو دیکھا۔وہ انہیں اکیلا چھوڑ کے نہیں جانا چاہتی تھی۔

ہو سکتا ہے کہ کسی نے بابا کا حال پوچھنے کے لیے کال کی ہو۔ کیونکہ میرا نمبر تو یہاں کسی" کے پاس بھی نہیں ہے شاید اسی لیے "

اپنے ذہن میں کال کرنے والے کی ایک یہی وجہ تھی جو وہ سوچ سکتی تھی۔

تیمور صاحب کی چادر ٹھیک کر کے آہستہ سے انہیں دیکھتی کمرے سے باہر نکل کے آرام سے دروازہ بند کر دیا۔ اب اس کا رخ کاؤنٹر کی طرف تھا۔

امل عجیب کشمکش میں مبتلا ہوتے کاؤنٹر تک پہنچی۔

وہاں پہنچتے ہی کاؤنٹر لیڈی نے اسے فون پکڑا دیا۔

"ہیلو۔۔۔۔۔۔"

اس نے فون کی دوسری طرف موجود شخص کو اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔ مگر آگے سے اسے کوئی جواب نہیں ملا۔

"ہیلو کون؟"

www.novelsclubb.com

کسی کا جواب نا پا کر اس کے ماتھے پر بلوں کا اضافہ ہوا تھا۔ جبکہ مقابل خاموشی سے بیٹھا اس کی پریشانی سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

مختلف رنگ کے پھولوں سے سجی ہوئی گھٹنوں تک آتی فراک پہنے کاؤنٹر پر کھڑی تھی۔ کندھوں پر دوپٹہ اور بالوں کو پونی میں قید کیا ہوا تھا۔

"ہیلو۔۔۔۔۔ہیلووووووو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اب کہ اسے غصہ ارہا تھا۔ غصے میں اس نے فون بند کر دیا اور کمرے کی طرف بڑھی تھی۔

"جب بات ہی نہیں کرنی تھی تو کال کیوں کی۔۔۔۔۔۔۔؟"

خود کلامی کرتے کمرے کی طرف موڑی ہی تھی کہ اچانک اسے تیمور صاحب کا خیال آیا (وہ کمرے میں اکیلے تھے۔)

www.novelsclubb.com

اس کے قدموں میں اور تیزی آگئی۔ وہ جلدی سے کمرے میں داخل ہوئی تو دیکھا تیمور صاحب ابھی بھی آرام سے سوئے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کے اسے تھوڑا اطمینان ہوا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھی بہت لو بتا رہی bp پاس آکے اناستسیا مشین کو دیکھا جو ہارٹ بیٹ بہت آہستہ اور تھی۔ان کی سانسیں آہستہ آہستہ ہوتے بند ہو رہیں تھیں۔

"ڈاکٹر۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر۔۔۔۔۔۔ "

امل اتنا زیادہ گھبرا گئی تھی کہ ڈاکٹر کو پکارتے باہر بھاگی۔ڈاکٹر کے آفس پہنچتے انہیں صورتحال سے آگاہ کیا۔اتنی دیر میں ماہ نور بیگم اور اقصیٰ خالہ بھی وہاں پہنچ گئیں تھیں۔وہ بھی بہت پریشان ہو گئی تھی۔

آپ سب باہر جائیں ان کی سرجری کرنی پڑے گی۔۔۔ہمارے پاس وقت نہیں ہے "

۔۔۔۔ "

ڈاکٹر نے سنجیدہ حالت دیکھتے سب کو کمرے سے باہر جانے کو کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسی دوران دستگیر خان وہاں پہنچ گئے تھے۔اس نے ڈاکٹر سے بات کر کے تیمور صاحب کی سرجری کے انتظامات کیے۔پاکستان آنے کے بعد سے ہی دستگیر خان نے سب کا بہت خیال رکھا تھا۔

تیمور صاحب کو سرجری وارڈ میں لے جایا گیا۔ماہ نور بیگم سرجری وارڈ کے باہر پریشان بیٹھیں تھیں جبکہ اقصیٰ خالہ انہیں تسلی دے رہی تھی۔امل دیوار کے ساتھ کمر ٹکائے سوچ میں پڑی تھی کہ صرف دو منٹ کے لیے گئی تھی وہ کال سننے اور پیچھے سے یہ سب ہو گیا جبکہ کال پہ بھی کوئی نہیں تھا۔

اچانک اس کی نظر اپنے دائیں جانب کوریڈور کے کنارے پر بیٹھ کیے کھڑے شخص پر پڑی جس کی گردن پر بنا ٹیٹو امل صاف دیکھ سکتی تھی۔اس کا ٹیٹو دیکھ کر وہ سکتے میں آگئی۔

یہ وہی تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ وہی ٹیٹو تھا۔۔۔۔۔۔۔۔جو ملبورن میں کسی کی گردن پر (دیکھا کرتی تھی۔)

ہمیشہ کی طرح اس نے آج بھی سیاہ ٹوپی اور سیاہ کوٹ پہنا ہوا تھا۔امل ہنوز اسے دیکھ رہی تھی۔اسے یاد آیا کہ کاؤنٹر کی طرف جاتے ہوئے یہی شخص اس کے پاس سے گزر کے کمرے کی طرف گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے میرے بابا کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کیسے کی۔۔۔۔۔۔۔۔"

"؟۔۔۔۔۔۔۔۔

امل دل میں کہتے غصے سے اس کی طرف بڑھی۔

زرا سا موڑ کے امل کو اپنی طرف آتا دیکھ اس نے بھی چلنا شروع کر دیا۔

"امل۔۔۔۔۔۔۔"

اقصیٰ خالہ نے پیچھے سے امل کو آواز دی مگر امل اس وقت کسی کو بھی سننا نہیں چاہتی تھی۔

وہ بس اس شخص سے اپنے بابا کو نقصان پہنچانے کی وجہ پوچھنا چاہتی تھی۔

وہ ہاسپٹل سے باہر نکلا اور امل اس کا پیچھا کرتی باہر نکل گئی۔ آدھی رات کا پہر تھا اور سڑکیں سنسان تھیں۔ وہ ہاسپٹل کے دائیں طرف سڑک پر تیز تیز چل رہا تھا۔ وہ اسے خود تک پہنچنے نہیں دے رہا تھا۔

کچھ دیر اور چلنے کے بعد وہ شخص اچانک رک گیا۔ مگر پلٹا نہیں۔ سر پے ٹوپی اور ہاتھ جیبوں میں ڈالے کھڑا تھا۔ امل اس کے پیچھے کچھ قدموں کے فاصلے پر ٹھہر گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

بالکل خالی سڑک پہ صرف وہ دونوں کھڑے دکھائی دے رہے تھے۔سیاہ رات میں سڑکوں کے بلب کی مدھم روشنی اس کا عکس نمایاں کر رہی تھی۔

" کون ہو تم۔۔۔۔؟۔۔۔ "

امل اس کے ٹیٹو پہ نظریں جمائے کھڑی تھی۔ناہی وہ پیچھے پلٹا اور ناہی کوئی جواب دیا۔

اچانک ہی اسے وہ شخص اپنی آنکھوں کے سامنے دھندلا سا دکھائی دینے لگا۔

تم۔۔۔۔۔نے۔۔۔میرے بابا کو۔۔۔۔مارنے کی کوشش کیوں کی۔۔۔۔۔؟۔۔۔۔۔ "

"

وہ ٹھیک سے بول نہیں پا رہی تھی۔وہ ابھی بھی خاموشی سے منہ پھیرے کھڑا تھا۔امل کی آنکھیں بوجھل ہونے لگیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

" یہ مجھے کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ "

اپنے سر کو پکڑتے زبردستی اپنی آنکھیں کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔ تبھی وہ شخص پلٹا۔ اس کا چہرا امل کے سامنے تھا مگر وہ دیکھ نہیں پا رہی تھی۔

"تم!!!"

امل نے اسے دیکھتے کچھ بولنا چاہا تھا کہ اچانک ہی اس کی آنکھیں بند ہوئی اور وہ نیچے گر گئی۔

ہوش آتے ہی خود کو سیاہ کمرے میں زنجیروں سے جکڑا ہوا پایا تھا۔ چھوٹا سا خالی کمرہ جہاں اسے قید کیا گیا تھا۔

"کھولو مجھے۔۔۔۔ "

وہ خود کو زنجیروں سے آزاد کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔اس کمرے میں بالکل اندھیرا تھا۔وہ کچھ بھی نہیں دیکھ پا رہا تھا۔وہ چاہے جتنا بھی چلا لے مگر اسے کھولنے کے لیے وہاں کوئی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

اچانک دروازہ کھلا اور اندر داخل ہوتی تیز روشنی کمرے کا نقشہ بیان کرنے لگی۔اس کمرے میں سوائے اس کے سامنے پڑی ایک کرسی کے اور کچھ بھی نہیں تھا۔اس کمرے کی دیواریں بھی گلی ہوئی تھی۔

جبکہ دیوار کے ساتھ لگائے اس کے دونوں ہاتھوں کو زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔وہ کئی دنوں سے اس اندھیرے کمرے میں قید تھا۔اس کے کپڑے جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے تھے۔بالوں میں مٹی جم گئی تھی۔رنگت مدھم پڑ گئی تھی۔پاؤں میں چھالے پڑے ہوئے تھے۔ہونٹ سیاہ اور آنکھوں کے نیچے ہلکے پڑ گئے تھے۔دورازے کے اس پار سے آتی روشنی میں وہ کچھ نہیں دیکھ پا رہا تھا۔اس کی آنکھیں بار بار بند ہو رہی تھیں۔پسینے سے اس کا بدن اتنا بھر چکا تھا کہ بوند بوند نیچے ٹپک رہی تھی۔

روشنی کو پیچھے چھوڑتا کوئی دروازے سے اندر داخل ہوا۔اور آکر اس کرسی پہ بیٹھ گیا۔

ٹانگ پہ ٹانگ ٹکائے کچھ دیر اس کی حالت سے لطف اٹھاتا رہا۔

پھر اس کی آواز خالی کمرے میں گونجی

"..........ڈاکٹر عائش "

پلکوں کا بوجھ اتنا بڑھ گیا تھا کہ وہ آنکھیں پوری کھول بھی نہیں پا رہا تھا۔اس کا سر کمزوری کے باعث جھکا ہوا تھا۔۔۔۔

".........کیسا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔بہت مزا آ رہا ہے نا۔۔۔۔ہاہاہا!!!!!! "

وہ کمینگی سے قہقہ لگانے لگا۔جبکہ عائش پر اس کا بالکل اثر نہیں ہوا تھا۔

تمہیں پتا ہے میں کون ہوں۔۔۔۔ نہیں جانتے۔۔۔ تمہیں پتا ہے تم یہاں کیوں ہو "

" ۔۔۔۔یہ بھی نہیں جانتے۔۔۔۔ہاہاہاہاہا۔۔۔۔

وہ ایک بار پھر سے ہنسنے لگا۔۔۔۔عائش نے تب بھی سر اٹھا کے اس کو دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔

www.novelsclubb.com

" ابھی پتا چل جائے گا۔۔۔۔۔اس کے باپ کو اندر لے کر آؤ۔۔۔۔۔ "

اس نے اونچی آواز میں باہر کھڑے آدمیوں کو حکم دیا۔جو فوراً اس کی آواز پر جہاں زیب صاحب کو گھسیٹتے ہوئے اندر لائے۔۔۔عائش نے سر اٹھایا اور بوجھل آنکھوں سے زمین پر گرے اپنے باپ کو دیکھا۔

" بابا۔۔۔۔۔۔۔ "

اس کے لبوں سے مدھم سی پکار نکلی تھی۔جہاں زیب صاحب غنودگی کی حالت میں زمین پر گرے ہوئے تھے۔نا جانے ان درندوں نے کتنا ظلم کیا تھا کہ وہ اپنے پاؤں پر بھی کھڑے نہیں ہو سکتے تھے۔

" کیا کیا ہے تم نے میرے بابا کے ساتھ۔۔۔۔؟۔۔ "

وہ ایک دم غصے میں آئے اپنے ہاتھوں کو زنجیروں سے آزاد کروانے لگا۔

www.novelsclubb.com

" ابھی تو کچھ کیا ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔ابھی تو بہت کچھ کرنا باقی ہے۔۔۔۔۔ "

مسکراتے ہوئے پیچھے کھڑے آدمیوں کو اشارہ کیا۔اشارہ ملتے ہی جہاں زیب صاحب کو تین سو ساٹھ واٹ کا کرنٹ دیا گیا۔کرنٹ ان کے جسم میں دوڑنے لگا تھا۔وہ تڑپ تڑپ کہ جسم کے کئی حصوں سے عاری ہونے لگے تھے۔۔۔

"بابا۔۔۔۔۔۔بابا۔۔۔۔۔۔چھوڑدو انہیں۔۔۔۔تم جو کہو گے میں کروں گا۔۔۔۔۔ لیکن بابا کو چھوڑدو۔۔۔۔"

وہ ان زنجیروں کو توڑ دینا چاہتا تھا۔وہ اپنے باپ کو اس طرح تڑپ تڑپ کے مرتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔مگر وہ بالکل بے بس تھا۔اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے۔وہ رکا نہیں تھا۔چیخ رہا تھا۔مگر اسے باپ بیٹے پر ترس نہیں آیا تھا۔اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکا۔

"تم دیکھ چکے ہو کہ میں کیا کچھ کر سکتا ہوں۔۔۔مڈنائٹ گینگسٹر کے نام سے کانپ اٹھتے ہیں لوگ۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور میں خود تمہیں اپنے الفاظوں میں سمجھانے آیا ہوں کہ چاہو یا نا چاہو تم کام میرے لیے ہی کرو گے۔۔۔ڈاکٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ایک آبرو اچکائے اسے تنبیہ کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔

" لے آؤ اسے۔۔۔۔۔۔۔ "

وہ اتنا کہتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

" بابا۔۔۔ کہاں لے کے جا رہے ہو انہیں۔۔۔۔ بابا۔۔۔۔ "

وہ جہاں زیب صاحب کو کمرے سے باہر لے گئے۔اور عائش چیختا رہ گیا۔دروازہ ایک بار پھر سے بند ہو گیا اور ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاسپٹل کے کوریڈور میں سرجری وارڈ کے دروازے کے سامنے ماہ نور بیگم پریشان بیٹھی تھیں۔ہاتھ میں پکڑے تسبیح کے دانے گراتے ان کی انگلیاں تھک نہیں رہیں تھیں۔

" تیمور صاحب بالکل ٹھیک ہیں ڈاکٹر نے کہا ہے کہ پریشان ہونے والی بات نہیں ہے ------ "

ماہ نور بیگم کے کانوں میں اقصیٰ خالہ کی پر سکون آواز گونجی۔وہ ماہ نور بیگم کے پاس کھڑی انہیں بتا رہیں تھی۔

" شکر ہے---میں نفل پڑھ کے آتی ہوں------ "

ماہ نور بیگم آنسو صاف کرتے کھڑی ہوئیں۔

"امل کہاں گئی ہے----؟"

www.novelsclubb.com

اقصیٰ خالہ نے امل کو وہاں موجود نا پا کر ماہ نور بیگم سے پوچھا۔

" باہر گئی ہو گی---تم اسے اندر بلا لاو--- "

ماہ نور بیگم اسے کہتے نفل ادا کرنے چلی گئیں۔

اقصیٰ خالہ امل کو ڈھونڈتے ہوئے ہاسپٹل کے لابی تک آئیں تھیں۔ مگر امل وہاں بھی کہیں نہیں تھی۔انہوں نے اسے ہر جگہ ڈھونڈ لیا تھا۔بار بار فون بھی کر رہی تھیں مگر وہ اٹھا نہیں رہی تھی۔ایک لمحہ لگا تھا اسے وہاں سے غائب ہونے میں۔

" شاید گھر چلی گئی ہو۔۔۔۔پر فون کیوں نہیں اٹھا رہی۔ "

اقصیٰ خالہ پھر سے فون پہ اس کا نمبر ملا کے کان سے لگاتے لابی میں کھڑی تھیں۔ جبکہ اس کی نظریں انٹرنس پر آتے جاتے لوگوں پر ٹھہری ہوئی تھیں۔

اچانک اس کی نظر انٹرنس سے باہر سیڑھیوں پر کھڑے کسی پر پڑی۔فون پہ بات کرتے اس کا روخ دوسری طرف تھا۔پینٹ کورٹ پہنے ہاتھ میں گھڑی باندھے دستگیر خان کھڑے معلوم ہوتے تھے۔

www.novelsclubb.com

" دستگیر خان وہاں اس وقت کھڑے کس سے بات کر رہے ہیں۔۔۔ "

اقصیٰ خالہ الجھن میں کھڑی تھیں۔وہ ہاسپٹل سے باہر نکل کے اندھیرے میں سیڑھیوں پر کھڑے دستگیر خان کی جانب بڑھی تھی۔

وہ ابھی بھی فون کان سے لگائے کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا۔ تھوڑا قریب پہنچنے پہ اس کے لفظوں نے اقصیٰ خالہ کے قدم وہیں روک دیے۔

" باس کام پورا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ نہیں کوئی ثبوت نہیں چھوڑا کام بہت صفائی سے ہوا ہے ۔۔۔۔جی ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں "

اتنا کہہ کے اس نے فون بند کیا اور اپنی کار میں بیٹھ کے وہاں سے چلا گیا۔ اسے تو اپنے پیچھے کھڑی اقصیٰ خالہ کی موجودگی کا بھی احساس نہیں ہوا تھا۔

" وہ کس سے بات کر رہا تھا۔ "

وہ اپنے ذہن پر زور ڈالتی کافی کنفیوز کھڑی تھیں۔ اس نے فوراً اپنا ڈرائیور بلوایا اور دستگیر خان کا پیچھا کرنا ہی ٹھیک سمجھا تھا۔

www.novelsclubb.com

" یہ جا کہاں رہیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔ "

دستگیر خان کی گاڑی کا پیچھا کرتے اقصیٰ خالہ نے خود کلامی کی۔ دستگیر خان کی گاڑی شہر سے باہر سنسان جگہ پر جا کے اچانک رک گئی۔ لائٹس بند کر کے وہ گاڑی سے باہر نکلا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

آدھی رات میں خالی سڑک اوراس کے کناروں پر جھاڑیوں کے سوااور کچھ نہیں دکھائی دے رہاتھا۔اس کی گاڑی کے پیچھے کافی فاصلے پراقصیٰ خالہ کی گاڑی رکی گئی تھی۔

دستگیر خان ایک فیکٹری کے اندر چلا گیا۔جو کئی سالوں پہلے جل گئی تھی۔اور تب سے وہ خالی پڑی تھی۔مگر ابھی بھی دنیا سے چھپ کے وہاں غیر قانونی کام کیے جاتے تھے۔

اقصیٰ خالہ اس کا پیچھا کرتی اس فیکٹری کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔خالی اور سنسان دس منزلوں پر مشتمل ایک عمارت کھڑی تھی۔

اس کے سامنے کا دروازہ بند تھا۔وہ دائیں بائیں کی جانب سے اندر جانے کا راستہ ڈھونڈنے لگی۔اس کے بائیں جانب ایک کھڑکی نظر آئی جسے پھلانگ کے وہ اندر چلی گئیں۔

اندر بہت بڑے بڑے تیل کے کین پڑے تھے۔ہر طرف جالے اور دیواریں جلی ہوئی تھیں۔وہ شاید اس عمارت کا پیچھلا کمرا تھا۔اس کمرے کے باہر سے کچھ آوازیں سنائی دینے لگیں۔اس نے آہستہ سے تیل کے ڈبوں کے پیچھے سے سر نکالا کے باہر جھانکا۔

سامنے کا منظر صاف دیکھائی دینے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

مافیہ کا ایک غنڈہ کرسی پر بازو پھیلائے بیٹھا تھا۔گلے میں چین پہنے سگریٹ کے کش ہوا میں اڑا رہا تھا۔

اس نے اپنے چاروں طرف بندے تعینات کیے ہوئے تھے۔دستگیر خان اس کے سامنے کھڑا اسے کچھ بتا رہا تھا۔اقصیٰ خالہ بہت غور سے اس کی بات سننے کی کوشش کر رہی تھیں کہ اچانک اس کے ہاتھ میں پکڑا فون چیخ اٹھا۔اقصیٰ خالہ نے فوراً گھبرا کے موبائل بند کیا مگر موبائل نے چیخ کے سب کی توجہ اپنی جانب مبذول کروالی تھی۔

" کون ہے وہاں۔۔۔۔۔؟؟۔ "

وہ غنڈہ فوراً کرسی سے کھڑا ہو کے آگے آیا۔

اس کے ایک آدمی نے پیچھے سے آکر اقصیٰ خالہ کے سر پر پستول رکھی تو وہ ڈرتی ہوئی باہر نکلی۔

www.novelsclubb.com

"تم۔۔۔۔۔۔تم یہاں کیسے آئی۔۔۔۔۔۔؟"

اسے دیکھ کہ دستگیر خان حیران ہوتا اس کی طرف بڑھا۔

" تم اسے جانتے ہو؟"

اس غنڈے نے اسے حیران پریشان دیکھتے پوچھا۔البتہ اقصیٰ خالہ کچھ نہیں بولی تھیں۔

" یہ میری بیوی ہے۔"

" تو یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟"

اس بار اسفندیار پوری قوت سے چلایا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ تم یہاں کیسے آئی۔؟"

دستگیر خان نے اس کے سوال کو نظرانداز کرتے سیدھا اقصیٰ خالہ کو گھورتے پوچھا۔

تم۔۔۔۔۔تم۔۔۔۔یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔کیا یہ ہے تمہارا کام جو تم ہمیشہ سے " کرتے آئے ہو۔۔۔۔۔برے لوگوں کا ساتھ دے کہ لوگوں کو نقصان پہنچانا۔۔۔۔کیا "تم شروع سے ہی ایک غنڈے کے لیے کام کرتے تھے۔۔۔۔۔ہاں۔؟

اپنی آنکھوں میں برسوں کی محبت اور وفا سمیٹے آج وہ حقیقت سے منہ نہیں موڑ سکتی تھیں۔

دستگیر خان کے پاس کہنے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔

"ساری زندگی تم حرام کماتے رہے اور مجھے دیکھو جو میں نے آج تک تم سے ایک سوال تک نہیں پوچھا کہ تم اتنا پیسا کہاں سے لاتے ہو۔۔۔۔یہ حلال ہے بھی یا نہیں۔کیونکہ تمہارے کہے ہر بیان پر میں نے آنکھ بند کر کے بھروسہ کیا۔اور تم نے کیا کیا۔۔۔۔"

اقصیٰ خالہ کی آنکھ سے چمکتا موتی ٹوٹ کے آنسوں بن کر بہہ گیا۔وہ چیخ رہی تھی یا رو رہی تھی۔۔۔وہ خود بھی نہیں جان پائی تھی۔

یہ وہ سوال تھا جو آج تک اس نے کبھی اپنے شوہر سے نہیں پوچھا تھا۔یہ وہ مقام تھا جہاں ہر حقیقت سے آشنائی کا اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔

برسوں کے بنائے آشیانے کی دبی حقیقت کو کبھی تو رہا ہونا ہی تھا۔

محل میں سجی ہر اینٹ کی چنگاری کو کبھی تو بنجر ہونا ہی تھا۔

www.novelsclubb.com

آج صرف اعتبار نہیں ٹوٹا تھا۔۔۔وہ مان بھی ٹوٹ گیا تھا جو ایک بیوی کو شاید اپنے شوہر پر ہوتا تھا۔۔۔۔جو اس کے ہر درد کی دوا بنتا تھا۔۔۔

وہ ان عورتوں میں سے ایک تھی جو اپنے شوہر کی لائی ہوئی کمائی پر سوال نہیں کرتیں تھی۔ وہ اس کے ہر عمل سے لاعلم رہی تھی۔وہ ساری زندگی حرام کماتا رہا اور وہ اس کی کمائی پر عیش کرتی رہی۔

یہی وجہ تھی جو آج تیس سال بھی ہو گئے تھے لیکن اسے اولاد کی خوشی نصیب نہیں ہوئی تھی۔گویا جس گھر میں حرام کمائی آتی ہو وہاں سے ساری برکتیں چھین لی گئیں تھیں۔

مگر آج وہ پچھتا رہی تھی۔وہ روتی نا تو اور کیا کرتی۔

تم سے کس نے کہا تھا یہاں آنے کو؟گھر جاؤ میں تم سے آ کے بات کروں گا"

"--------

دستگیر خان غصے میں اسے ڈانٹتا اسے بازو سے پکڑ کے باہر لے جانے لگا۔

www.novelsclubb.com

"وہی رک جاؤ۔۔۔۔"

اپنے پیچھے سے گولی چلنے کی آواز پر اس کے قدم رکے۔اسفندیار چلتا ہوا دستگیر خان تک آیا

۔

" تم بھول رہے ہو تو میں یاد دلا دوں اب یہ یہاں سے واپس نہیں جا سکتی۔۔۔۔۔۔۔'

نہیں۔۔۔۔۔اسفند یار پلیز۔۔۔۔۔اسے جانے دو۔۔۔۔۔۔یہ کسی کو نہیں بتائے گی"

" ۔۔۔۔میں وعدہ کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔یہ کسی کو کچھ نہیں بتائے گی۔

وہ گھبراتے ہوئے اسے صفائی پیش کرنے لگا۔اس کے لیے جسے وہ کھونا نہیں چاہتا تھا۔

"'پکڑو اسے۔۔۔۔۔۔۔۔"

اسفند یار اپنے آدمیوں کو حکم صادر کرتا دو قدم پیچھے ہوا تھا۔

نہیں۔۔۔۔۔میں کہہ رہا ہوں نا۔۔۔۔یہ کسی کو نہیں بتائے گی۔۔۔میرا یقین کرو"

" ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس کی منتیں کر رہا تھا۔

"چھوڑو یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اقصیٰ خالہ کو بازوؤں سے پکڑ کے اس کے دو لوگوں نے گھسیٹتے ہوئے ایک بند کمرے میں لے جا کے پھینک دیا۔۔۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے بالکل اندھیرا تھا۔اس نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں تو اسے اپنے سر میں شدید درد کی ایک لہر محسوس ہوئی۔

"ااااااااا۔۔۔۔۔۔۔ "

وہ کراہ کر رہ گئی۔ایک ہاتھ سے اپنا سر پکڑتی اٹھ کے بیٹھی۔اور کمرے کو دیکھتے ٹھٹکی تھی۔ وہ ایک ملائم سے بیڈ پہ لیٹی تھی اور اس کے بائیں جانب سفید رنگ کی الماری تھی جبکہ بائیں جانب کھڑکی تھی جس کے پردے بلو رنگ کے تھے بیڈ کی بیڈ شیٹ بھی بلو تھی اور سامنے کی دیوار پر بھی بلو پینٹ کیا گیا تھا۔وہ پورے کمرے کا جائزہ لے رہی تھی۔کمرا خوبصورت طریقے سے سیٹ کیا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ کسی ہاسپٹل میں نہیں تھی۔ نا ہی اس کے آس پاس کوئی ڈاکٹر موجود تھا۔ اس بات کا اعتراف اس کے ذہن نے کیا تھا۔

اچانک اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر جسم پہ جگہ جگہ زخم کے نشان تھے جن پر پٹیاں باندھی گئیں تھیں۔ وہ ہمت کر کے بیڈ سے اٹھی اور شیشے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔ اس کے سر پر ایک بڑی سی پٹی بندھی ہوئی تھی جو کہ اس کے ماتھے کو چھپانے میں کامیاب رہی تھی۔

ہیلن بہت غور سے اپنے ماتھے کو چھوتے اس واقعے کو یاد کر رہی تھی۔ جو اس کے لیے کسی خوفناک خواب سے کم نہیں تھا۔ ہیلن اتنے دنوں سے ابھی تک اسی حلیے میں تھی جس حلیے میں اسے سینٹورینی سے لایا گیا تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اس کے بازوؤں اور پاؤں پر نئے زخم پیوست ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

کھڑکی کے باہر سے لوگوں کی گفتگو کا شور سنائی دے رہا تھا۔ وہ دھیمی چال چلتی کھڑکی تک پہنچی۔ کھڑکی سے نیچے دیکھنے پر پتا چلا کہ وہ کسی عمارت کی چوتھی منزل پر کھڑی تھی۔ اور سامنے ایک ریسٹورنٹ تھا جس کے باہر لوگوں کی گہما گہمی لگی ہوئی تھی۔ وہ چھوٹی مگر

بہت خوبصورت گلی تھی۔اس کا یہ سمجھنا مشکل تھا کہ وہ اس وقت گریس کے کس شہر میں کھڑی تھی اور گریس کی کونسی دنیا کا حصہ بن گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

گلی کی خوبصورتی میں کھوئی ہیلن کا تسلسل گریس کنگ کے کمرے میں داخل ہونے پر ٹوٹا

۔

"تمہاری طبیعت کیسی ہے اب؟"

گریس کنگ نے اسے بالکل صحیح سلامت کھڑے دیکھ کے پوچھا۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔تم نے مجھے ڈھونڈا کیسے اور یہ کہاں لے آئے ہو مجھے۔۔یہ کونسی "

"جگہ ہے۔۔۔۔۔۔؟

اس نے ایک سانس میں ہی اپنے ذہن میں پلنے والے سارے سوال پوچھ ڈالے۔

www.novelsclubb.com

گریس کنگ کے پیچھے کھڑے خضر نے اسے گھور کر دیکھا جبکہ گریس کنگ ہیلن کے بالکل سامنے جا کھڑا ہوا۔۔۔۔۔وہ تھکا ساد کھائی دے رہا تھا۔یا شاید ہیلن کے دل نے اس کی سرخ آنکھوں کی تھکن بھانپ لی تھی۔

شرٹ کے بازو کہنیوں تک فولڈ کیے بال بکھرے ہوئے تھے اور آنکھیں نیند سے سوجی ہوئی لگ رہی تھی۔ایسا لگ رہا تھا جیسے کئی راتوں سے سویا نا ہو۔

"تم ہی تھے ناوہ۔۔۔جو مجھے بے ہوش کر کے یہاں لائے تھے اور پھر اس رات دروازہ بھی کھلا چھوڑ گئے تھے تا کہ میں بھاگ جاؤں اور مصیبت میں پڑ جاؤ۔"

ہیلن اچانک دروازے پر کھڑے خضر پر برسی تھی۔وہ اپنے سامنے کھڑے گریس کنگ کو نظر انداز کر رہی تھی۔یا شاید اس کی موجودگی پہ ہیلن کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔

"میں نے۔۔۔؟"

خضر نے حیرانگی سے اپنی طرف انگلی کرتے پوچھا۔

"ہاں تم نے۔۔۔تمہاری وجہ سے ہوا ہے یہ سب۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ہیلن نے اپنے سر پر بندھی پٹی کی طرف اشارہ کرتے سارا ملبا اس پر پھینک دیا۔

"تم پاگل تو نہیں ہو گئی ہو۔تم گھر سے خود بھاگی تھی۔میرا کوئی قصور نہیں ہے اس میں ۔۔۔اپنی حالت کی تم خود زمہ دار ہو۔۔۔"

خضر نے غصے میں اسے آئینہ دکھایا تھا۔

"تو مجھے یہاں لایا کون تھا؟ "

آگے سے ہیلن نے بھی غصے میں ہی اسے تنقید کیا۔

بس۔۔۔۔ تمہیں اپنے دماغ پر اتنا زور نہیں دینا چاہیے۔۔ خضر تم باہر جاو۔۔۔۔۔۔۔۔ "
"

ان دونوں کی بڑھتی نوک جھوک گریس کنگ کے ایک دبکے میں ختم ہو گئی۔ خضر خاموشی سے باہر چلا گیا۔

ہیلن بھی گریس کنگ کے غصے سے بہت ڈرتی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ اپنا سارا غصہ خضر پر نکال رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

" تمہیں چار دن بعد ہوش آیا ہے۔۔۔ اور اس سے پہلے تم ہاسپٹل میں ہی تھی۔۔۔"

" کیا چار دن بعد؟ "

ہیلن کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔وہ سر پر لگی پٹیوں پہ ہاتھ رکھے دماغ پر زور دینے لگی تھی۔اسی دوران گریس کنگ نے بات بدلتے ایک اور سوال کیا۔

"تم نے اسے چاقو کیسے مارا۔۔۔کہاں سے سیکھا تھا؟"

گریس کنگ نے سیدھا وہ بات پوچھی جو اس کے ذہن میں اٹک گئی تھی۔۔۔وہ جاننا چاہتا تھا کہ اس نے اتنا پکا نشانہ مارنا کیسے سیکھا۔جبکہ اسے دیکھ کے ایسا نہیں لگتا تھا کہ اسے لڑنا بھی آتا ہو گا کیونکہ وہ ظاہری طور پہ شہزادی کے خواب سجائے ایک عام سی لڑکی لگتی تھی۔

میں نے اپنے بابا سے سیکھا ہے۔۔۔۔۔وہ چاقو چلانے میں بہت ماہر تھے۔۔۔۔۔۔اور "مجھے اس کی ٹرینگ دیتے تھے۔میں نے خود کے لیے لڑنا ان سے ہی سیکھا ہے۔

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بہت مان سے بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

گریس کنگ اس کی آنکھوں کی چمک کو زیادہ دیر تک نہیں دیکھ پایا تھا۔

تمہارا سر دیوار میں لگنے کی وجہ سے بہت گہری چوٹ آئی تھی۔اور بہت خون بھی بہہ گیا" تھا۔تماری سرجری ایک بہت اچھے ڈاکٹر سے کروائی گئی ہے۔تمہیں اب بہت احتیاط کی

ضرورت ہے۔ تمہاری جان ابھی بھی خطرے میں ہے۔اس لیے جب تک میں نا کہوں تم اس گھر سے باہر نہیں نکلو گی۔ "

سختی سے اپنی بات کہہ کے وہ باہر نکل گیا۔

"میری بات۔۔۔۔۔۔ میرے کسی بھی سوال کا جواب دیے بنا وہ کیسے جا سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ "

وہ پیچھے سے غصے میں بولتے پلٹی اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔اسے اپنے بابا کے ساتھ گزارا وہ لمحہ یاد آیا۔

"ہیلن یہ چاقو بہت تیز ہے۔اسے اس طرح اپنی مٹھی میں پکڑ کے پوری طاقت سے سامنے والے پر وار کرنا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

آبان صاحب لاؤنج میں کھڑے ہاتھ میں تیز دھار والا چاقو پکڑے اسے سکھا رہے تھے۔۔۔۔ ہیلن ان کے ساتھ ہی کھڑی تھی۔ایک چاقو ہیلن کے ہاتھ میں بھی تھا۔

"ہاں ں ں۔۔۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

پورے فوکس سے سمجھتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔

"پہلے میں نشانہ لگاؤ گا پھر تمہاری باری ہو گی۔۔۔۔۔۔"

اس سے کہتے ہی ابان صاحب نے چاقو گھوما کے دیوار پر لگائے گئے نشان پر مارا۔۔اور وہ بالکل نشانے پر جا کر لگا تھا۔پھر ہیلن نے کوشش کی۔ مگر اس کا نشانہ چوک گیا تھا۔

"مجھ سے نہیں ہو رہا بابا آپ مجھے سکھا ہی کیوں رہے ہیں۔۔۔آپ کو آتا ہے کافی ہے نا۔۔۔"

وہ اکتا گئی تھی۔

"نہیں ہیلن۔۔۔۔ تمہیں یہ سیکھنا ہو گا۔ لڑنا بہت ضروری ہے ورنہ جب میں تمہارے ساتھ نہیں ہوں گا تو تم خود کو کیسے محفوظ کر پاؤ گی اور یہ ایسی عمدہ صلاحیت ہے جو تمہارا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گی۔جو ہر مشکل حالات میں تمہیں پہلے سے زیادہ مضبوط بنائے گی۔ ہنر۔ایسی چیز ہے جو آپ کی کمزوریوں کو آپ کی طاقت بنا دیتی ہے۔۔اس لیے یہ

www.novelsclubb.com

سیکھنا ضروری ہے تاکہ تم اپنی حفاظت خود کر سکو۔اور تمہیں کسی کا محتاج ہونے کی ضرورت کبھی نا پڑے۔۔"

ان کی باتیں سن کے اس کے اندر ایک الگ ہی جنون کی لہر دوڑی تھی۔

"ہاں میں سیکھوں گی۔۔۔آپ پھر سے سکھائیں مجھے۔۔۔۔۔۔۔"

ایک بار پھر سے کرو۔۔۔اپنی آنکھیں نشانے پر جمائے پوری جان سے چاقو مارو۔۔۔"

ہیلن نے نشانے پر نظریں جمائے پوری قوت سے چاقو چلایا۔۔۔مگر وہ پھر بھی نشانے پر نہیں لگا۔۔

" ایک بار پھر سے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

انہوں نے اسے دوبارا چاقو پکڑایا۔وہ بھی نشانے پہ نہیں لگا۔

"پھر سے۔۔۔۔"

اس نے پھر سے کوشش کی۔ایک اور بار کوشش کی۔ کئی بار کوشش کی۔ کئی دنوں کی, کئی مہینوں کی محنت کے بعد جا کے اسے بہترین نشانہ لگانا آیا تھا۔۔۔۔۔

وہ سیکھ گئی تھی کہ خود کو آگ بھری دنیا سے باہر کیسے نکلنا ہے۔ یہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی جیت تھی۔اب وہ ان لوگوں میں سے نہیں رہی تھی جو خود کو دنیا میں خود ہی اکیلا چھوڑ جاتے ہیں۔

اسے لگا شاید گندے بدبودار کمرے میں وہ اکیلی تھی مگر اسے ایک لحمہ لگا تھا اپنی سوچ کو غلط ٹھہرانے میں۔اس کمرے میں بہت ہی مدھم سی روشنی والا بلب چھت کے درمیان میں لٹک رہا تھا جو بامشکل ہی خستہ حال کمرے کو بیان کر رہا تھا جو کہ پرانا جلا ہوا گندگی سے بھرا ہوا تھا۔وہ بلب کی روشنی میں کھڑی کمرے کے آخر میں پڑے وجود کو دیکھ رہیں تھیں۔ وہ

www.novelsclubb.com

اس طرح سے لیٹی پڑی تھی کہ اس کے بال اس کے منہ کو ڈھکنے میں کامیاب ہو رہے تھے ۔وہ مدہم روشنی میں اسے پہچاننے کی کوشش میں آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھ رہیں تھیں۔

وہ وجود ہلکا سا ہلا اور چہرے سے بال ہٹے تو اقصیٰ خالہ کی آنکھیں حیرت سے پھٹی۔

نہیں پلیز اسے معاف کر دو۔۔۔۔۔وہ کچھ نہیں کرے گی کسی کو کبھی بھی کچھ نہیں "بتائے گی۔ "

اس کمرے سے باہر دستگیر خان اسفندیار کو منانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

"میں تمہارا یقین کیوں کروں؟"

اچانک اس بند پڑے دروازے سے کسی کی چیخ سنائی دی۔

" اسے باہر نکالو اور گاڑی میں بیٹھاو۔۔۔۔۔۔۔"

اتنا کہتے اس نے اپنے آدمی کو اشارہ کیا۔اس کے آدمی دروازہ کھول کے اس کمرے میں گئے۔

www.novelsclubb.com

"باس۔۔۔۔۔۔۔وہ لڑکی بھاگ گئی ہے۔۔۔۔۔وہ کمرے میں نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے ہڑ بڑی میں کمرے سے نکل کے ان کے پیروں تلے زمین کھینچ لی۔وہ سب اچانک ڈر میں مبتلا ہو گئے تھے۔ڈر جو انہیں اپنی اپنی جان چلی جانے کا تھا۔

"ہٹو۔۔۔۔۔۔۔۔تم آگے سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اسفندیار غصے میں دروازے کے سامنے کھڑے اپنے آدمی کو پیچھے دھکا دیتا اندر گیا۔

"کمینی عورت۔۔۔۔۔تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نے بھگایا ہے نا اسے۔۔۔۔۔"

اس نے غصے سے اندر آتے اقصیٰ خالہ کے چہرے پہ تھپڑ رسید کیا۔کمرے کی دائیں دیوار کے کنارے پہ بنے بڑے سے سوراخ پہ گتے چپکا کے ڈھکا گیا تھا۔جسے توڑ کے وہ امل کو بھگانے میں کامیاب ہو گئیں تھیں۔

"رکو۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

دستگیر خان اندر بھاگتا ہوا آیا اور اقصیٰ خالہ کے آگے کھڑا ہوتے اس پہ چلایا تھا۔

وہ ڈر سے کانپتے مسلسل حیرانگی سے اپنے شوہر کی طرف دیکھتے اس کے پیچھے چھپی تھی۔

"گولی مار دو اسے۔؟"

دستگیر خان کی پرواہ کیے بنا ہی ایک اور حکم صادر کر دیا۔اسے سونپا گیا کام ادھورا رہ گیا تھا

اسے کسی پہ تو غصہ نکالنا ہی تھا۔

" نہیں۔۔۔۔۔تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

دستگیر خان فوراً اس کا کالر اپنی گرفت میں لیتا چیخا تھا۔۔۔۔

میں کر سکتا ہوں۔۔۔۔تم کیا چاہتے ہو کہ اس کے ساتھ تمہیں بھی مار دیا "

جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اتنا کہتے وہ اپنے آدمیوں کو اشارہ کرتا باہر نکل گیا۔

اقصیٰ خالہ سوچ میں پڑ گئی کہ اس شخص نے اسے کس کس موقع پر جھوٹ بولا تھا۔اس کی

آنکھوں کے سامنے ایک منظر ابھرا تھا۔

" میں تھوڑا پریشان ہوں مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا کروں۔"

دستگیر خان پریشانی میں مبتلا اسے بتا رہا تھا۔

تم وہ کرو جو دل کہتا ہے۔کیونکہ دل انسان کی سب سے پاک جگہ ہوتی ہے۔دل وہ واحد" جگہ ہے جہاں دنیا کا ہر احساس بستا ہے۔اور وہ بہت خوبصورت ہوتا ہے۔اس طرح دنیا کا ہر فیصلہ آسان ہو جاتا ہے۔"

ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے اقصیٰ خالہ نے پیار سے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا۔وہ اس کی بیوی تھی جو اس کے ہر مشکل سے مشکل فیصلے کو آسان بنا دیتی تھی۔

دستگیر خان امل کو لے کے پریشان تھا۔وہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ کئی سالوں کی قائم کردہ وفاداری خاک میں ملا دے یا ایک لڑکی کی زندگی کا سودا کر کے انسانیت کو ہمیشہ کے لیے دفن کر دے؟۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے محبت سے اسے دیکھا اور سکون کا سانس خارج کیا جیسے فیصلہ کر چکا ہو۔

تبھی اقصیٰ خالہ کی یادیں دھندلی ہوتی تسلسل توڑ گئی۔

اس کے آدمیوں نے دستگیر خان کو کمرے سے باہر نکالا۔

" چھوڑو۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔چھوڑو۔۔۔ "

دستگیر خان کو پکڑ کے باہر لے گئے اور اقصیٰ خالہ کے کمرے میں پڑول چھڑک کے آگ لگادی۔

اس کی وحشت ناک چیخیں پوری عمارت میں گونج رہی تھیں۔یہ وہ مقام تھا جب انسانیت کو ختم کر دیا گیا تھا۔

آج اس نے اپنی زندگی کے آخری لمحے میں یہ جانا تھا کہ ساری زندگی جس سے محبت کرتی رہی اس نے نا جانے کتنے لوگوں کی زندگیاں برباد کر کے بھی اسے آگ میں ہی جھونکا تھا۔ اور وہ اس کے ہر جھوٹ پہ یقین کرتی رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔پلیز۔۔۔چھوڑدو اسے۔۔۔۔۔معاف کر دو۔۔۔۔ "

"چھوڑوووووو۔۔۔۔۔۔اااااااااااااااااا۔۔۔۔۔۔۔۔

کسی کا جسم جل رہا تھا تو کسی کی روح تڑپ رہی تھی۔

باقی سب تماشائی بنے تماشا دیکھ رہے تھے سوائے دستگیر خان کے۔وہ گھٹنوں کے بل گر گیا۔اس نے زندگی میں کبھی خود کو اتنا بے بس نہیں پایا تھا جتنا وہ آج ہو گیا تھا۔وہ رو رہا تھا چلا رہا تھا کیونکہ وہ بے بس تھا۔اس نے کیا کچھ نہیں محسوس کیا تھا۔لاچاری،ندامت،بے بسی،پچھتاوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساری زندگی جس کی جی حضوری کرتا رہا اسی کی وجہ سے اس کی زندگی کا ایک واحد رشتہ چھین لیا گیا تھا۔

آہستہ آہستہ اقصیٰ خالہ کی چیخیں مدھم ہوتی ہوتی دم توڑ گئیں۔جبکہ دستگیر خان زمین پہ بیٹھا آگ کو مدھم ہوتا دیکھ رہا تھا۔اس کا چہرا آنسوں سے بھیگا ہوا تھا۔اس کی آنکھوں میں صرف آگ کا عکس نظر آ رہا تھا۔

امل وہاں نہیں تھی۔اسفندیار کے آدمی پریشانی سے اسے ڈھونڈنے لگے۔مگر امل وہاں کہیں نہیں چھپی تھی۔

"اسے ڈھونڈو وہ زیادہ دور نہیں گئی ہو گی۔جنگل میں ڈھونڈو۔۔۔۔۔۔"

وہ سب امل کی تلاش میں جنگل کی طرف بھاگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" تمہیں جو کام کرنے کو دیا تھا وہ ہوا یا نہیں۔۔۔"

وہ اپنے عالیشان گھر کے لاؤنج کے سامنے بنی کچن کی شیلف پہ چاقو ہاتھ میں پکڑے فروٹ کاٹ رہا تھا۔لوز ٹراؤزر کے اوپر سفید شرٹ پہنے معمول کے مطابق صبح ورزش اور پھر فروٹس کھاتا تھا۔

بغیر داڑھی کے اس کی عمر بہت زیادہ نہیں لگتی تھی۔

www.novelsclubb.com

باس کام بس ہو ہی گیا تھا۔۔۔ہم اس لڑکی کو آپ کے پاس ہی لا رہے تھے لیکن وہ " بھاگ نکلی۔ہم نے اسے ساری رات جنگلوں میں ڈھونڈا مگر وہ نہیں ملی۔۔۔"

اسفندیار لاؤنج کے دروازے پہ ہاتھ باندھے ڈرا ہوا کھڑا تھا۔

" تو اس میں تمہاری غلطی ہے جو ایک کام بھی ڈھنگ سے نہیں کر سکے۔۔۔۔"

اس نے سادہ سے انداز میں سیب کاٹتے ہاتھ روکا اور آنکھیں اٹھا کے اسے دیکھا۔

نہیں اس کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔۔۔ سب کچھ اس کی بیوی نے اسے بھگایا تھا وہاں " سے۔۔۔۔۔اور اس کو اس کی سزا ملی ہے۔۔۔۔۔۔ میں نے مار دیا ہے اس کی بیوی کو وہی " پر۔۔۔۔۔۔۔

اس نے دستگیر خان کی طرف اشارہ کرتے ساری غلطی کا قصوروار اسے ٹھہرایا۔ جو اس کے بغل میں سر جھکائے کھڑا تھا۔

"اور تمہاری غلطی۔۔۔؟۔۔۔۔۔"

اس نے دستگیر خان کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں درد، شکوہ اور آنسوں کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔

" کیا۔۔۔۔۔۔؟۔۔ "

اسفندیار نے تعجب سے آنکھیں کھولے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

" تمہاری غلطی کی سزا تمہیں کون دے گا۔۔۔ یہاں آؤ میرے پاس۔۔۔۔۔۔۔ "

وہ ابھی بھی فروٹ کو کاٹ کے بڑی مہارت سے ٹرے میں سجا رہا تھا۔

" لیکن سررر۔۔۔۔۔ "

اسفندیار مرے ہوئے قدموں سے چل کر اس کے سامنے جاتے پھر سے اپنی صفائی پیش کرنا چاہتا تھا۔

" تھوڑا اور آگے۔۔۔۔۔۔ "

وہ کچن کی شیلف کے اندرونی حصے میں کھڑا تھا جبکہ اسفندیار شیلف کی دوسری طرف جا کر کھڑا ہو گیا۔

" آپ مجھے ایک اور موقعہ۔۔۔۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

اس نے ڈرتے ڈرتے ایک اور موقع مانگنا چاہا تھا۔ مگر اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا چاقو اس کی گردن میں گھسا دیا۔ خون اس کے کپڑے شیلف اور ارد گرد کی ہر چیز کو غلیظ کر گیا تھا۔

دستگیر خان کی آنکھیں حیرت سے پھیٹی تھیں۔

" یادرکھنا۔۔۔۔۔۔۔۔مڈنائٹ کسی کو موقع نہیں دیتا۔۔۔۔۔ "

اسفندیار کی پھٹی آنکھوں میں دیکھتے کہااور چاقو واپس کھینچ لیا۔کھلی آنکھوں کے ساتھ ہی اس کا وجود فرش پر گر گیا۔

" اسے یہاں سے لے جاؤ۔۔۔۔۔ "

اپنے آدمیوں سے کہتا چاقو کو سفید تولیے سے صاف کر کے آدھا بچا ہوا سیب کاٹا۔

" تم سیب کھاؤ گے۔۔۔۔؟۔۔ "

فروٹس کی ٹرے اٹھا کے دستگیر خان کے سامنے لایا۔وہ اس کی اس نوازش کو سمجھ نہیں پایا تھا۔جبکہ آدھی ٹرے خون سے لبریز تھی۔

www.novelsclubb.com

مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔میں آپ کا رائٹ ہینڈ کہلانے کے لائق نہیں ہوں۔۔۔۔۔ "

"

دستگیر خان نے ڈرتے ہوئے اس سے اپنے کیے کی معافی مانگی۔۔۔

" تم۔۔۔۔۔بدلہ لیناچاہو گے۔۔۔۔۔ "

اس کی آنکھوں میں درد کی آگ کو بدلے کی آگ میں بدلنے میں اسے ایک لحمہ بھی نہیں لگا تھا۔مڈ نائٹ گینگسٹر نے سیب کی پیشکش یوں کی گویا بدلے کا تحفہ پیش کر رہا ہو۔۔۔۔۔

دستگیر خان نے اسے دیکھتے خون میں لپٹا سیب اٹھااور سختی سے نوچا تھا۔

وہ لڑکی۔۔۔۔۔اس کی وجہ سے تمہاری بیوی کی موت ہوئی ہے۔۔۔۔۔اسے ڈھونڈو "

" اور میرے پاس لاؤ۔۔۔۔۔۔۔

اس نے پلٹ کے صوفے پہ بیٹھتے ٹرے سامنے ٹیبل پر رکھ دی۔۔۔۔۔۔

" جی باس۔۔۔۔ایسا ہی ہو گا۔۔۔۔ "

دستگیر خان سخت غصے میں کہتا وہاں سے باہر نکل گیا۔جبکہ وہ آرام سے بیٹھ کر خون سے لبریز سیب کھانے لگا

www.novelsclubb.com

\---

\--------------

Z وہ دھیرے سے کمرے کا دروازہ کھول کے باہر نکلی۔کمرے کے ساتھ دائیں جانب شیپ کی سیڑھیاں سیدھا لاؤنج میں جاتی تھیں۔اس نے سیڑھیوں سے نیچے آ کے ایک نظر پورے گھر کے نقشے پر ڈالی۔دائیں طرف لاؤنج تھا سامنے کی طرف دو کمرے اور سیڑھیوں کے بائیں جانب کچن تھا۔۔۔

اس کی نگاہ کچن میں کھڑے شخص پر ٹھہر سی گئی۔ گریس کنگ بلیک پینٹ شرٹ پہنے منہ دوسری جانب پھیرے کچھ بنا رہا تھا۔ہیلن آخری سیڑھی پر کھڑی غور سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

خود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کرتے گریس کنگ نے پیچھے پلٹ کے دیکھا آخری زینے پہ کھڑی ہیلن اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ ہیلن نے سفید پینٹ کے اوپر ڈھیلی سی پیلے رنگ کی شرٹ پہنی تھی۔اس کے سر پر ابھی بھی پٹیاں باندھی ہوئی اور بال کھلے ہوئے تھی۔۔۔

"تمہیں کچھ چاہیے ؟"

مسلسل خود کو دیکھتا پا کے گریس کنگ نے اسے پوچھا۔ ہیلن نے سر اثبات میں ہلایا۔

"مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔"

وہ آگے آ کے ڈائننگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

"ٹھیک ہے میں بنا دیتا ہوں۔۔ "

www.novelsclubb.com

ایک لمحے کو دونوں کی نظریں آپس میں ٹکرائیں تھیں۔۔ پھر وہ نظریں ہٹا کے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

"تم بناؤ گے ؟ "

ہیلن ڈائننگ ٹیبل کی کرسی پیچھے کھینچ کے بیٹھ گئی۔

"ہاں۔ "

بنا پیچھے مڑے اسے جواب دیا اور چائے کا کپ اس کے سامنے لا کے رکھ دیا۔

" مجھے تم سے کچھ پوچھنا ہے۔۔۔۔ تمہیں خضر گریس کنگ کیوں بلاتا ہے۔۔۔ تمہارا اصلی نام کیا ہے۔۔۔ "

ہیلن کے سوال پہ بریڈ کو جیم لگاتے اس کے ہاتھ ٹھہر گئے تھے۔

" تم کیوں جاننا چاہتی ہو۔؟۔۔۔۔ "

وہ پیچھے نہیں پلٹا تھا۔

" جب مجھے تمہارا نام ہی نہیں پتہ ہو گا تو پھر میں تمہیں کیا کہہ کر بلاؤں گی۔۔۔۔۔ "

ناجانے کیوں اس کے دل نے یہ جاننے کی شدّت سے خواہش کی تھی۔

" وہی جو سب بلاتے ہیں۔۔۔ بائی داوے تمہیں نام جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تم بس کچھ ہی دن ہو یہاں پھر واپس چلی جاؤ گی۔"

واپسی کے نام پہ اس کا دل گھبرانے لگا تھا۔

" واپس "

مسرور انداز میں اس کے لب ہلے تھے۔ گریس کنگ نے پلٹ کے اسے دیکھا۔

" ہاں وہیں جہاں سے تمہیں لائے تھے واپس وہیں چھوڑ دوں گا۔۔۔۔ "

اسے ہیلن کی آنکھوں میں کچھ چمکتا ہوا نظر آیا۔اور ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں وہ بوجھ گیا تھا کہ وہ کوئی چمک نہیں تھی وہ آنسو تھا۔

" تم یہی تو چاہتی تھی پہلے دن سے۔۔۔۔۔۔ "

گریس کنگ ٹیبل پر ہاتھ رکھے ہلکا سا اس کی طرف جھکا تھا۔

"ہاں میں یہی تو چاہتی ہوں۔۔۔۔۔واپس جانا چاہتی ہوں میں۔۔۔۔۔۔ "

اس کا دل گویا کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔اس نے اپنی آنکھوں کی نمی کو اندر انڈیل کے نظریں پھیر لیں۔

" بھائی وہ باہر نکل گیا ہے جیل سے۔۔۔۔"

خضر اچانک ہاتھ میں موبائل پکڑے اونچی آواز میں بولتا کمرے سے باہر نکلا۔ گریس کنگ اور ہیلن نے اپنی گردن پھیر کے اسے دیکھا۔

ہیلن کو وہاں پاکر خضر ٹھہر گیا۔اور کنفیوز سا کھڑا ان کو دیکھ رہا تھا۔ گریس کنگ اسے گھورتا سیدھا ہوا۔

" وہ۔۔۔۔میں کہہ رہا تھا کہ۔۔۔۔ "

خضر نے ہیلن کی موجودگی سے کنفیوز ہوتے گریس کنگ کو دیکھتے کہنا شروع کیا۔

" ناشتہ کرلو آ کے۔۔۔۔۔۔۔۔"

گریس کنگ اس کی بات کاٹتے واپس مڑ گیا۔ جبکہ ہیلن اسے گھور رہی تھی۔ خضر نے اپنی دونوں آبرو سکیڑتے چھوٹی آنکھوں سے اسے گھورتے اس کی گھوری کا جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

اچانک دروازے پر ہوئی دستک نے سب کی توجہ اپنی طرف متوجہ کی۔

"میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔۔ "

خضر کہتا دروازے کی طرف گیا۔ دروازہ کھولتے ہی سامنے دوسرے فلیٹ کی خاتون کھڑی تھیں۔

" انٹی آپ کو کوئی کام تھا۔۔۔؟۔۔۔ "

گریس کنگ نے فوراً موقعے کی نزاکت سمجھتے ہیلن کو چھپانا چاہا تھا مگر وہ پہلے ہی خضر کی آواز پہ لاؤنج میں چلی گئی تھی۔ گریس کنگ ناشتہ چھوڑ کے اس کے پیچھے لاؤنج میں آیا۔

میں تم دونوں بھائیوں کو آخری وارننگ دینے آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔یہ لڑکی کون ہے۔۔۔۔ "

وہ غصے میں اس سے کہہ رہی تھیں کہ ہیلن پر نظر پڑتے ہی تجسس سے پوچھنے لگیں۔

"یہ۔۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

خضر پیچھے پلٹ کے کبھی ہیلن کو تو کبھی گریس کنگ کو دیکھے۔۔۔

"یہ میری بیوی ہے۔۔۔۔۔۔ "

اچانک سب کے سروں پر بمب پھٹا تھا۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

گریس کنگ کے منہ سے نکلے وہ الفاظ وہاں موجود سب کو حیرت میں ڈال گئے تھے۔۔۔۔۔

" کیا۔۔۔۔۔۔۔ "

ہیلن کو تو جیسے کوئی صدمہ لگ گیا ہو۔ وہ منہ کھولے آنکھیں پھاڑے اپنی بائیں جانب کھڑے گریس کنگ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ لیکن اس نے ہیلن کو دیکھنے کی ہمت نہیں کی تھی۔

" یہ اتنی پیاری سی لڑکی تمہاری بیوی ہے۔۔۔۔؟ یقین نہیں آرہا۔۔۔۔۔۔ "

اس نے ہیلن کو دیکھتے کہا تھا۔ ان کی آواز سن کے اوپر والے اور نیچے اپارٹمنٹ کے رہنے والے بھی آکر دیکھنے لگے۔

www.novelsclubb.com

ارے بیٹا یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔۔۔۔ اب اس گھر میں کوئی لڑکی تو ہوگی نا۔۔۔ "

" تم دونوں اچھے لگ رہے ہو ایک ساتھ۔۔۔۔

اوپر والی خاتون انہیں دیکھ کر خوش ہوئی تھیں۔

" خضراب تم بھی اپنے بڑے بھائی سے کچھ سیکھ کر شادی کرلو۔۔۔۔۔ "

پہلے والی عورت نے ایک بار پھر سے خضر کو ہی نشانہ بنایا۔

" جی۔۔۔۔۔۔ "

اس نے بناوٹی مسکراہٹ نمایاں کرتے گریس کنگ کو گھوری سے نوازا۔

بیٹامیرانام ثمینہ ہے۔۔۔۔۔۔میں تمہارے ساتھ والے اپارٹمنٹ میں رہتی ہوں۔۔ "
"

اس نے خوشی سے اپنا تعارف کروایا تھا۔

" کیوں ناہم کل شام کو تم دونوں کی شادی کی خوشی میں دعوت رکھیں؟۔۔۔ "

" نہیں۔۔۔اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔"

گریس کنگ نے فوراًانکار کیا۔

ضرورت کیوں نہیں ہے۔۔۔۔۔تم دونوں بھائی اتنے عرصے سے یہاں رہ رہے ہو "

" ہمارے پڑوسی بن کے تو ہمارا بھی اتناتوفرض بنتاہی ہے نا۔۔۔۔

سب عورتوں نے مل کے اس کے انکار کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔

ثمینہ خالہ ایک بار پھر سے ہیلن سے مخاطب ہوئیں۔

" بیٹا تم نے ناشتہ نہیں کیا تو میرے ساتھ چلو نیچے سامنے ہی میری دوکان ہے۔ میں تمہیں اپنی دوکان دکھاتی ہوں۔۔۔۔ "

اس کی بات پہ ہیلن نے گریس کنگ کو دیکھا جیسے اجازت مانگ رہی ہو۔۔

"کیا میں اسے لے جاو۔۔۔۔۔؟ "

ثمینہ خالہ نے گریس کنگ سے اجازت مانگی تھی۔

اس نے ایک نظر ہیلن کی جھانکتی آنکھوں میں دیکھا اور اثبات میں سر ہلا کر جانے کی اجازت دے دی۔ وہ ہیلن کو اپنے ساتھ اپنی دوکان میں لے گئیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ جنگل میں بھاگتی جا رہی تھی۔ پودوں پتوں کو پیچھے دھکیلتے ڈگمگاتے گرتے سنبھلتے سانس روکے بنا پیچھے پلٹے بھاگ رہی تھی۔ امل وہاں سے بھاگنے میں کامیاب تو ہو گئی تھی مگر اس گھنے جنگلوں میں اسے کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ساری رات وہ جنگلوں میں بھٹکتی رہی تھی اب تو اگلی صبح کا سورج پھر ڈوبنے والا تھا لیکن نا جانے جنگل کے کس حصے میں وہ بے مقصد بس بھاگتی چلی جا رہی تھی۔ بال کھلے ہوئے اور گلے سے دوپٹہ غائب تھا۔ اس کی رنگت بالکل مدہم پڑ گئی تھی اور اس کی ہمت دم توڑ رہی تھی۔

اچانک اس کا پاؤں کسی کٹی ہوئی لکڑی میں اڑا اور وہ نیچے گر گئی۔ سیدھی ہو کے بیٹھتے اپنے چاروں اطراف میں دیکھا مگر کوئی امید نظر نہیں آ رہی تھی۔

اس کے ارد گرد لمبے لمبے درخت ہی درخت تھے۔ سر اٹھانے پر آسمان بھی ٹھیک سے دکھائی نہیں دیتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ بہت ڈری ہوئی تھی۔ اس کا سانس پھولنے لگا تھا۔ پھر سے ہمت کر کے کھڑی ہوئی۔ دائیں ٹانگ پر زور ڈالتے ہی اسے درد کا احساس ہوا تھا۔ درد برداشت کرتی سیدھی کھڑی ہوئی۔

اس کا دایاں جوتا اسی لکڑی میں پھنس چکا تھا۔امل نے لکڑی پیچھے کر کے اسے نکالنے کی کوشش کی۔امل نے اپنی پوری جان لگا کے اس لکڑی کو پیچھے کیا۔اسے اس کا جوتا مل تو گیا تھا لیکن وہ پہننے کے قابل نہیں رہا تھا۔اس کے اوپر سے کیڑے مکوڑے گزر رہے تھے اور کچھ اس کے اندر بھی چلے گئے تھے۔اس کے پاس زیادہ وقت نہیں تھا۔جوتے کو وہیں چھوڑ کے اس نے پھر سے چلنا شروع کیا۔تیز چلتے اس کی دھڑکنیں بھی تیز ہو رہیں تھیں۔وہ دوسرا جوتا بھی اتارنے روکی جب اچانک اسے اپنی دائیں جانب سے کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی۔

گویا کوئی سوکھے پتوں کو اپنے پاؤں میں روندتا اس کی طرف بڑھ رہا ہو۔امل نے فوراً گھبراتے ہوئے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں اور نیچے پڑا بڑا سا پتھر اپنے ہاتھوں میں اٹھالیا۔

اس کے بڑھتے قدموں کے ساتھ امل کے خوف میں اور اضافہ ہوتا گیا۔امل کی سانسیں اس کے دل کی رفتار کے ساتھ تیز ہونے لگیں تھیں۔اس نے جیسے ہی اس کے قریب آتے جھاڑیوں کو پیچھے کیا امل نے بھاری پتھر اس کے سینے پہ دے مارا۔

"!!!!!!__________"

اچانک ہوئے حملے پر بے اختیار اس کی چیخ نکلی۔

" میرے پاس نہیں آنا ورنہ میں ایک اور پتھر اٹھا کے ماروں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

عمل نے ایک اور پتھر اٹھایا۔وہ دوسرے حملے کے لیے بھی بالکل تیار کھڑی تھی۔

میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ گا میں تو جانوروں کے شکار پر نکلا تھا۔اگر تمہیں مدد" "چاہے تو میں کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سینے پر ہاتھ کا دباؤ ڈالے اسے وضاحت پیش کی تھی۔

امل کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اور جسم خوف سے لرز رہا تھا۔چالیس برس کا دیکھنے والا پینٹ شرٹ میں ملبوس موٹی سول والے بند بوٹ پہنے ہاتھ میں شکاری بندوق پکڑے کسی امیر خاندان سے معلوم ہوتا تھا۔امل اسے وہیں درد میں چھوڑ کر آگے کی جانب بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے ہونٹوں کو پیوست کیے درد کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔پاؤ میں چوٹ لگنے کی وجہ سے امل ٹھیک سے چل نہیں پا رہی تھی۔چلتے چلتے گر جاتی پھر کھڑی ہوتی پھر گر جاتی تھی۔اب اس کے پاؤ کا درد بڑھتا جا رہا تھا۔وہ اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھے جھکتے ہوئے بائیں

ٹانگ پر زور دیے چل رہی تھی۔ تھوڑا سا ہی آگے گئی تھی کہ اچانک سے پھر نیچے گر گئی۔ اور اس بار اس میں اٹھنے کی بھی طاقت نہیں بچی تھی۔

" اگر تم چاہو تو میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ پھر سے امل کے سامنے آکر گھٹنوں کے بل جھکا اسے پوچھ رہا تھا۔

" نہیں مجھے نہیں چاہیے۔۔۔۔۔۔۔"

بال بکھرے ہوئے، منہ پہ مٹی کے داغ لگے ہوئے تھے۔ ساری فراک مٹی سے بھری ہوئی تھی۔ دونوں پاؤ کے جوتے غائب تھے۔ دائیں پاؤ سے خون نکل رہا تھا۔ امل کا حلیہ دیکھتے وہ اسے وہاں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔ کچھ ہی دیر میں رات ہونے والی ہے۔ اور تمہارے پاؤ" سے خون بھی نکل رہا ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ ایسی حالت میں تمہارا جنگل میں رہنا ٹھیک ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

اس کے حلیے کو دیکھ کے سنجید گی سے صورتحال پر توجہ ڈالی۔امل نے غور سے اس کی طرف دیکھا۔پورا ایک دن ہو گیا تھا ان جنگلوں میں بھٹکتے۔

اللہ کی طرف سے مدد سمجھ کر اس کے ساتھ چلنے میں کوئی حرج بھی نہیں تھا۔وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھتی کھڑی ہو گئی۔

وہ امل کا بازو اپنے کندھے پر رکھے اسے آہستہ آہستہ چلاتا جنگل سے باہر لے جانے لگا۔۔۔۔

----

www.novelsclubb.com

اگلے دن عائش کو اس کمرے سے باہر نکال لیا گیا تھا۔اسے ٹھیک ہونے کے لیے دو دن دیے گئے تھے۔دو دنوں میں اس کے زخم بھی ٹھیک سے نہیں بھرے تھے کہ انہوں نے اس سے کام لینا شروع کر دیا تھا۔۔۔

جیسے کہ تم ایک ڈاکٹر ہو تو تمہارا کام مریضوں کو دیکھنا اور ان کی سرجری کرنا ہے۔اب " سے تم میری ہر بات مانو گے جو میں کہوں گا وہی کرو گے۔اور بھاگنے کی کوشش مت کرنا بے کار جائے گی۔مڈنائٹ ہاسپٹل میں جو ایک بار آجائے وہ واپس نہیں جاسکتا۔۔۔۔"

ہاسپٹل کے کاریڈور سے گزرتے دستگیر خان نے عائش کو ضروری باتوں سے آگاہ کیا تھا۔

سیاہ پینٹ کورٹ پہنے دونوں ہاتھوں کو پیچھے باندھے آگے چل رہا تھا۔جبکہ عائش اس کے پیچھے چلتا اسے سن رہا تھا۔

" یہ ڈاکٹر توکیل ہیں۔۔۔۔۔۔یہ یہاں پہ سینیر ڈاکٹر ہیں۔یہ تمہیں کام سکھادیں گے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

دستگیر خان نے اس کے ساتھ کھڑے ڈاکٹر کوٹ پہنے ڈاکٹر توکیل کی جانب اشارہ کیا۔وہ چہرے سے بڑی عمر کا معلوم ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیسا کام۔۔۔۔؟ "

اس نے تعجّب ان ّ گیز انداز میں پوچھا۔وہ اس کے ارادوں کو سمجھ نہیں پارہا تھا۔عائش کے سوال پہ دستگیر خان کے آگے بڑھتے قدم وہیں رکے اور پلٹ کے عائش کو دیکھا۔

ماتھے پر بل ڈالے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھتا عائش کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔

جبکہ عائش نیلی پینٹ کے اوپر سفید شرٹ پہنے بالوں کو ماتھے پہ گرائے پرکشش دکھائی دے رہا تھا۔

" سب پتا چل جائے گا۔۔۔آپریشن روم میں ایک مریض تمہارا انتظار کر رہا ہے۔۔۔۔۔ "

بالکل سپارٹ انداز میں کہتے ڈاکٹر توکیل کو اشارہ کیا۔

وہ کون تھا اور اس سے کیا چاہتا تھا عائش اس سے بالکل بے خبر تھا۔

www.novelsclubb.com

" آپریشن روم اس طرف ہے۔۔۔ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔۔۔۔ "

ڈاکٹر توکیل اتنا کہتا آپریشن تھیٹر کی طرف بڑھ گیا۔عائش خاموشی سے اسے دیکھتا اس کے پیچھے چل پڑا۔

"مم بیٹا اگر میرا رویہ برا لگا ہو تو مجھے معاف کر دینا۔۔۔اصل میں ہم یہاں پر کئی سالوں سے رہائش پزیر ہیں اور ان دونوں بھائیوں کو کچھ ہی عرصہ ہوا ہے یہاں آئے ہوئے۔۔وہ کبھی کبھی آتے ہیں کبھی نہیں آتے۔۔۔۔۔ان کے پاس پستولیں بھی محلے والوں نے دیکھیں ہیں۔۔تو اس لیے سب نے مل کے فیصلہ کیا تھا کہ کل کو ان کی وجہ سے ہم پہ کوئی مصبیت نا آجائے اس سے بہتر ہے کہ ہم انہیں یہاں سے جانے کا کہہ دیں ۔۔۔۔۔لیکن اب ہمیں تمہارے آنے پر تسلی ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔امید ہے تمہیں برا نہیں لگا ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

ہیلن ثمینہ خالہ کی دوکان کے سامنے رکھے ٹیبل کی کرسی پر بیٹھی تھی جبکہ وہ اس کے سامنے والی کرسی پر شرمندہ بیٹھی تھیں۔

" نہیں مجھے برا نہیں لگا۔۔۔۔۔ "

وہ بس اتنا ہی کہہ پائی تھی۔

چھوڑو ان باتوں کو۔۔۔۔ تم آرام سے بیٹھو۔۔۔۔ کیا کھانا چاہو گی۔۔۔۔ چلو میں خود ہی "
"تمہارے لیے کچھ لاتی ہوں۔۔۔۔

بات کا موضوع بدلتے اپنی کرسی سے اٹھی اور تیزی سے دوکان کے اندر چلی گئیں۔

" بیٹا تم پینے میں کیا لو گی۔۔۔۔۔ "

ان کے فلیٹ کے اوپر والی خاتون نے مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا۔

" اااا مممم کچھ بھی پی لوں گی۔۔۔۔ "

وہ کنفیوز ہوئی تھی۔ وہ بہت محبت سے پیش آرہی تھیں جس کی وجہ سے ہیلن کو اپنے محلے کی شدت سے یاد آنے لگی تھی۔

" ٹھیک ہے میں تمہارے لیے جوس لاتی ہوں۔۔۔۔ "

وہ خوش ہوتے اندر دوکان میں گئیں۔

خوبصورت ترین روشنیوں اور پھولوں سے سجی دوکان گلی میں دور سے چمکتی دکھائی دے رہی تھی۔ بلو کھڑکیاں اور دروازے کے ساتھ گلابی رنگ کے پھولوں کی بیلیں دوکان کے باہری حصے کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئی تھیں۔ لوگوں کی میزبانی کے لئے ٹیبل اور کرسیاں کچھ دوکان کے اندر اور کچھ باہر رکھے ہوئے تھے۔

اس وقت بھی کافی لوگ کھانے کا مزا لینے وہاں پر موجود تھے۔ اس گلی میں لوگوں کو بہترین لوازمات کے ساتھ ساتھ خوبصورت اور پرکشش نظارے بھی دیکھنے کو ملتے تھے۔ میکونوس کی تازا ہواؤں میں پھولوں کی مہک اسے اور بھی تروتازا کر رہی تھی۔ گلی میں دور تک گھروں کی بالکونی دکھائی دے رہی تھی۔ بے شک وہ نظارہ بہت خوبصورت تھا۔

" بیٹا تمہارا نام کیا ہے۔۔۔۔ "

ثمینہ خالہ نے اس کے سامنے کچھ لوازمات رکھتے اس سے پوچھا۔ اس کی آواز پہ ہیلن ان کی طرف متوجہ ہوئی۔

" ہیلن "

اس نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

" ہیلن کا مطلب کیا ہے۔۔۔ "

"چمکتی ہوئی روشنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "

ہیلن نے خود پر کسی کی تپش محسوس کرتے بائیں جانب دیکھا تو سامنے والے ٹیبل پہ ایک لڑکی بیٹھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔وہ مسلسل ہیلن کو ہی دیکھے جا رہی تھی۔

تم ہمیں اپنے بارے میں کچھ بتاؤ نا۔۔۔کہاں رہتی تھی۔۔۔ فیملی میں کون کون " ہے۔۔۔؟۔۔ "

ان کے سوال پہ وہ پھر سے اس لڑکی پر سے نظریں پھیر کے ان کی طرف متوجہ ہوئی۔

میں سینٹورینی رہتی تھی۔۔۔میرا کوئی بہن بھائی نہیں ہے۔۔۔میرے صرف بابا ہیں " ۔۔۔۔۔ "

اس نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بتایا۔

" اب تمہارے بابا کہاں ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ "

ثمینہ خالہ کی بات پہ وہ خاموش ہو گئی۔۔۔

" وہ۔۔۔۔۔۔۔ "

" بیٹا۔۔۔اگر تم نیچے آ ہی گئے ہو تو اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کر لو۔۔۔۔۔۔۔ "

گریس کنگ فون پہ بات کرتا گھر سے باہر نکلا تھا کہ ثمینہ خالہ نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

"وہ ناشتہ کر چکا ہے۔ "

ہیلن نے اس کی طرف سے فوراً جواب دیا۔

" میں دوبارہ کر سکتا ہوں۔۔۔ "

گریس کنگ اسے دیکھتا بولا اور فون بند کر کے ہیلن کے سامنے والی کرسی پہ بیٹھ گیا۔

ہیلن نے بائیں جانب دیکھا۔وہ ٹیبل خالی تھا جہاں کچھ دیر پہلے وہ لڑکی بیٹھی تھی۔۔ گریس کنگ کے آتے ہی وہ لڑکی وہاں سے غائب ہو گئی تھی۔

ہیلن کچھ دیر میں ہم کل کی دعوت کی شاپنگ کرنے جائیں گے تم بھی ہمارے ساتھ چلو " گی تو ہمیں اچھا لگے گا۔ "

ثمینہ خالہ نے گریس کنگ کے سامنے ٹیبل پہ لوازمات سے سجی ٹرے رکھتے ہیلن کو مخاطب کیا۔

" نہیں۔۔۔ "

ہیلن کے کچھ بولنے سے پہلے ہی گریس کنگ نے انکار کر دیا۔اس کے فوری انکار پہ ثمینہ خالہ کے مسکراتے لب سکڑے۔

" شاپنگ۔۔۔۔لیکن اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ "

ہیلن نے فوراً بولتے بات سنبھالنی چاہی۔

www.novelsclubb.com

کیوں ضرورت نہیں ہے۔۔۔کل کی تقریب کے لیے تمہارے لیے شاپنگ کرنا " ضروری ہے۔۔۔۔ "

"میں خود لے لوں گی۔۔۔آپ کو زحمت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایسا کیسے ہو سکتا ہے بیٹا۔۔۔ یہ تو ہماری روایت ہے۔۔۔۔۔ جوڑا تو دلہن کو ہم ہی دیں " گے۔۔۔ صرف میں نے نہیں تمہاری باقی پڑوسن نے ہم سب مل کر لیں گے۔۔۔۔۔۔

" ہماری چوائس اچھی ہے امید ہے تمہیں پسند آئے گے۔۔۔۔

" جی۔۔۔ ضرور۔۔۔۔ "

(آرڈر پلیز۔۔۔)

(آرہی ہوں۔۔)

"ہیلن میں اندر کسٹمر کو دیکھ لوں۔۔ تمہیں کچھ چاہیے ہو تو بتانا۔۔۔۔۔۔۔۔ "

وہ اس سے کہتی اندر چلی گئی۔

" یہ کیا طریقہ تھا۔۔۔ تمہیں ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا۔ "

www.novelsclubb.com

ہیلن ثمینہ خالہ کے جاتے ہی کافی پیتے گریس کنگ کو گھورتے بولی تھی۔

تو اور کیسے کہنا چاہیے تھا۔۔۔ تم ویسے بھی ایک دو دنوں میں یہاں سے چلی جاؤ گی " " ۔۔۔ تو پھر ان لوگوں سے اتنے تعلقات بڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

گریس کنگ کا چہرا بالکل سپاٹ تھا۔

اچھا یاد دلایا ہے۔۔۔ پھر تو مجھے میکونوس کو اچھے سے گھوم لینا چاہیے کیونکہ پھر دوبارہ "

" یہاں نہیں آؤں گی نا۔۔۔۔۔۔۔۔

چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولی۔اسے برا لگا تھا وہ اسے بھولنے نہیں دیتا کہ وہ یہاں سے

چلی جائے گی۔

"خبردار جو میری اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلی۔ "

ماتھے پہ بل ڈالے غصے میں تنبیہ کیا تھا۔اس کی دھمکی پہ ہیلن کا چہرا اتر گیا۔

" میں تمہاری بیوی نہیں ہوں۔۔۔۔ جو میں تمہاری ہر بات مانو گی۔۔۔۔۔ "

تمہیں صرف کچھ ہی عرصہ برداشت کرنا ہو گا اس کے بعد تمہیں رہائی مل جائے گی۔ "

" اور تب تک تم میری اجازت کی پابند رہو گی۔۔۔۔۔۔۔

" لیکن میں ایسا کیوں کروں۔۔؟۔۔۔ "

" کیونکہ میں کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔ "

ایک لمحے کے لیے جیسے سناٹا چھا گیا ہو۔

"اٹھو اور فوراً گھر جاؤ۔۔۔جب تک میں واپس نہیں آجاتا گھر سے مت نکلنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس کے سوال کو نظر انداز کرتا کھڑا ہوا۔اس بار وہ اس کے سخت رویے پہ کچھ بول نہیں پائی۔اسے دیکھتی خاموشی سے اندر چلی گئی۔ گریس کنگ کھڑا اسے دیکھتا رہا جب تک وہ اس کی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

----

www.novelsclubb.com

اس کی دھڑکن کی رفتار میں تیزی آگئی تھی۔۔ماتھے پر بل ڈالے تیز تیز سانسیں لیتی وہ اچانک نیند سے اٹھی۔امل بیڈ پہ سیدھی لیٹی چھت کو دیکھنے لگی۔وہ چھت کو گھورتے اپنے ساتھ گزرے ان حادثوں کو یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔آخری یاد جنگلوں میں

بھٹکتے ہوئے کی تھی۔وہ فوراًاٹھ کے بیٹھی اور ایک نظر کمرے پر ڈالی جسے چھوٹی چھوٹی نفیس چیزوں سے سجایا گیا تھا۔

اس کمرے میں ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔

اس گرم اور آرام دہ بیڈروم میں فارم ہاؤس کی طرز کی تمام سہولتیں تھیں سلائیڈنگ بار کے دروازے سے لے کر لائیٹنگ والی لکڑی کی چھتوں تک ہر چیز بہترین تھی۔۔۔

وہ ابھی بھی اسی حلیے میں تھی جس میں لائی گئی تھی۔

امل گھبرائی ہوئی تھی آنکھیں سوجی ہوئی، بال بکھرے ہوئے تھے۔بیڈ سے اٹھتے جیسے ہی پاؤ فرش پر رکھا تو اس کے پاؤ میں درد کی لہر اٹھی۔جنگل میں لگی چوٹ پہ زخم بن گئے تھے ۔۔۔مگر درد قابل برداشت تھا۔

www.novelsclubb.com

امل نے پیروں میں چپل اڑائی اور چھوٹے چھوٹے قدم دروازے کی طرف بڑھائے تھے

۔

اس نے پیچھے پلٹ کے ایک بار پھر کمرے پر نظر ڈالی۔سامنے ایک کرسی پر چادر پڑی تھی۔

امل نے چادر اٹھا کے اپنے کندھوں پر اوڑلی۔ دروازہ کھول کے باہر نکلی اور کوریڈور سے ہوتی سیڑھیوں سے نیچے گئی۔ جہاں کسی ذی روح کا نام و نشان نہیں تھا۔

خوبصورت انداز میں سیڑھیاں خوبصورت سجاوٹ سے مزین تھی۔ جہاں دلکش و نیٹ ترک قالین بچھے تھے۔ لاؤنج اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ یہ فارم ہاؤس کوئی عام فارم ہاؤس نہیں تھا۔ یہاں کے رہنے والے معمولی نہیں تھے بہت خاص شخصیت رکھنے والے معلوم ہوتے تھے۔

جدید فارم ہاؤس کی سجاوٹ گھر کے اندر اور باہر کسی کسی جگہ پر گھریلو ٹچ کا اضافہ کر رہا تھا۔ جس سے گھر گرم اور مدعو محسوس ہوتا تھا۔

امل اس کی ایک ایک نفاست سے سجائی چیزوں کو دیکھنے میں مگن تھی کہ اچانک اسے باہر سے گولی چلنے کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک دم چونکی۔ اس کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئی تھیں۔

وہ ڈرتی ایک ایک قدم باہر کی طرف بڑھانے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

امل باہر نکل کے دیکھتی ہے کہ ایک شخص دونوں ہاتھوں سے پستول پکڑے سامنے کافی فاصلے پر رکھی شیشے کی کھالی بوتلوں پر نشانہ لگائے کھڑا تھا۔ایک اور گولی کی آواز کے ساتھ ایک اور شیشے کی بوتل کئی ٹکڑوں میں ٹوٹ کے بکھر گئی۔۔۔۔

(یہ تو وہی ہے جسے میں نے جنگل میں پتھر مارا تھا۔۔۔)

اسے دیکھتے امل نے اپنے دل میں تصدیق کی تھی۔

وہ چالیس سے زائد کی عمر کا معلوم ہوتا تھا۔لیکن اس کے باوجود وہ جوان اور خوبرو نظر آتا تھا۔اس کے چہرے پر بہت کم جھریاں تھیں۔وہ ہر وقت ورزش اور دوسرے کاموں میں خود کو الجھائے رکھتا تھا۔

اس نے ایک گہری سانس خارج کرتے پستول کو دوبارا لوڈ کرتے اپنا روخ بائیں جانب کیا تو اس کی نظر سامنے دروازے کے باہر کھڑی امل پر پڑی۔۔۔

www.novelsclubb.com

امل کو دیکھتے وہ وہی ٹھہر گیا۔

"اُٹھ گئیں آپ۔۔۔امید ہے اچھی نیند آئی ہو گی۔۔؟ "

پستول دوسری طرف ٹیبل پر رکھتے (جہاں اور بھی بہت چھوٹی بڑی پستولیں پڑی تھیں) سیدھا ہوا تھا۔

" آپ مجھے یہاں کیوں لے کے آئے ہیں۔۔۔۔۔؟۔ "

امل اس کے سامنے جاتے ہوئے بولی۔

"اور کہاں لے کے جاتا۔۔۔۔۔۔؟"

اسے اس جواب کی توقع نہیں تھی۔۔۔وہ خاموش ہو گئی۔۔۔

تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔اور جنگل میں تمہیں اکیلا چھوڑ نہیں سکتا تھا اس لیے " تمہیں اپنے فارم ہاؤس لے آیا۔جب تم ٹھیک ہو جاؤ گی تو تمہیں گھر چھوڑ آؤں گا۔۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

اسے خاموش کھڑا دیکھتے وضاحت پیش کی گئی تھی۔

لیکن۔۔۔میں اگر ابھی گھر جانا چاہوں تو۔۔۔۔۔۔۔؟ تو کیا آپ مجھے چھوڑ آؤ " گے۔۔۔۔ "

کسی ڈر کے تحت اس نے تفتیش چاہی تھی۔

وہ ہلکا سا مسکرایا اور دونوں ہاتھ جیبوں میں ڈالے کھڑا ہو گیا۔

"اس فارم ہاؤس کے باہر چاروں طرف جنگل ہی جنگل ہے۔ تمہیں کیا لگتا ہے اگر میں تمہیں نا جانے دوں تو کیا تم خود یہاں سے جا سکتی ہو۔۔۔۔؟۔"

نا جانے اس کے لہجے میں ایسا کیا تھا جو امل کے دل کو ایک لمحے کے لیے لرزا گیا تھا۔ وہ حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ اسے کچھ کہنے کے لیے الفاظ نہیں مل رہے تھے۔ تبھی وہ مسکراتا ہوا ایک بار پھر بولا۔

"آؤ۔۔۔میں تمہیں اپنا فارم ہاؤس دکھاتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اسے چلنے کا اشارہ کرتا آگے کو بڑھا۔ امل بنا کچھ بولے اس کے پیچھے چل دی۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ صحیح جگہ آئی بھی ہے یا نہیں۔ اسے یہ بات قبول کرتے تھوڑا وقت لگنا تھا۔

"میرا نام التمش چوہان ہے۔۔۔۔میں ایک کاروباری انسان ہوں۔۔۔۔اور مجھے زیادہ لوگوں سے ملنا پسند نہیں ہے۔۔۔۔میں جنگل میں ہی رہنا پسند کرتا ہوں۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ فارم ہاؤس کے سامنے والے حصے کی طرف چلتے اسے اپنے بارے میں بتا رہا تھا۔

فارم ہاؤس کے چاروں جانب گارڈ ہاتھوں میں پستول پکڑے کھڑے دکھائی دے رہے تھے۔وہاں امل کو کوئی بھی لڑکی نظر نہیں آئی تھی جس کی وجہ سے اس کا ڈر اور بڑھ گیا تھا۔

" آپ کب سے یہاں رہتے ہیں۔۔۔۔"

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے پیچھے چل رہی تھی۔

مجھے کافی عرصہ ہو گیا ہے۔۔۔۔کتنے سال گزر گئے ہیں اس کی گنتی کرنا مشکل " ہے۔۔۔اصل میں جب سے میرے بیٹے کی موت ہوئی ہے میں تب سے یہاں اکیلا ہی رہتا ہوں۔۔۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

مین گیٹ سے اندر داخل ہوتے پتھروں سے بنایا گیا راستہ سیدھا فارم ہاؤس کے دروازے پر روکتا تھا۔اس کے ارد گرد خالی گراؤنڈز نے فارم ہاؤس کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔

یہ گھر کے سامنے والا حصہ ہے۔ڈیزائن بنانے والی کمپنی نے راکی ماؤنٹین گھر ایک متاثر "

" کن لکڑی کے فریم کی تعمیر کے ساتھ بنایا ہے۔۔۔۔۔

وہ گھر کے سامنے کھڑا گردن اوپر کو اٹھائے اسے بتا رہا تھا۔اس داخلی راستے میں لکڑی کے دروازے لگائے گئے تھے۔

ایک فریم شدہ منظر، مواد کا محتاط انتخاب اور لکڑی کے فرش کا ڈیزائن اس حیرت انگیز داخلی جگہ کو زندہ کر رہا تھا۔

" خوبصورت ہے نا۔۔۔۔؟۔ "

مسکراتے ہوئے امل کی جانب دیکھتے اسے مخاطب کیا تھا۔

" ہاں۔۔۔۔واقعی ہی بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

امل اس کے داخلی راستے کو غور سے دیکھتی بولی تھی۔ تبھی مین گیٹ سے تین چار عورتیں اندر داخل ہوئیں۔

" سلام صاحب۔۔۔۔۔ "

سر جھکا کے اسے سلام کرتیں فارم ہاؤس کے اندر چلی گئیں۔ جبکہ امل وہاں پر کسی بھی شخص کی موجودگی سمجھ نہیں پائی تھی۔

التمش چوہان بھی انہیں سر ہلا کے سلام کا جواب دیتا امل کی طرف متوجہ ہوا۔

" میں نے کچھ خواتین کو بلایا ہے۔ وہ یہاں کام کریں گئیں تو تمہیں بھی کوئی مسئلہ نہیں ہو گا اور بے جھجھک آرام سے رہ پاؤ گئی۔۔۔ "

تو اس کا انداز امل اب سمجھی تھی۔ امل سے پہلے اس جگہ پہ کوئی بھی لڑکی نہیں تھی۔ آدمی ہی کام کرتے تھے۔ بڑی عمر کی عورتوں کے آنے پہ امل کو تھوڑا سکون ملا تھا۔

" چلو اب تمہیں پیچھے کا حصہ دکھاتا ہوں۔۔۔۔ اور وہ اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہے۔۔۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

التمش چوہان کہتا فارم ہاؤس کے پچھلی طرف لے گیا۔

فارم ہاؤس کے پیچھے ایک چھوٹی سی بالکونی تھی۔ جسے گھر کی چھوٹی چھوٹی چیزیں استعمال کر کے وہاں سجاوٹ کی گئی تھی۔ کرسی اور ٹیبل رکھے گئے تھے۔ پھولوں اور پیلے رنگ کی لائیٹس اسے اور بھی زیادہ خوبصورت بنارہی تھیں۔

اس کے دائیں طرف ایک بڑا سا ٹمبر ہارس برن تھا۔ جہاں بہت سارے گھوڑے رکھے گئے تھے۔

" کیا تمہیں پتا ہے کہ گھوڑے ہیملاک کو چباتے ہیں اگر وہ کافی بور ہوں تو اور، وہ واقعی دیودار کو بھی چبانا پسند کرتے ہیں۔۔۔ "

التمش چوہان ایک سیاہ گھوڑے کے بالوں کو سہلاتے ہوئے پاس کھڑی امل کو دیکھا۔

" بہت پیارے گھوڑے ہیں آپ کے۔۔۔۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

وہ تمام گھوڑوں کو شوق سے دیکھتی بولی تھی۔

" یہ والا میرا سب سے لاڈلا ہے۔۔۔ "

وہ اسی گھوڑے کو پیار کرتا مسکرایا تھا۔

"کیا میں تم سے پوچھ سکتا ہوں کہ تم جنگل میں کیسے بھٹکی۔۔۔کیا کوئی تمہیں مارنا چاہتا تھا۔۔؟"

اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"میں جنگل میں بھٹک گئی تھی۔۔۔کچھ لوگوں نے مجھے کڈنیپ کر لیا تھا اور میری خالہ کو بھی مگر انہوں نے مجھے وہاں سے بھگا دیا تھا۔۔۔۔"

امل وہ لمحات یاد کرتی افسردہ ہوئی تھی۔

"اگر تم چاہو تو میں انہیں ڈھونڈ سکتا ہوں۔۔۔ان لوگوں کی کوئی نشانی بتاو۔۔۔۔"

اس کے انداز میں ایسا یقین تھا کہ امل نے اسے بتا دیا۔۔

"اس کی گردن پر کان کے نیچے ایک عجیب قسم کا ٹیٹو بنا ہوتا ہے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہمممم میں سمجھ گیا۔۔۔۔"

وہ سر ہلاتے ہوئے گھوڑوں کی طرف متوجہ ہوا۔

"سر ٹائیم ہو گیا ہے۔۔۔"

اس کا خاص آدمی ٹمبر ہارس برن کے سامنے مؤدب انداز میں ہاتھ باندھے کھڑا ہو گیا۔

" ہاں۔۔۔۔ "

پیچھے پلٹ کے اسے جواب دیتا امل کی طرف متوجہ ہوا۔

" تم آرام سے گھوڑوں کو دیکھو مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے۔۔۔ "

امل نے اسے دیکھتے سر ہلایا۔اسے وہیں چھوڑ کے وہ فوراً اپنے گارڈ کے ساتھ واپس چلا گیا۔

امل اس کے جانے کے بعد ان گھوڑوں کو دیکھنے لگی۔

ٹمبر ہارس برن کے سامنے ایک بڑا سا خالی میدان بھی تھا۔گھڑ سواری کے لیے لکڑی کی باؤنڈری بھی لگائی گئی تھی۔امل اس لکڑی کی باؤنڈری کے کنارے چلتے اس جگہ کے ایک ایک حصے کو جان رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

آپریشن تھیٹر کے دروازے کے سامنے دو واش بیسن لگے ہوئے تھے۔ڈاکٹر توکیل اور عائش آپریشن تھیٹر میں داخل ہوتے سب سے پہلے کہنیوں تک اپنے بازوؤں کو دھونے لگے تھے۔

" کڈنی کی سرجری ہے۔۔۔۔۔۔تم کر لوگے۔۔۔؟۔۔۔۔ "

ڈاکٹر توکیل نے بازوں دھوتے اپنے بائیں جانب کھڑے عائش کو دیکھتے پوچھا۔

" آپ کو کیا لگتا ہے کہ میں کر پاؤں گا۔۔۔۔۔۔؟۔ "

وہ اسے دیکھتا بازوؤں کو دھو کے فارغ ہوا۔

تمہیں ابھی بہت سی چیزیں سیکھنی ہیں۔ تم ابھی یہاں پر کچھ بھی نہیں جانتے۔امید ہے " " کہ تم خود کو یہاں کے لحاظ سے ڈھال لو گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اس سے کہتا ہاتھوں کو اوپر اٹھائے سرجری روم میں چلا گیا۔عائش بھی اس کے پیچھے ہاتھوں کو اوپر اٹھائے سرجری روم میں گیا جہاں ایک خاتون کو اناستسیا انجیکشن دے کر بے ہوش کیا ہوا تھا۔ایک نرس نے پہلے ڈاکٹر توکیل کو سبز رنگ کا سرجیکل گاؤن پہنایا۔

پھر عائش کو پہنایا۔ وہ دونوں سرجری کے لیے بالکل تیار آمنے سامنے کھڑے تھے۔ عائش دائیں طرف جبکہ ڈاکٹر توکیل بیڈ کے بائیں جانب کھڑے تھے۔ ہاتھوں میں دستانے، سر پہ ڈاکٹر کیپ اور ماسک سے خود کو مکمل ڈھکا ہوا تھا۔ سرجری وارڈ میں ضرورت کے ہر طرح کے اوزار اور مشینری موجود تھی۔ مدد کے لیے دو نرسز پینک یونیفارم پہنے ایک نرس اناستسیا مشین کو کنڑول کرنے بیڈ کے سر والی طرف کھڑی تھی جبکہ دوسری ڈاکٹر کو اوزار پکڑانے کے لیے پاؤ والی طرف کھڑی تھی۔

" سکیلپل۔۔۔۔ "

ڈاکٹر توکیل نے نظریں عائش پر جمائے نرس سے ہاتھ آگے کر کے سکیلپل مانگا۔ نرس نے اپنے سامنے ایک تھال میں رکھے اوزاروں میں سے سکیلپل فوراً اٹھا کے اس کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ ڈاکٹر توکیل نے سکیلپل نرس سے پکڑ کے عائش کی طرف بڑھایا۔

" پکڑو اسے۔۔۔۔۔۔ "

عائش نے جھجھکتے سکیلپل کو تھام لیا۔۔اس عورت کو پوری طرح نیلی چادر سے ڈھکا ہوا تھا ۔صرف وہ حصہ نظر آرہا تھا جسے عائش نے سکیلپل سے کاٹنا تھا۔

اس نے سکیلپل اوپر سے اس کے جسم میں دھنسنا شروع کیا۔جیسے جیسے سکیلپل سے لگایا کٹ بڑھتا جارہا تھا ویسے ہی خون نکل کے بہنے لگا تھا۔اس کے ساتھ کھڑی نرس نے اوپر سے خون کو صاف کرنا شروع کیا۔

ایک لمبا سا کٹ لگ چکا تھا اور خون بھی تھوڑا کم ہو گیا تھا۔

ڈاکٹر توکیل بہت غور سے عائش کے ہر عمل کو دیکھ رہا تھا۔

"scissors "

عائش کے کہتے ہی نرس نے اس کے ہاتھ سے سکیلپل پکڑ کے قینچی پکڑائی۔عائش نے جسم کے اس حصے کو کھولا اور اوپر کا خون صاف کیا۔اب وہ واضح کڈنی سے جڑی رگیں دیکھ سکتا تھا۔کڈنی بالکل ٹھیک تھی۔اس کے ساری کنکشن بھی نارمل رفتار میں تھے۔اس میں کوئی فالٹ نہیں تھا اور نا ہی کہیں سے زخمی تھی۔

www.novelsclubb.com

عائش کڈنی کو ہر طرف سے جانچتا اس کی سرجری کی وجہ ڈھونڈ رہا تھا۔

اس نے حیرانگی سے سر اٹھا کے سامنے کھڑے ڈاکٹر توکیل کی جانب دیکھا۔

" کڈنی کیوں نکالنی ہے یہ ٹھیک تو ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ "

" اسے ٹرانسپلانٹ کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "

" یہ آپ نے مجھے نہیں بتایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "

" اب بتا دیا ہے نا۔۔۔ تو سرجری پر فوکس کرو۔۔۔۔۔۔۔۔ "

انہیں ٹرانسپلانٹ کیوں کروانا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ تو پہلے ہی اتنی کمزور ہیں ایسے تو یہ مر جائے گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔ "

" اس کا فیصلہ کرنا ہمارا کام نہیں ہے ہمیں صرف آرڈرز ملتے ہیں۔۔۔ "

اس جملے پہ کچھ لمحے تو وہ ساکت و جامد ہو گیا تھا۔

" میں یہ نہیں کروگا۔ میں لوگوں کو بچانا چاہتا ہوں انہیں مارنا نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "

" تم ایسے سر جری درمیان میں چھوڑ کے نہیں جا سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "

ڈاکٹر توکیل نے اونچی آواز میں کہتے اسے روکنا چاہا تھا۔عائش نے قینچی واپس رکھی اور گلوز اتار کے انہیں وہیں چھوڑتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہیلن۔۔۔۔۔یہ دیکھو ہم تمہاری کل کی دعوت کے لیے کچھ شوپنگ کر کے لائے ہیں " ۔۔۔۔۔تم آرام سے بیٹھ کے دیکھ لو۔۔۔ "

وہ اٹھ کے ہیلن کو سامان دیکھا رہیں تھیں۔شام ہو گئی تھی مگر گریس کنگ اور خضر واپس نہیں آئے تھے۔اس کے سختی سے منع کرنے کے باوجود ثمینہ خالہ کے بلانے پر ان کی دوکان میں آ گئی تھی۔

" ہیلن اگر کچھ پسند نا آئے تو بتا دینا۔۔۔۔ہم چینج کر والیں گے۔۔ "

www.novelsclubb.com

وہ دوکان کے باہر والے ٹیبل پر ان کے ساتھ بیٹھی تھی۔ ہیلن یہ سوچ کہ آئی تھی کہ جب گریس کنگ گلی سے آتا ہوا اسے نظر آئے گا تو وہ بھاگ کے واپس اندر چلی جائے گی۔

" جی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ "

چائے کا سپ لیتی سر ہلاتے بولی تھی۔ جھمکے، جوتے، انگوٹھی۔ تقریباً سارا ہی سامان موجود تھا۔ سامان دیکھتے اچانک ہیلن کی نظر ایک ٹیبل چھوڑ کے دوسری ٹیبل پر بیٹھی صبح والی لڑکی پر پڑی تھی۔ وہ ہیلن پر ہی نظریں ٹکائے ہوئے تھی۔۔

کچھ ہی دیر میں ہیلن نے اسے چھوٹے سے کارڈ پہ پن سے کچھ لکھتے دیکھا۔ اس لڑکی نے اپنا بل پہ کیا اور وہ کاغذ اسی ٹیبل پہ چھوڑ کے ہیلن کو ایک نظر دیکھتی کھڑی ہوئی اور وہاں سے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

اس کے جاتے ہی ہیلن ان سب خواتین کو آپس میں باتیں کرتا چھوڑ کے اس ٹیبل کے قریب گئی جہاں وہ لڑکی بیٹھی تھی۔ اس نے وہ کاغذ اٹھا کے دیکھا۔

" کیا تم اپنے بابا کو ڈھونڈ رہی ہو۔۔۔۔ جاننا چاہو گی وہ کہاں ہیں۔۔۔؟۔۔ "

وہ الفاظ پڑھتے ہی گویا اسے دھچکا لگا ہو۔۔۔۔وہ فوراً اس لڑکی کے پیچھے بھاگی۔۔۔۔مگر وہ دور دور تک کہیں نہیں دکھائی دے رہی تھی۔وہ تھوڑا آگے جا کر بائیں طرف گلی میں مڑی اور اسے ڈھونڈنے لگی۔جیسے ہی وہ گلی ختم ہوئی دائیں جانب سے وہی لڑکی اس کے سامنے کر کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔۔

"مجھے ڈھونڈ رہی ہو۔۔۔۔؟۔ "

آبرو اٹھائے اسے دیکھ کے مسکرا رہی تھی۔

" تم کون ہو۔۔۔۔۔اور مجھے کیسے جانتی ہو۔۔۔؟۔۔۔ "

" کیا یہ جاننا ضروری ہے۔۔۔۔؟۔ "

" کیا جانتی ہو میرے بابا کے بارے میں۔۔۔۔؟۔۔ "

www.novelsclubb.com

جانتی تو میں بہت کچھ ہوں لیکن اس بات کی کیا گیرنٹی ہے کہ تم میرے بارے میں "

" اپنے شوہر کو۔۔۔۔نہیں نہیں۔۔۔۔بلکے نکلی شوہر کو کچھ نہیں بتاؤ گی۔۔۔۔۔

" تو پھر تم میرے پاس کیوں آئی ہو۔۔۔۔چاہتی کیا ہو۔۔۔۔؟۔ "

"میں چاہتی ہوں کہ تم اپنے بابا کے بارے میں جان جاؤ۔ "

"بتاؤ پھر کہاں ہیں وہ۔۔۔۔۔؟۔ "

"' ہیلن۔۔۔۔۔ "

پیچھے سے گریس کنگ کی آواز پہ ہیلن اچانک پیچھے پلٹی۔۔۔۔۔ گریس کنگ غصے میں اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔اس نے واپس مڑ کے دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔وہ لڑکی اچانک ہی غائب ہو گئی تھی۔۔۔

" تم کہاں چلی گئی تھی۔۔۔ تمہیں منع کیا تھا نا باہر نکلنے سے۔۔۔۔۔۔۔ "

وہ اس کے سر پہ کھڑا چیخ رہا تھا۔

" کس کی اجازت سے گئی تھی باہر۔۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

وہ اس کا بازو پکڑتے اپنے قریب کرتا اس پہ چیخا تھا۔

اسے اتنے غصے میں دیکھ کر وہ گھبرا گئی تھی۔

"مم۔م۔۔میں۔۔۔ "

سب عورتیں پیچھے کھڑی گریس کنگ کو پہلی دفعہ اتنا غصہ کرتے ہوئے دیکھ رہیں تھیں۔

اس کا شدید غصہ دیکھتے بے چاری ہیلن کا ساتھ بھی نہیں دے پائیں تھی۔

ہیلن کی آنکھیں نم ہونے لگیں تھیں۔غصے سے بھری گریس کنگ کی آنکھیں اسے رولا گئیں تھیں۔

ہیلن کی انکھوں سے آنسو گرتے دیکھ بنا کچھ بولے اس کا بازو پکڑے اسے کھینچتا گھر لے آیا۔

" کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔ "

خضر ابھی گھر آیا ہی تھا کہ گریس کنگ شدید غصے میں ہیلن کی کلائی پکڑے اسے کھینچتا ہوا اس کے کمرے میں لے جانے لگا۔ گریس کنگ کے بگڑے زاویے دیکھ کر خضر پریشان ہوا تھا۔

" چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

ہیلن آنسو صاف کرتی اس سے اپنا ہاتھ چھڑوا رہی تھی۔ لیکن گریس کنگ نے اس کی ایک بھی نہیں سنی اور گھسیٹتا ہوا اس کے کمرے میں لا کے بیڈ پہ پھینکا۔

" گریس کنگ۔۔۔۔ کچھ بتاؤ گے۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔؟۔۔ "

خضر اس کے کمرے کی طرف آیا۔ گریس کنگ نے دروازہ بند کر کے اندر سے لاک کر لیا۔ ہیلن فوراً سیدھی ہو کر بیٹھی۔

تمہیں سمجھ نہیں آتی نا میری بات ایک بار میں۔۔۔ آج کے بعد تم بھولو گی نہیں۔۔۔۔ "

"

گریس کنگ نے گلاس اٹھا کے دیوار میں مارا اور اس کے ٹکڑے اٹھا کے ہیلن کی جانب آیا۔

www.novelsclubb.com

اب بتاؤ کیوں گئی تھی باہر۔۔۔۔ تمہیں پتا ہے نا کہ تمہارا باہر نکلنا خطرے سے خالی " نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ تو پھر کیوں گئی تھی۔۔۔۔؟۔۔۔۔

وہ پھر سے اس پر چلایا۔اس بار واقع ہی اس کی غلطی تھی اور وہ جواب نہیں دے پارہی تھی۔

گریس کنگ نے اس کا بایاں بازو اپنی طرف کھینچا اور شیشے کا ٹکڑا اس کے بازو میں پیوست کر دیا۔

" اااااااا۔۔۔۔۔۔۔چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔پلیز چھوڑ دو۔۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے چیخی تھی۔درد سے اس کی جان نکل رہی تھی۔وہ دوسرے ہاتھ سے اسے پیچھے کرتی خود کو اس سے رہا کروا رہی تھی۔لیکن اس کی ساری مزاحمتوں کو اس نے ناکارہ بنا دیا تھا۔

گریس کنگ۔۔۔۔۔دروازا کھولو۔۔۔۔چھوڑ دو اسے۔۔۔کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

"

باہر کھڑا اخضر ہیلن کی چیخیں سن کے زور سے دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا۔

" تمہیں منع کیا تھا نا۔۔۔اب سزا بھگتو۔۔۔۔۔ "

اس کے بازو پر ایک ساتھ کئی زخم چھوڑ دیے تھے۔اس کا پورا چہرا آنسوں سے بھر گیا تھا۔ سسکیوں سے روتی ہیلن کو دیکھتے ایک لمحے میں خون سے لپٹا شیشہ نیچے پھینکنے کے بعد دروازہ کھولا اور اسے روتا ہوا چھوڑ کے باہر نکل گیا۔

"گریس کنگ۔۔۔۔بات سنو۔۔۔۔۔"

خضر اپنے چہرے پہ پریشانی کے اثرات لیے دروازے کے باہر کھڑا تھا۔اس نے گریس کنگ کو روکنا چاہا تھا مگر وہ اسے ان سنا کرتا غصے سے بھرا گھر سے باہر نکل گیا۔

"ہیلن۔۔۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔۔؟۔۔۔۔"

خضر جب کمرے میں داخل ہوا تو ہیلن بیڈ کے آگے زمین پر بیٹھی رو رہی تھی اور بازو سے خون قطروں کی مانند رس رہا تھا۔خضر نے اس کے بازو پہ کوئی کپڑا باندھ کے خون روکا۔

www.novelsclubb.com

"تم تھوڑی دیر سو جاؤ۔۔۔۔پر درد بھی کم ہو جائے گا۔۔۔۔"

ہیلن اپنے آنسو صاف کرتی کھڑی ہوئی اور بیڈ پہ لیٹ گئی۔مگر اس کے آنسو تب بھی نہیں رکے تھے۔

\---

\------------

وہ آپریشن تھیٹر سے نکل کے بھاگتا ہوا کوریڈور کے آخر میں دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا ہو گیا۔اس کے ہاتھ پہ ابھی بھی زنجیروں کے نشان دکھائی دیتے تھے۔ پچھلے زخم ابھی ٹھیک سے بھرے بھی نہیں تھے کہ نئے زخم ملنا شروع بھی ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ دیوار سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھ گیا۔

" میں نہیں کر سکتا۔۔۔جو میری ماں کے ساتھ ہوا میں وہ نہیں کر سکتا۔میں اتنا بے رحم نہیں بن سکتا۔ "۔۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسوں نے اپنی جگہ بنالی تھی۔ماں کے درد کی تڑپ آج پھر سے محسوس کی تھی۔

ایک بازو ٹانگ پر رکھے دوسرے ہاتھ سے آنسو صاف کیے تھے۔اسی وقت کسی کے قدموں کی آواز اس کے پاس آکر روکی۔

" تم سرجری چھوڑ کے بھاگ آئے ہو۔۔۔ "

عائش نے سر اٹھا کے اسے دیکھا۔وہ غصے میں اس کے سامنے کھڑا ہوا۔

" ایسا کیوں کیا تم نے۔۔۔؟۔۔۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔ "

دستگیر خان کے اطمینان سے کھڑے ہونے پر وہ چیخا تھا۔

اِسے بزنس کہتے ہیں۔۔۔۔غریب لوگوں کو ان کی جھوٹی بیماری کا بتا کر سرجری کے لیے آمادہ کرتے ہیں اور ان کے جسم کے اورگنز امیر لوگوں کو بیچتے ہیں۔اسی طرح تو چلتا ہے ہمارا ہاسپٹل۔۔۔۔۔۔ہاااہاااااااااااااا۔ "

وہ اسے راز کی بات بتا کے کمینگی سے ہنسا تھا۔

www.novelsclubb.com

" کتنے گھٹیا ہو تم۔۔۔ان پہ زرا ترس نہیں آتا تمہیں۔۔۔۔؟۔ "

ہاں نہیں آتا مجھے ترس ان لوگوں پہ جو غریب ہوتے ہیں۔۔۔اور اگر تم نے وہ نہیں کیا " جو میں کہہ رہا ہوں۔۔۔۔تو تم اپنے باپ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو گے۔۔۔ مگر کام پھر بھی یہی کرنا پڑے گا تمہیں۔۔۔کیونکہ اب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔واپسی کا کوئی راستہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ "

دونوں ہاتھ جیبوں میں ڈالے آنکھیں پھاڑے اسے تنبیہ کیا تھا۔ جبکہ عائش کی غصے سے آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔ وہ برداشت کی آخری حد پہ کھڑا تھا۔

" چلو تمہیں ایک مزے کی چیز دکھاتا ہوں۔۔۔۔۔۔ "

اپنا موبائل نکالتے کسی کو کال ملائی۔ اور موبائل کی سکرین اس کے سامنے کر دی۔ وہ وڈیو کال پہ جہان زیب صاحب کو دیکھا رہا تھا۔ وہ زمین پر گرے ہوئے تھے اور دو لوگ لاتوں سے بہت بری طرح مار رہے تھے۔

" بابا۔۔۔مت مارو انہیں روکو۔۔۔وہ مر جائیں گے۔۔۔ "

وہ تڑپ اٹھا تھا اپنے باپ کو اس طرح دیکھ کر۔

"یہ تبھی رکے گیں جب تم اپنی سرجری مکمل کرلوگے۔ تمہاری سرجری تمہارے باپ کی رہائی ہے۔۔۔۔"

اس نے فون بند کردیا۔۔۔ جبکہ عائش آنکھوں میں آنسو لیے کشمکش میں کھڑا تھا۔

(کیا اسے ایسا کرنا چاہیے وہ انسانیت کو بچائیے یا اپنے باپ کو۔۔۔؟)

اس کے ذہن میں ایک سوالیہ نشان بن گیا تھا۔

"جاؤ۔۔۔ کہیں دیر نا ہو گئے۔۔۔ کہیں تمہارا باپ مر نا جائے۔۔۔ ہاااا
"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک بار پھر اسے للکارتا ہنستا تھا۔ عائش پیچھے پلٹا اور بھاگتا ہوا واپس جانے لگا۔ وہی پل تھا جب اس نے سوالیہ نشان کو ختم کردیا تھا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

\---

\------------

" چلیں۔۔۔۔۔میں تیار ہوں۔۔۔۔۔۔ "

ہیلن کی آواز پہ گریس کنگ کی نظریں چاند سے ہٹ کے اس پر رو کی جو اپنی فراک سنبھالتی سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی۔ جبکہ گریس کنگ لاؤنج میں کھڑا کب سے اس کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

ہیلن کی نگاہ ایک لمحے کے لیے اس پہ ٹھہر گئی تھی۔ سیاہ پینٹ کوٹ ہاتھ میں گھڑی پہنے بالوں کو ماتھے پر گرائے وہ بے حد پر کشش لگ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں کی چمک اسے سرشار کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ ہیلن نے چونٹوں والی پاؤں تک آتی سفید فراک پہنی تھی جس پہ گولڈن کام اسے پر کشش بنا رہا تھا۔ہلکا سا میکپ اور کھلے بالوں کے ساتھ دائیں بازو پر دوپٹہ پھیلائے وہ مکمل اس کے سامنے کھڑی تھی۔ ہیلن کی خوبصورتی آج پہلے سے زیادہ بڑھ گئی تھی

اس کے سر سے پٹیاں اتر گئیں تھیں اب ماتھے پہ صرف زخموں کے نشانات رہ گئے تھے۔

آج ان دونوں کے نام ایک چھوٹی سی تقریب کی رات تھی۔۔۔ جس کے لیے وہ تیار کھڑے تھے۔

" نیچے سب تم دونوں کا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ "

خضر نے گھر میں داخل ہوتے انہیں اطلاع دی۔

" آ رہے ہیں۔۔۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

گریس کنگ کے بتاتے ہی وہ واپس نیچے چلا گیا۔ ہیلن ابھی بھی سیڑھیوں کے آخری زینے پر کھڑی اپنی فراک کو سنبھالنے میں لگی ہوئی تھی۔

گریس کنگ اس کے قریب آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کے اس کی چوڑیاں اتارنے لگا۔ ہیلن اپنی ناراضگی ظاہر کرتی خاموش کھڑی رہی تھی۔ اس کی چوڑیاں بار بار اس کی فراک سے الجھ رہیں تھیں۔ وہ تنگ آ چکی تھی۔۔۔

گریس کنگ نے اس کے ہاتھ کی چوڑیاں اتار کے اس کی مشکل آسان کر دی تھی۔ اس نے اپنے کوٹ کی جیب سے ایک بریسلٹ نکالا اور اس کی کلائی میں پہنا دیا۔۔۔

جس پر ہیلن تعاجب سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ بریسلٹ پہناتے اس نے سر اٹھا کے ہیلن کو دیکھا۔ اس کا ہاتھ ابھی بھی گریس کنگ کے ہاتھ میں ہی تھا۔

"اب چلیں۔۔۔ "

ہیلن اپنا ہاتھ چھڑواتی باہر نکل گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دوکان کے بالکل سامنے سڑک پر ایک لمبا ٹیبل سفید چادر بچھائے مختلف لوازمات سے موتیوں اور پھولوں سے سجایا گیا تھا۔اس کے ارد گرد سولہ کرسیاں رکھی گئیں تھیں۔

ہیلن اور گریس کنگ کے باہر اتے سب نے مل کر ان کا استقبال کیا تھا۔وہاں موجود سب لوگ تقریب کے لیے تیار کھڑے تھے۔آج کی شام کو خوشگوار بنانے کے لیے سڑک اور دوکان کو بھی سجایا گیا تھا۔

" تم دونوں بہت خوبصورت لگ رہے ہو ایک ساتھ۔۔۔۔۔۔ "

" ہماری دعا ہے کہ تم دونوں ہمیشہ ایسے ہی رہو۔۔۔۔۔۔۔ "

سب نے انہیں بہت ساری دعائیں اور بہت سارا پیار دیا تھا۔مبارک بعد دینے کے بعد سب اپنی اپنی نشستوں پر براجمان ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

گریس کنگ نے سامنے والی دو کرسیوں میں سے ایک کرسی پیچھے گھسیٹی۔ ہیلن ہاتھوں کو آپس میں پیوست کیے اپنے زخموں کو چھپاتے کرسی پر بیٹھ گئی۔ جبکہ وہ اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کل والے رویے پہ ابھی بھی ناراض ہو؟ "

گریس کنگ نے اس کے اترے چہرے کو دیکھتے بات کا آغاز کیا تھا۔ مگر وہ کچھ نہیں بولی اور خاموشی سے کھانا کھاتی رہی۔

"درد زیادہ ہوا تھا؟ "

گریس کنگ بڑی امید سے اس کی طرف دیکھنے لگا کہ اس بار کچھ بولے گی۔ لیکن بے سود ---

www.novelsclubb.com

"مجھے منانا نہیں آتا خود ہی مان جاؤ۔۔۔۔۔۔ "

اس بار بھی جواب نا پا کر اس کا ہاتھ پکڑ کے زخم دیکھنے لگا۔

"کسی کے منائے بغیر میں نہیں مانتی۔۔۔۔۔۔ "

اس نے غصے سے اپنا ہاتھ چھڑ دیا تھا۔

" مناتے کیسے ہیں۔۔۔۔۔۔؟۔۔ "

" معافی مانگ کے۔۔۔۔۔۔ "

ہیلن نخرے سے بولی تھی۔

"گریس کنگ کبھی کسی سے معافی نہیں مانگتا۔۔۔۔۔۔۔ "

اس نے رعب والے انداز میں اسے باور کرایا تھا۔

میں دو دن بعد یہاں سے چلی جاؤں گی۔۔۔ تو تمہیں میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں " ہے۔۔۔۔اور نا ہی مجھے منانے کی ضرورت ہے۔۔۔۔ "

تبھی خضر ایک کال سنتا سائیڈ پہ گیا تھا جب واپس آیا تو کافی پریشان لگ رہا تھا۔

وہ گریس کنگ کے کان پہ جھکتے کچھ بولا تھا۔ گریس کنگ اس کے تاثرات دیکھتا فکر مند ہوا۔

"میں ابھی آیا۔۔۔۔۔۔۔ "

ہیلن سے کہتا وہ خضر کے ساتھ دوکان کے اندر چلا گیا۔جب کچھ دیر گزرنے پہ وہ واپس نہیں آئے تو ہیلن اٹھ کے ان کے پیچھے گئی۔اس کے دوکان میں داخل ہوتے ہی وہ دونوں خاموش ہو گئے اور ہیلن کو دیکھنے لگے۔ہیلن کو وہ تھوڑے پریشان لگے تھے۔

"تم کیوں پیچھے آئی ہو۔۔۔۔۔۔؟۔ "

خضر کو ہیلن کے پیچھے آنے پہ غصہ آیا تھا۔

"میری مرضی۔۔۔۔تم سے پوچھ کے نہیں آنا تھا۔۔۔۔ "

وہ بھی جواباً غصے میں ہی بولی تھی۔

یہ کوئی تم دونوں کے لڑنے کا وقت ہے۔۔۔۔؟۔۔۔میں پہلے ہی پریشان "

" ہوں۔۔۔۔۔مزید پریشان مت کرو۔۔۔

www.novelsclubb.com

گریس کنگ نے ان دونوں کو ڈانٹ کے چپ کروا دیا۔جس پر خضر نے ہیلن کو ایک گھوری سے نوازا اور منہ پھیر گیا۔

"کیا ہوا ہے پریشان کیوں ہو۔۔؟۔۔۔ "

ہیلن کے پوچھنے کی دیر تھی کہ باہر پولیس سائیرن کے ساتھ ہی پولیس کی گاڑیاں آکر روکی۔سب لوگ پولیس کو وہاں دیکھ کر پریشان ہو گئے تھے۔باہر ایک ہڑ بڑی سی مچ گئی تھی۔

" گریس کنگ کہاں ہے۔۔۔؟۔۔۔۔بلاؤ اسے باہر۔۔۔۔۔۔ "

پولیس آفیسر گاڑی سے نکل کے محلے والوں سے گریس کنگ کا پوچھنے لگا۔

"میں دیکھتا ہوں آپ یہی رکیں۔۔۔۔۔۔ "

خضر گریس کنگ سے کہتا باہر نکل کے پولیس آفیسر کے سامنے گیا۔ہیلن خضر کے پیچھے باہر جانے لگی تھی کہ گریس کنگ نے اس کی کلائی پکڑ کے اسے اندر کھینچا۔وہ اس کے سینے سے جا ٹکرائی۔اس کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"تم یہی رکو گی جب تک میں نا کہوں باہر نہیں نکلو گی۔۔۔۔۔۔۔ "

وہ اس کے کان میں جھکتے بولا اور اسے خود سے دور کرتا باہر نکل گیا۔جبکہ ہیلن اس کی اِس قدر قربت پر اپنی جگہ سے ایک لمحے کو جم ہی گئی تھی۔

ایک شخص کی گمشدگی کے کیس میں سارے ثبوت تمہاری طرف اشارہ کرتے ہیں "

" جس کی بناءپر تمہیں اپنا بیان ریکارڈ کرنے ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔

پولیس آفیسر اپنے سامنے کھڑے گریس کنگ کو شکی نظروں سے دیکھتا بولا تھا۔

"کیسا شک اور کیسے ثبوت۔۔۔؟ "

گریس کنگ نے بڑے اطمینان سے پوچھا۔

" یہ تو تمہیں ہمارے ساتھ پولیس سٹیشن جا کر ہی پتا چلے گا۔۔۔۔۔۔ "

میں چلوں گا آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔میں ان کا مینیجر ہوں۔ساری چیزیں میں ہی ہینڈل "

"کرتا ہوں میں آپ کو زیادہ اچھے سے بتا سکوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خضر اچانک اس کے سامنے آکر بولا۔آریسٹ وارنٹ وہ ساتھ نہیں لایا تھا اس لیے

خاموشی سے خضر کو اپنے ساتھ لے گیا۔۔۔

وہاں موجود پورا محلہ آپس میں کئی طرح کی باتیں کرتا آہستہ آہستہ سڑک خالی کر گیا۔

گریس کنگ کسی سوچ میں ڈوبا تھا کہ اچانک اسے ہیلن کا خیال آیا۔وہ دوکان میں واپس گیا تو ہیلن اسی جگہ کھڑی تھی جہاں وہ اسے چھوڑ کے گیا تھا۔اس بار ہیلن پچھلی والی غلطی دہرا کر نئے زخم نہیں چاہتی تھی۔

" پولیس خضر کو کیوں لے کر گئی ہے۔۔۔۔؟۔۔۔ "

گریس کنگ نے اس کا ہاتھ تھاما اور واپس گھر کی طرف قدم بڑھائے۔

میں پولیس سٹیشن جا رہا ہوں خضر کو واپس لانے۔۔۔تم آرام سے سو جاؤ میں لیٹ بھی " ہو سکتا ہوں۔۔۔۔ "

اسے گھر چھوڑ کے سختی سے تنبیہ کرتا دروازے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

----

www.novelsclubb.com

اگلی صبح اچانک فائرنگ کی آواز پہ اس کی آنکھ کھل گئی۔وہ اٹھ کے بیٹھی اور گھڑی کی جانب دیکھا جو دس بجا رہی تھی۔پاؤں میں جوتے پہنتی کھڑی ہوتی کھڑکی کی طرف آئی تھی۔ امل کے کمرے کی کھڑکی فارم ہاؤس کے دائیں جانب کھلتی تھی جہاں سے بڑا سا گراؤنڈ دکھائی دیتا تھا۔

ایک اور گولی کی تیز آواز پہ اس نے نیچے کھڑے

التمش چوہان کو دیکھا جو آج پھر سے اپنے نشانے کی پریکٹس کر رہا تھا۔امل اسے دیکھ کے کھڑکی سے پیچھے ہٹ گئی۔

پیروں تک آتے فراک پہ چادر اوڑھے امل کمرے سے باہر نکلی۔کوریڈور بالکل خالی تھا اور وہ خالی کیوں تھا اس نے زیادہ غور نہیں کیا تھا۔وہ سیڑھیوں سے اتر کے لاؤنج کے دروازے سے باہر نکلی جو دائیں جانب کھلتا تھا۔

" تمہیں اس گولی کی آواز نے اٹھایا ہو گا یقیناً۔۔۔۔۔۔ "

امل کو باہر نکلتا دیکھ اس نے اندازہ لگایا تھا۔

www.novelsclubb.com

" ہاں۔۔۔۔آپ یہ روز کرتے ہیں۔۔۔۔۔؟ "

امل نے اس کے پیچھے ٹیبل پر سجی مختلف پستولوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"کیا۔۔۔۔۔۔۔؟۔۔۔۔۔ "

وہ اگلی گولی چلانے لگا تھا کہ اس کے سوال پہ ٹھہر کے اسے دیکھا۔

" یہی۔۔۔۔۔جو کر رہے تھے۔۔۔۔پریکٹس۔۔۔۔ "

امل کے جواب پہ اس کا قہقہہ فضا میں بلند ہوا تھا۔

" آپ ہنس کیوں رہے ہیں۔۔۔؟۔۔ "

امل اس کے ہنسنے پہ کنفیوز ہوئی تھی۔

" ویسے ہی۔۔۔۔تم کوشش کرنا چاہو گی۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اپنی ہنسی کو روکتے اسے بھی آفر کرتے ہاتھ میں پکڑی پستول اس کی طرف بڑھائی۔

"میں۔۔۔۔۔میں کیسے کروں گی۔۔۔۔مجھے نہیں آتا۔۔۔ "

امل گھبرا کے دو قدم پیچھے ہوئی۔

نہیں آتا تو سیکھ لو۔۔۔۔۔۔زیادہ مشکل نہیں ہے۔۔۔لو۔۔۔اسے پکڑو میں بتاتا "

" ہوں۔۔۔۔۔۔۔

بہت ہی مطمئن سے لہجے میں اسے کہتے اس کے ہاتھ میں پستول تھمادی۔

" لیکن۔۔۔۔۔۔میں نہیں کر سکتی۔۔۔۔ "

اس نے گھبراتے ہوئے ایک بار پھر سے انکار کیا۔

" کر لو گی۔۔۔یہاں آ کے کھڑی ہو جاؤ۔۔۔۔۔ "

اسے اپنے سامنے آنے کا اشارہ کرتا خود تھوڑا پیچھے ہوا تھا۔امل ڈرتی ہوئی اس کے آگے کھڑی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

بالکل اس کی سید میں کافی دور ایک لمبے سے ٹیبل پر شیشے کی بوتلیں رکھی تھیں۔

" نشانہ لگاو۔۔۔۔۔۔ "

التمش چوہان نے پیچھے کھڑے حکم صادر کیا۔امل نے گھبراتے دونوں ہاتھوں سے پستول کو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔اس نے دونوں ہاتھوں سے پستول اوپر اٹھائی اور تین چار ٹوٹی ہوئی بوتلوں کے ساتھ پڑی بوتل پر نشانہ لگایا۔

" ٹھیک سے پکڑو۔۔۔۔۔ "

اس کے ہاتھ کا نشانہ ٹھیک کرتے کہا۔جس پر امل نے پستول پہ اپنی گرفت اور بھی زیادہ مضبوط کی۔

" پاؤں کھولو۔۔۔۔۔۔۔ "

التمش چوہان نے اپنے پاؤ سے اس کے پاؤں کا فاصلہ بڑھاتے پیروں کو اور دور کیا۔

" اپنا چہرا تھوڑا دور کرو۔۔۔۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

اس کے کندھوں کو پکڑ کے سیدھا کیا۔

"ریڈی۔۔۔۔۔۔ "

امل کے بائیں کندھے سے اپنا چہرا آگے کر کے اس کا نشانہ چیک کیا۔

"فائر.... "

اس کی اونچی آواز پر کہتے ہی امل نے ٹریگر دبا دیا۔اور ساتھ ہی اپنی آنکھیں بھی بند کر لیں۔

اس کی گولی بوتل کو چھو کے گزر گئی تھی۔بوتل کا آدھا بایاں حصہ ٹوٹ گیا تھا۔

جس چیز سے ہمیں ڈر لگتا ہے اسے ہم خود سے دور کر دیتے ہیں یا پھر خود اس سے دور ہو"

"جاتے ہیں۔۔۔

اس نے امل کے ہاتھ سے پستول لے لی جبکہ وہ ابھی بھی حیرانی میں مبتلا کھڑی تھی۔

ہمارے دل میں یہاں۔۔۔ کہیں بہت اندر ڈر چھپا ہوتا ہے۔۔۔اور ایک ڈر ہمیں"

اس بات کا بھی ہوتا ہے کہ کہیں وہ ڈر باہر نا آ جائے۔ہم اسے قبول کرنے سے ڈرتے ہیں

۔۔۔کیونکہ اس دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں ہے جسے کسی کا ڈر نا ہو۔۔۔ہر کوئی کسی نا کسی

چیز سے ڈرتا ہے۔۔۔ہر کسی کی زندگی ایک بار ضرور بجھتی ہے۔۔۔اور وہی لمحہ ہوتا ہے

جب ایک ڈر ہمارے دل کے کسی کونے میں جنم لینا شروع کر دیتا ہے۔۔۔اور آہستہ آہستہ

" وہ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ امل کو دیکھتا مسکرایا تھا۔

" آپ کو کس چیز کا ڈر ہے۔۔۔۔۔۔۔؟"

امل کے سوال پہ پستول پکڑ کے دیکھتے اس کے ہاتھ رو کے تھے۔

" سر۔۔۔۔۔۔ "

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا اس کا آدمی مؤدب انداز میں ہاتھ باندھے کھڑا ہوا۔

" میں چلتا ہوں تم کوشش کرتی رہو۔۔۔۔۔۔۔"

امل سے کہتا وہیں سے پلٹ گیا۔امل حیران کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔وہ کل بھی اسی وقت کہیں چلا گیا تھا اور آج بھی۔۔۔۔۔۔

(وہ کہاں جاتا تھا روز۔۔۔۔؟)

www.novelsclubb.com

یہ سوال اس کے ذہن میں ٹھہر گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے کچھ کنیکشنز کاٹ دیے ہیں اب باقی تم کاٹ کے کڈنی نکالو گے "

"-----------

ڈاکٹر توکیل نے اسے واپس آپریشن تھیٹر میں داخل ہوتے دیکھ کہا اور خود خون سے لتھڑے گلوز والے ہاتھ پیچھے کر لیے۔نرس نے اسے دوبارا ڈاکٹر گاؤں،ماسک اور گلوز پہنا کے سرجری کے لیے تیار کیا۔

عائش اسے دیکھتا اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔جبکہ اس کے آگے اس عورت کا جسم کھلا ہوا تھا۔

تم نے پہلے ہی کافی دیر کر دی ہے واپس آنے میں۔۔۔ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں " ہے۔۔۔اس مریض کو ہوش میں بھی لانا ہے۔۔۔۔ "

ڈاکٹر توکیل نے اسے دیکھتے اوزار اس کی طرف بڑھائے تھے۔عائش نے ہاتھ بڑھا کر اوزار پھر سے تھام لیے۔

www.novelsclubb.com

اور کھلے ہوئے حصے پر جھکتے اسے جسم سے الگ کرنے لگا۔اس کی دھڑکنوں کی رفتار معمول سے ہٹ کے زیادہ ہو رہی تھی۔

ڈاکٹر توکیل اس کی ہر حرکت پر نظریں جمائے کھڑا تھا کیونکہ یہاں غلطی کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔

"تم کیسے جانتے تھے کہ ۔۔۔۔۔۔میں واپس آؤ گا۔۔۔؟۔۔ "

کڈنی کو باہر نکالتے ہوئے عائش نے اس سے سوال کیا تھا۔ڈاکٹر توکیل وہی خون سے لتھڑے ہاتھ واپس اندر ڈال کے کڈنی نکالنے میں اس کی مدد کرنے لگا۔عائش اس کڈنی کو نکال کے نرس کے ہاتھوں میں پکڑی تھال میں رکھ چکا تھا۔

" کیونکہ یہاں آنے والا کبھی واپس نہیں جا سکتا۔۔۔۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

اس کے اندرونی حصوں کو جانچتے عائش کے ہاتھ وہیں رک گئے تھے۔اس نے سر اٹھا کے ڈاکٹر توکیل کو دیکھا جو بنا کوئی تاثر لیے ہاتھ خون میں ڈالے اس کے اندرونی حصے ٹھیک کر رہا تھا۔

ناجانے اس لمحے اس نے اپنے اندر پلتی کتنی ہی امیدوں کو توڑا تھا۔ وہ بنا پلکیں جھپکائے ڈاکٹر توکیل کو دیکھ رہا تھا۔

" بلڈ پریشر گر رہا ہے۔۔۔اور دل کی دھڑکن بھی مدہم ہو رہی ہے۔۔۔۔ "

اناستسیا مشین پہ سانسوں کی لکیروں کو دیکھتی نرس بلند آواز میں بولی۔ فوراً وہ دونوں ڈاکٹر اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

تم کھڑے کیوں ہو۔۔۔ ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔۔۔اس کے بلڈ کی سرکولیشن "

" بند ہو رہی ہے۔۔۔اندرونی ویز کو بند کرو۔۔۔۔ جلدی۔۔۔

گھبراہٹ اس کے چہروں سے عیاں ہو رہی تھی۔ سب کے کام میں تیزی آگئی تھی۔ اس نے ہاتھ میں اوزار پکڑے ڈاکٹر توکیل کے ساتھ مل کر سینا شروع کیا۔ کچھ دیر میں اناستسیا مشین ہارٹ بیٹ کو نارمل دکھانے لگی تھی۔ تب جاکر سب کی جان میں جان آئی تھی۔

" عائش تم سٹیچ کرو گے۔۔۔۔۔۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر توکیل نے اسے دیکھتے ایک اور حکم دیا تھا۔اس نے اپنے ہاتھ میں موجود کینچیوں سے ٹانکے لگا کر کھلے ہوئے حصے کو بند کر دیا۔۔۔۔

" نرس۔۔۔بلڈ صاف کر کے انہیں روم میں شفٹ کر دو اور اس کڈنی کو دوسرے آپریشن تھیٹر میں لے او۔۔۔ "

ڈاکٹر توکیل ہاتھوں سے گلوز اتارتے دونوں نرسز سے کہتا عائش کو لے کر باہر نکل گیا۔اب ان کا روخ دوسرے مریض کی طرف تھا جسے کڈنی ٹرانسپلانٹ کرنی تھی۔جبکہ ان کے پیچھے آپریشن روم کی لائیٹس ایک ایک کر کے بند ہوتی گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

----

www.novelsclubb.com

" گریس کنگ نے آج تک کتنے لوگوں کا قتل کیا ہے۔۔؟۔اور تم نے کتنی بار اس کا ساتھ دیا ہے۔۔۔۔۔؟۔؟"

پولیس انسپکٹر ایک کمرے میں خضر کو لے جا کر اس سے تفتیش کر رہا تھا۔

" گنتی ہی کوئی نہیں ہے۔۔۔۔ "

خضر نے اطمینان سے کہتے اس کے غصے کو اور ہوا دی تھی۔ اس کے ہاتھوں پہ ہتھکڑی لگائی ہوئی تھی۔ اس کمرے میں ایک ٹیبل اور سوائے کرسی کے اور کچھ نا تھا۔ روشنی کے نام پہ ایک بلب ان کے سروں پر لٹک رہا تھا۔

وہ کرسی پر بیٹھا اپنے سامنے ٹیبل کی دوسری طرف کھڑے انسپکٹر کا صرف وقت زایا کر رہا تھا۔

کیا تمہیں پتا بھی ہے یہ کتنا بڑا جرم ہے۔۔۔۔ اس کی سزا کا اندازہ بھی ہے تمہیں " ۔۔۔۔۔ گریس کنگ نے کتنی بے رحمی سے چار لوگوں کا قتل کر دیا۔۔۔ اور تمہیں فرق بھی نہیں پڑتا۔۔۔۔۔۔؟ "

وہ مسلسل پچھلے ایک گھنٹے سے اسے باتوں میں الجھا کر سچ نکلوانے کی کوشش میں خوار ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

" آج تک جو بھی مرے ہیں انہیں اس دنیا میں رہنے کا حق نہیں تھا۔ مرنے والا کوئی بھی بے گناہ نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔۔ "

خضر نے سادگی سے اپنا نظریہ اس کے سامنے پیش کر دیا۔

" میں تمہیں ایک آفر دیتا ہوں۔۔۔ اگر تم مجھے وہ ساری انفارمیشن لا کے دے دو کہ گریس کنگ نے کس کس کو کہاں کہاں مارا تھا تو میں تمہاری سزا معاف کروا دوں گا۔۔۔۔۔۔ "

اسے لگا تھا کہ جیسے خضر اس کی بات مان جائے گا لیکن اس کے منہ سے نکلے اگلے الفاظ سن کے اس کا دل گویا اس کی مٹھی میں آگیا ہو۔۔۔

" میں تمہیں ایک آفر دیتا ہوں۔۔۔۔۔ مجھے جانے دو اور اپنی بیٹی کو بچا لو۔۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

خضر کے کہنے کی دیر تھی کہ انسپکٹر کے فون پر ایک میسج آیا۔ وہ حیرانگی سے خضر کو دیکھ رہا تھا تو خضر نے اس کے فون کی طرف اشارہ کیا۔

انسپکٹر نے فون پہ دیکھا تو اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔۔۔اس کے فون پہ کوئی تصویر بھیجی گئی تھی۔اس کے چہرے کی اڑی ہوائیوں کو دیکھ کے خضر کے لب مسکرائے تھے

شام کا پہر گزرنے کو تھا۔کچھ ہی دیر میں سورج ڈوبنے والا تھا۔جنگل کا اندھیرا آہستہ آہستہ بڑھ رہا تھا۔جبکہ جنگل کے بیچوں بیچ آباد وہ فارم ہاؤس پہلے سے بھی زیادہ جگمگا اٹھا تھا۔اور اس کے اندر موجود ہر شخص اس کی چمک پہ اشک اشک کرتا تھا۔کالے بادلوں نے آسمان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا گویا آج تو برسات کا ارادہ پکا تھا۔ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلنا شروع ہو گئی تھیں۔اس کے بال ہوا سے اڑتے بار بار اس کے چہرے پہ آرہے تھے۔وہ گھڑ سواری کے لیے بنائے گئے میدان کی باؤنڈری (جو کہ لکڑی کی بنائی گئی تھی) پر دونوں

بازو ٹکائے کھڑی تھی۔اس کی خالی آنکھیں ان گھوڑوں پر ٹکی ہوئی تھیں جو ٹمبر ہارس برن میں بند کیے ہوئے تھے۔

امل بنا کوئی تاثر لیے ان گھوڑوں کو دیکھ رہی تھی کہ اچانک کسی آواز کے تحت وہ پلٹی۔ بائیں جانب سے ایک لڑکی بھاگتی ہوئی اس کی طرف آئی اور اس کے سامنے نیچے زمین پر گر گئی۔

" تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔ "

امل نے فوراً پریشانی میں اس کی طرف جھکتے پوچھا۔اس کا حلیہ کچھ یوں تھا کہ پاؤں میں جوتے نہیں تھے کپڑے بھی کہیں سے خراب تو کہیں سے پھٹے ہوئے تھے، کمر تک آتے خوبصورت بال اور چہرا ہر داغ سے عاری بے حد خوبصورت تھا۔امل اس کا چہرا دیکھتی ایک پل کو ٹھہر سی گئی تھی۔ گھنی پلکیں۔گلابی ہونٹ۔سفید چہرے پہ ہِرن جیسی آنکھیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

" میری مدد کرو۔۔۔۔۔۔۔ "

دھیمے سے لہجے میں بولتے اس کی آنکھیں بھیگی تھی۔امل اسے غور سے دیکھتے کچھ پوچھنے لگی تھی کہ اندر باورچی سے ایک خاتون دھوڑتی ہوئی اس کی طرف ائی۔

" ارے تم یہاں ہو میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں۔۔۔ "

پیچھے سے دو گارڈ بھاگتے ہوئے آئے اور اس لڑکی کو اٹھانے لگے۔

" لیکن یہ۔۔۔۔ "

امل نے کچھ بولنا چاہا تھا کہ پہلے ہی وہ بول پڑی۔

" یہ میری بھانجی ہے۔۔۔ تھوڑی بیمار تھی تو میں اسے یہاں لے آئی۔۔۔۔۔وہ تو خدا سلامت رکھے صاحب کو جنہوں نے ہماری اتنی مدد کی۔۔۔۔۔۔آپ پریشان نہ ہو وہ ٹھیک ہو جائے گئی۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

وہ ہنستے ہوئے امل سے کہتی اس لڑکی کو لے کے واپس اندر چلی گئی۔ جبکہ امل کی نظروں نے اس لڑکی کا دور تک تعاقب کیا تھا جو ٹھیک سے چل بھی نہیں پا رہی تھی۔

امل کے ذہن میں سوچوں کا غبار اُمڈ آیا تھا۔امل وہاں ٹھہری نہیں تھی۔وہ اس کے پیچھے اندر گئی۔اس لڑکی کو ادھر ادھر ڈھونڈتے ہوئے کچن کے سامنے ٹھہر گئی۔

" آپ۔۔۔۔یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔۔۔۔وہ لڑکی کہاں گئی۔۔۔۔۔ "

امل نے اسی عورت کو آرام سے کچن میں کام کرتے دیکھ حیرانگی سے پوچھا۔

یہ خوبصورت فارم ہاؤس کچن سفید اور لکڑی میز کے ساتھ بہت کامل تھا جہاں اصلی پھولوں کی ٹوکریاں رکھی گئی تھیں۔

" آپ تو اسے کمرے میں چھوڑنے آئیں تھیں نا؟۔۔۔۔ "

اس نے پھر سے پوچھا کیونکہ اسے تو یہی لگا تھا کہ وہ اس لڑکی کو اس کے کمرے میں لے جا رہے ہوں گے۔

www.novelsclubb.com

ہاں۔۔۔وہ اپنے کمرے میں ہی ہے۔۔۔۔۔وہ گارڈز اسے چھوڑ آئے تھے۔۔۔۔آپ " زیادہ پریشان نا ہوں۔۔۔۔ "

اس نے کچھ سوچتے ایک بار پھر امل کو تسلی دے کے بات ختم کر دی۔۔۔

" لیکن مجھے اسے دیکھنا ہے۔۔۔۔۔ کیا میں اس سے مل سکتی ہوں۔۔؟۔۔۔ "

نہیں۔۔۔۔۔آپ کا اس سے ملنا ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔اس سے کسی کو بھی ملنے کی " اجازت نہیں ہے۔۔۔اس کا کمرا بند ہوتا ہے۔۔۔۔وہ زیادہ تر اندر رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

لیکن جب دو دن پہلے آپ یہاں آئیں تھیں تو وہ لڑکی آپ کے ساتھ نہیں تھی۔۔۔۔ "
"

امل کے ذہن میں پہلے دن کا منظر واضح ہوا تھا۔

و۔۔۔ہ۔۔وہ۔۔۔۔کافی۔۔۔۔ٹائم سے یہاں پر ہی ہے۔۔۔اس کا علاج چل رہا ہے " اس لیے وہ باہر نہیں جاتی۔۔۔۔"

اس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی۔ماتھے پر پسینے کے ننھے قطرے واضح ہو رہے تھے۔

" کونسا علاج۔۔۔۔۔؟۔۔ "

امل شکی نظریں اس پر جمائے کھڑی تھی۔اس کے اگلے سوال پہ وہ اچانک ٹھٹکی۔

"م۔م۔مجھے نہیں پتا۔۔۔۔آپ صاحب سے پوچھ لیں۔۔۔مجھے ابھی بہت کام کرنے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ جلدی سے بول کے اس سے نظریں چرا کر کچن سے باہر نکل گئی۔جبکہ امل وہی کسی سوچ میں کھڑی تھی۔اس لڑکی کا چہرا پھر سے اس کی آنکھوں کے سامنے آیا تھا۔اس کا دل چاہا تھا کہ وہ ایک بار پھر اس لڑکی سے ملے اور پوچھے وہ اس سے کس مدد کی بات کر رہی تھی۔۔۔۔۔؟۔۔۔۔

امل کچن سے نکل کر بائیں جانب کوریڈور کے آخری کمرے کے دروازے پر نظریں جمائے کھڑی ہو گئی۔وہ دروازہ صبح شام بند ہی ہوتا تھا۔جبکہ امل نے اس کمرے میں التمش چوہان کو کل جاتے ہوئے دیکھا تھا۔یہ فارم ہاؤس کا واحد وہ کمرا تھا جہاں اسے تو کیا کسی کو بھی جانے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔۔۔

امل انہی باتوں کو اپنے خیالوں میں سوچتے واپس باہر آ گئی جہاں اب اندھیری رات میں تیز بارش کی بوندیں مچلتی ہوئی دکھائی دے رہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

امل بالکونی میں کھڑی خالی میدان کو بھیگتا ہوا دیکھ رہی تھی۔

میں نے اس خوبصورت چہرے کو روتے ہوئے دیکھا تھا۔وہ اتنی خوبصورت تھی کہ (

(مجھے لگتا گویا اس سے آگے دنیا کی خوبصورتی ختم ہو۔۔۔۔

وہ مسرور سی کھڑی اپنے دل کی آواز سن رہی تھی۔

اتنے خوبصورت انسان کی۔۔۔۔۔زندگی بھی اتنی ہی خوبصورت ہو۔۔۔۔یہ ضروری تو نہیں ہوتا۔

----

www.novelsclubb.com

گریس کنگ گھر واپس آیا تو اسے گھر میں بالکل خاموشی کھٹکی تھی۔وہ ہیلن کے کمرے میں گیا۔اس کے اندازے کے مطابق وہ وہاں نہیں تھی۔۔۔۔

گریس کنگ نے غصے سے مٹھیاں بھینچی۔آبروسکیڑتے ماتھے پر بل ڈالے کمرے سے باہر نکلنے لگا تھا کہ اندر داخل ہوتی ہیلن سے ٹکرایا۔۔۔۔۔

" ااااااا۔۔۔۔۔۔۔۔ "

اس کا سر گریس کنگ کے سینے پر لگا تھا۔۔۔۔

" کہاں گئی تھی تم۔۔۔؟۔۔۔۔"

ہیلن اپنا سر پکڑ کر کھڑی اس کے اتنے غصے کو سمجھ نہیں پائی تھی۔اس کی پٹیاں اتر گئیں تھیں لیکن ماتھے کے زخم پہ درد ابھی بھی ہوتا تھا۔

ثمینہ خالہ گھر آئی تھیں۔میں گھر اکیلی تھی تو وہ کچھ دیر میرے پاس بیٹھی تھیں۔وہ بہت اچھی ہیں۔انہوں نے مجھے بہت سارا کیک بھی کھلایا۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ بڑی خوشی سے اپنا کارنامہ بتا رہی تھی اور یہ مسکراہٹ گریس کنگ کے گھر واپس آنے پر ہی اس کے چہرے پر آئی تھی۔ہیلن ابھی بھی اسی فراک میں ویسی ہی کھڑی تھی۔ کانوں میں جھمکے اور ابھی تک سیٹ کیا ہوا دوپٹہ بھی نہیں کھولا تھا۔

"یہ کونسا ٹائم تھا کیک کھانے کا۔۔۔؟ سوئی کیوں نہیں ہوا بھی تک۔۔۔۔؟ "

وہ یک دم اس پہ بھڑکا۔ رات کے تیسرے پہر کا وقت ہو رہا تھا اور اس نے ابھی تک کپڑے بھی نہیں بدلے تھے۔

ہیلن کے مسکراتے ہونٹ سکڑے۔ وہ سارے جہاں کی معصومیت اپنی آنکھوں میں لیے اس کی غصے سے لال ہوتی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

" وہ۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے کہنا چاہا تھا کہ وہ اس کا انتظار کر رہی تھی مگر الفاظ اس کا ساتھ نہیں دے پا رہے تھے۔۔۔۔اسے گریس کنگ کی آنکھوں سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔

اچانک اس کا بازو پکڑا اور اسے گھسیٹ کے کمرے میں پھینکا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

" میرے جانے کے بعد خضر واپس آکر تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آئے گا۔۔۔تب تک تم اس کمرے سے باہر نہیں نکلو گی۔۔۔۔"

اس سے کہتے گریس کنگ نے دروازہ باہر سے بند کر دیا۔۔۔۔۔

" کیا!!!!! کہاں جارہے ہو تم۔۔۔۔۔ پلیز دروازہ کھولو۔۔۔۔"

وہ دروازہ کھٹکھٹاتی بلند آواز میں چیخ رہی تھی۔ لیکن اس پر ہیلن کی چیخوں کا اثر نہیں ہوا ۔۔۔۔۔

کھولو اسے۔۔۔۔۔ میں یہاں نہیں رہوں گی۔۔۔۔ مجھے بھی ساتھ جانا ہے۔۔۔۔۔۔" "

وہ دروازا بجا بجا کے تھک گئی تھی مگر اس نے نہیں کھولا۔ اسے اچانک کھڑکی کا خیال آیا۔ وہ کھڑکی کی طرف بھاگی۔ کھڑکی سے باہر جھانکا وہاں ایک سیڑھی کھڑی تھی جو اس کے کمرے کی کھڑکی تک آتی تھی۔۔۔

ثمینہ خالہ۔۔۔۔۔۔۔ آپ پلیز میری مدد کریں گی۔۔۔۔ یہ سیڑھی تھوڑی اس " " طرف دھکیل دے گئی۔۔۔۔ مجھے نیچھے اترنا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ثمینہ خالہ کو مخاطب کیا جو اپنے کسٹمرز کو ڈیل کرتی دکھائی دے رہی تھی۔ اس وقت وہاں زیادہ رش نہیں تھا۔

"ہاں میں ابھی کرتی ہوں۔۔۔۔آجاؤ۔۔۔۔۔"

انہوں نے سیڑھی اس کی کھڑکی تک پہنچائی اور نیچے سے پکڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔وہ اپنا فراک سنبھالتی کھڑکی پھلانگ کر سیڑھی سے نیچے اتر گئی۔

" شکریہ آنٹی بہت بہت شکریہ۔۔۔۔۔"

پھولی ہوئی سانسوں پر قابو پاتے وہ اندر کی طرف بھاگی۔

" کوئی بات نہیں تم بہت پیاری جو ہو۔۔۔۔۔"

ہیلن ان کی بات پہ ہنستے ہوئے دروازے سے اندر گئی۔

گریس کنگ اپنا ضروری سامان اٹھا کے کمرے سے نکلا تو سامنے سے ہیلن آتی ہوئی دیکھائی دی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

" تم باہر کیسے نکلی۔۔۔۔۔۔۔؟۔۔"

گریس کنگ کو اس پہ مزید غصہ آنے لگا تھا۔

میں کھڑکی سے آئی ہوں۔۔۔۔۔۔تم کہاں جارہے ہو پلیز مجھے بھی ساتھ لے جاؤ"

"۔۔۔۔۔۔۔

وہ بڑے آرام سے اسے حیران کر گئی تھی۔اتنی سی لڑکی یہ سب بھی کر سکتی تھی۔اس نے سوچا بھی نا تھا۔

" تم کہیں نہیں جاؤ گی۔۔۔۔واپس کمرے میں جاؤ۔۔۔۔"

سختی سے اسے حکم صادر کیا۔۔۔۔

پلیز مجھے بھی لے چلو۔۔۔۔میں تمہاری ساری باتیں مانو گی۔۔۔۔جو کہوں گے وہ کروں "گی۔۔۔۔یہاں مجھے کوئی آکے مار گیا تو پھر تم کیا کرو گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

وہ اصرار کرنے لگی تھی۔ہر حال میں اس کے ساتھ جانا چاہتی تھی۔

"تم مرو گی تو۔۔۔۔۔۔۔فکر مجھے کیوں ہو گی۔؟۔۔۔ "

اس نے لاپرواہی سے کندھے آچکائے تھے۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"تم کتنے بے حس ہو۔۔۔۔۔تم نے ہی تو مجھے دو دفعہ بچایا تھا۔اب تم کیسے مرنے کے لیے چھوڑ سکتے ہو۔۔۔۔"

دوسروں کو اپنی باتوں میں گھمانا اسے اچھے سے آتا تھا۔

"لیکن تمھیں تو لڑنا آتا ہے نا۔۔۔۔۔تم اپنی حفاظت خود کر سکتی ہو۔۔۔۔"

گریس کنگ نے اسے اپنی بہادری یاد دلائی تھی۔

وہ دروازے سے باہر نکلنے لگا تھا کہ وہ اس کے سامنے آ کے کھڑی ہو گئی۔

" میں تمھیں نہیں جانے دوں گی۔۔مجھے بھی ساتھ لے کے جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"راستے سے ہٹو۔۔۔۔۔۔۔"

گھمبیر لہجے میں کہا مگر وہ پھر بھی آگے سے نہیں ہٹی۔

www.novelsclubb.com

"اب تم آزاد ہو۔۔۔۔۔۔۔۔یہی تو تم چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔اور اب اگر تمھیں آزادی مل رہی ہے تو تم اسے دھتکار رہی ہو۔کیا تم مجھے بتاؤ گی کہ اب اپنے گھر واپس کیوں نہیں جانا چاہتی۔۔۔۔۔۔؟"

گریس کنگ نے اس کی طرف جھکتے ہیلن کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔ وہ اچانک پیچھے ہوئی۔

اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ اس کے دل تک نا پہنچ جائے۔۔۔۔۔

نہیں مجھے گھر نہیں جانا۔۔۔ تم مجھے اپنے ساتھ لے کر جاؤ نہیں تو میں تمہیں بھی نہیں "

" جانے دوں گی۔۔۔۔

اس کی اتنی سختی کے باوجود وہ اپنی بات پہ بضد تھی۔۔۔

گریس کنگ اس کی ضد کے آگے بے بس ہو گیا تھا۔ اور یہ تاریخ میں پہلی بار ہوا تھا۔

----

www.novelsclubb.com

یہ رہا تمہارا آفس۔۔۔۔ آج تم نے بہت اچھا کیا۔۔ یہ تمہاری پہلی سرجری تھی۔۔۔ "

" اور ہمارے کلائنٹس اس سرجری سے بہت خوش بھی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ڈاکٹر توکیل عائش کو اس کا آفس دکھاتے ہوئے بولے۔عائش نے ایک نظر آفس پر ڈالی اور پھر پلٹ کہ اسے دیکھا۔جو آفس کے دروازے پہ ہی کھڑا تھا۔عائش اس سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا۔

مجھے لگتا ہے تمہیں آرام کرنا چاہیے۔۔۔ تمہیں ابھی اور بھی بہت لوگوں کو امید کی "
"طرف لے کے جانا ہے۔

ڈاکٹر توکیل نے لبوں پہ مصنوعی مسکراہٹ سجائی تھی۔

" ایسا کب تک چلے گا۔۔۔۔ "

دونوں آبرو سکیڑتے ماتھے پر بل ڈالے تھے۔

" پتا نہیں۔۔۔شاید ہمیشہ۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر توکیل نے سادگی سے جواب دیا۔

"کوئی بھی چیز امر نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "

مجھے یہاں پر کام کرتے کافی سال گزر گئے ہیں۔کیا ٹھیک ہے کیا غلط میں نے اس کا فیصلہ "کرنا چھوڑ دیا ہے۔ تمہیں وقت لگے گا مگر تم بھی قبول کر لو گے۔۔۔۔۔"

وہ اس کے آفس سے باہر چلا گیا۔عائش اپنے آفس میں اب اکیلا رہ گیا تھا۔ویل چیئر کے سامنے ٹیبل اور دروازے کے ساتھ ہی کھڑکیاں تھیں۔ایک کونے میں اس کا ڈاکٹر کوٹ لٹک رہا تھا۔کوٹ کی دائیں جیب پہ ڈاکٹر عائش جہاں زیب لکھا ہوا تھا۔اپنا نام ڈاکٹر کوٹ پہ لکھا دیکھ کے اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔

وہ کمرا اس کا آفس نہیں تھا اس کی قید تھی۔اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہاتھ کے پوروں سے اسے چھوا تھا۔

"ڈاکٹر۔۔۔مریض کی حالت اچانک خراب ہو گئی ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اچانک دروازہ کھول کے ایک نرس اندر آئی تھی۔عائش نے پلٹ کے اسے دیکھا جو گھبرائی ہوئی دروازے پر کھڑی تھی۔وہ بھاگتی ہوئی اسے اطلاع دے کے واپس پلٹ گئی۔ایک

لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کے دل نے فیصلہ کیا تھا۔اس نے کوٹ اٹھایااور بنار کے اس کے پیچھے بھاگا۔۔۔۔۔۔۔

عائش کوریڈور میں بھاگتاہوااس کمرے میں گیا۔کمرانمبر 104 میں چار بیڈ رکھے ہوئے تھے۔بائیں طرف کے دوسرے بیڈ پہ وہ مریض تھی جس کی کچھ گھنٹوں پہلے اس نے سرجری کی تھی۔ڈاکٹر توکیل مسلسل اسے سی پی آر دے رہے تھے جبکہ نرس بار بار اناستسیا مشین دیکھ رہی تھی۔

" وینٹیلیٹر دو۔۔۔۔۔ "

عائش نے بیڈ کے پاس جاتے نرس سے کہااور مریض کو چیک کرنے لگا۔

"یہ ٹھیک سے سانس نہیں لے پا رہی ہے۔اس کی دوبارہ سرجری کرنی ہو گی۔۔۔۔ "

" نرس انہیں ایمرجنسی وارڈ میں شفٹ کرو۔۔۔۔۔

سٹریچر پہ اس عورت کو لٹائے عائش وینٹیلیٹر پکڑے اسے آکسیجن دیتے ایمرجنسی وارڈ کی طرف بھاگ رہا تھا۔ساتھ میں وہی دو نرسز اور ڈاکٹر توکیل بھی سٹریچر کو گھسیٹتے ایمرجنسی وارڈ کی طرف لے جا رہے تھے۔

" نرس۔۔۔۔ جلدی سے ٹولز تیار کرو۔۔۔ "

ڈاکٹر توکیل نے نرس سے کہہ کر اسے اندر بھیج دیا۔ جبکہ وہ اور عائش خود کو سرجری کے لیے تیار کرنے لگے۔ وہ کہنیوں تک اپنے بازوؤں کو دھو کر اندر گئے تو نرس نے انہیں سرجری گاؤن پہنایا۔ ہاتھوں میں گلوز ماسک اور ٹوپی پہن کے وہ بالکل تیار کھڑے تھے ایک بار پھر سے اسی مریض کی زندگی سے کھیلنے کے لیے۔

" سکیلپل۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

عائش نے ہاتھ آگے کرتے نرس سے کہا۔نرس بیڈ کے پاؤں کے طرف ایک ٹیبل پہ سارے اوزار رکھے کھڑی تھی۔اس نے سکیلپل اٹھا کے عائش کے ہاتھ میں رکھا۔عائش بیڈ کی دائیں طرف جبکہ ڈاکٹر توکیل بائیں جانب کھڑا تھا۔اس نے ہاتھ میں سکیلپل پکڑے ڈاکٹر توکیل کو دیکھا۔ڈاکٹر توکیل نے سر کو اثبات میں خم دیا۔

عائش نے سکیلپل ایک بار پھر اس کے جسم پہ رکھا تھا۔

ڈاکٹر توکیل کی نظر عائش کے ہاتھ میں پکڑے سکیلپل پر تھی جو آہستہ آہستہ جسم کو چیڑ رہا تھا۔

وہ ایک بار پھر سے اپنے سامنے اسی حصے کو کھولے کھڑا تھا۔عائش اور ڈاکٹر توکیل تیز روشنی میں اس حصے پر جھکے۔ایک نرس اناستسیا مشین کی مختلف سکرین جانچ رہی تھی جبکہ دوسری نرس اوزار پکڑا رہی تھی۔وہ لیک پوائنٹ ڈھونڈ رہے تھے کہ اچانک ایک اور وین پھٹی۔اور خون فوارے کی مانند اوپر کی طرف اٹھا تھا۔عائش اور ڈاکٹر توکیل فورآ سیدھے ہوتے دو قدم دور ہوئے تھے۔

اناستسیا مشین سے شور آنے لگا۔ دونوں ڈاکٹرز اور نرسز شاکڈ کھڑی تھی۔ خون کا فوارہ بڑھتا جارہا تھا۔ عائش کے منہ اور کوٹ پہ خون اتنا گر گیا تھا کہ قطروں کی مانند بہہ رہا تھا۔ پورا سرجری وارڈ مانو خون سے بھر گیا ہو۔ عائش کے خون سے بھرے ہاتھ سے سکیلپل نکل کر نیچے گر گیا۔ پورے آپریشن تھیٹر میں اناستسیا مشین کی آواز کے سوا ہر چیز خاموش ہو گئی تھی۔ فرش پر خون یوں بہہ رہا تھا گویا جسم کا سارا خون سمٹ کہ باہر اگیا ہو۔

وہ منظر دیکھتے اس کی آنکھیں خشک ہو گئیں تھیں گویا دل سے ہر ملال مٹ گیا ہو

عائش بے کس و حرکت فرش پہ پھیلے خون پر نظریں جمائے کھڑا تھا۔

" بند کردو سب کچھ--------- "

www.novelsclubb.com

اس کے کانوں میں ڈاکٹر توکیل کی سخت آواز ٹکرائی۔ تب اس نے نگاہیں اٹھا کے خود سے کافی دور کھڑے ڈاکٹر توکیل کو دیکھا۔ جس کا کوٹ اور ہاتھ خون سے آلودہ تھے۔ ڈاکٹر کے

پیشے میں اس نے ہزاروں لوگوں کی موت اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی مگر یہ بات الگ تھی کہ سرجری وارڈ میں اس طرح کا منظر اس نے بھی پہلی بار دیکھا تھا۔

اس کے باوجود بھی اسے تکلیف ہوئی تھی۔ مگر عائش کو تکلیف نہیں ہوئی تھی اسے ایسی ٹھیس پہنچی تھی کہ شاید ہی کبھی اس سے ابھر پائے۔

وہ نرسز بھی اس کیفیت سے پہلی بار روبرو ہوئی تھیں انہیں نہیں پتا تھا کہ اب انہیں کیا کرنا چاہیے۔

ڈاکٹر توکیل کے کہنے پہ نرس نے ساری مشینری بند کردی۔ مشین بند کرتے ہی وہاں سناٹا چھا گیا تھا مانو وہاں کوئی موجود ہی نا ہو۔

ڈاکٹر توکیل نے ہاتھوں سے گلوز اتار کے ایک طرف پھینکے ماسک اتارا، سر سے کیپ اتاری اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا وہاں سے باہر نکل گیا۔اس کے پیچھے ہی ایک ایک کرتے ساری لائٹس بند ہونے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد عائش سینک کے آگے کھڑا خون والے ہاتھ دھو رہا تھا۔اس نے سر اٹھا کے شیشے کے اس پار دیکھا۔

سینگ کے اوپر لگے شیشے میں سرجری وارڈ کے اندر کا منظر صاف دیکھائی دے رہا تھا۔اس کی روشنی مدہم ہو گئی تھی۔نرسز فرش سے خون صاف کر رہی تھیں۔جبکہ اس عورت کا جسم بے جان سفید چادر میں ڈھکا سٹریچر پر ہی پڑا تھا۔اس کی زندگی کی پہلی سرجری ناکام ہو گئی تھی۔اس کی آنکھیں اب بھی نم نہیں ہوئی تھیں۔عائش مرے ہوئے قدموں سے سرجری وارڈ سے باہر نکلا۔

" وہ پیشنٹ ٹھیک تو ہے نا جس نے کڈنی دی تھی۔۔۔۔۔؟ "

سرجری وارڈ کے باہر سامنے کوریڈور میں کھڑے ایک شخص نے اپنے سامنے کھڑے دستگیر خان سے اس عورت کے متعلق پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

جی جی۔۔۔بالکل ٹھیک ہے۔۔اس کی سرجری بھی بہت اچھی ہوئی ہے۔۔۔۔۔ "

"

اس نے آگے سے ہنستے ہوئے بڑی صفائی سے جھوٹ پہ پردہ ڈالا تھا۔اس کے پیچھے ڈاکٹر توکیل ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔وہ الفاظ سنتے ہی عائش کو لگا گویا اس نے ہر حقیقت کو قبول کر لیا ہو۔۔۔ڈاکٹر توکیل نے سرجری وارڈ کے دروازے پر کھڑے عائش کو سر اٹھا کے دیکھا۔دل میں درد ہونے کے باوجود ڈاکٹر توکیل کے چہرے سے بے بسی چھلک رہی تھی۔وہ انصاف نہیں دلا سکتا تھا احتجاج نہیں کر سکتا تھا۔اسے اس کا حق نہیں تھا۔

ایک طرف کسی کی جان چلے جانے کے ماتم کا شور تھا تو دوسری طرف کسی کو فرق تک نہیں پڑا تھا۔۔۔۔۔

عائش ہر کسی کو اس کے حال پہ چھوڑتا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا کوریڈور میں چلتا رہا۔۔۔ کچھ دور جا کے وہ سیڑھیوں پر بیٹھ گیا۔جہاں آس پاس کوئی بھی موجود نہیں تھا ۔۔۔۔۔۔اسے اپنے دل میں ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کی کرچیوں کا شور سکون نہیں لینے دے رہا تھا۔

بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے اور آنکھوں سے آنسوں بہنا شروع ہو گئے۔

پہلی سرجری میں ہار گیا میں۔۔۔۔۔۔۔۔میں اسے بچانا چاہتا تھا۔۔۔۔میں کتنا مجبور تھا "

" ۔۔۔۔۔۔بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کہاں ہیں۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایسا کبھی بھی نہیں بننا چاہتا تھا۔اسے اس غلطی کی سزا مل رہی تھی جو اس نے کی ہی نہیں تھی۔اپنے بازوؤں کو گھٹنوں پر ٹکائے سر جھکائے وہ بس روتا چلا جا رہا تھا۔۔۔۔۔اس سے بڑھ کر دکھ کی بات یہ تھی کہ اسے سننے والا وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" بابا۔۔۔۔۔۔کہاں ہیں آپ۔۔۔۔میں کہاں ڈھونڈو آپ کو۔۔۔؟۔ "

اس کی آواز بھی بھیگی ہوئی تھی اور آنسو قطروں کی مانند ہاتھوں پہ گر رہے تھے۔جہاں زیب صاحب کو پکارتے کسی خیال نے اس کی ذہن میں جنم لیا تھا۔

بابا کو کہاں رکھا ہوگا۔۔۔اسی ہاسپٹل میں۔۔۔۔۔وہ اسی ہاسپٹل میں ہی ہوں گے "
۔۔۔جب مجھے کمرے میں قید کیا تھا تو وہ ہاسپٹل میں ہی تھا۔۔۔۔عین ممکن ہے کہ وہ اس وقت اسی ہاسپٹل میں ہوں۔۔۔۔مجھے انہیں ڈھونڈنا ہے۔۔۔ "

وہ ایک ایک کڑی کو جوڑتا کسی نتیجے پہ پہنچا تھا۔اب عائش کو ایک مقصد مل گیا تھا۔وہ کھڑا ہوا اور کوریڈور میں بھاگتا ہوا اپنے آفس کی جانب گیا۔

اب سے اسے اپنے بابا کو ڈھونڈنا تھا۔ہر حال میں ڈھونڈ کے اس قید سے باہر نکلنا تھا۔

وہ سرجریز کرنے کے لیے آمادہ ہو گیا تھا صرف اس شرط پہ کہ اس کے بابا کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔آہستہ آہستہ دن گزرتے گئے اور اس کی تلاش اور بڑھتی گئی۔۔

ہیلی کاپٹر اپنی پروان کے لیے بالکل تیار کھڑا تھا۔خضر گریس کنگ کا انتظار کر رہا تھا کہ گریس کنگ کی گاڑی وہاں آکر رکی۔وہ گاڑی سے نکل کر اس کی طرف بڑھا تھا جبکہ خضر کی نظر اس کے پیچھے چلتی ہیلن پر گئی تو غصے سے اس نے اپنے دانت بھینچے۔۔۔

"یہ یہاں کیوں آئی ہے۔۔؟"

گریس کنگ کے پاس آتے ہی خضر نے ہیلن کے متعلق پوچھا۔

" یہ بھی ہمارے ساتھ جائے گی۔"

اس نے ایک نظر اپنے ساتھ کھڑی ہیلن پر ڈال کے اس کے علم میں اضافہ کیا تھا۔

"لیکن یہ کیوں جا رہی ہے۔۔۔اسے اپنے گھر جا کر آرام کرنا چاہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

میں بالکل ٹھیک ہو گئی ہوں آرام تو میں تم لوگوں کے ساتھ جا کے بھی کر سکتی ہوں"

۔۔۔۔"

ہیلن نے مسکراتے ہوئے اسے خود بتانا مناسب سمجھا تھا۔

"تمہیں اپنی شرط تو یاد ہے نا۔؟"

گریس کنگ نے ہیلن کو دیکھتے دونوں کے بیچ ہوا معاہدہ یاد کروایا تھا۔

" ہاں مجھے یاد ہے۔میں چپ رہوں گی زیادہ سوال نہیں کروں گی۔۔۔۔"

"زیادہ سوال۔۔۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔بالکل بھی سوال نہیں کرو گی۔۔۔۔۔۔"

ہلکا سا اس کی طرف جھکتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے اسے باور کروایا تھا۔ جس پر وہ سر اثبات میں ہلا گئی۔

"لیکن یہ وہاں۔۔۔اس کا کوئی کام نہیں ہے۔۔اس کو وہاں خطرہ ہو گا۔۔۔۔۔؟"

" تم اس کی فکر مت کرو۔۔۔۔۔ "

اور کچھ بھی کہے بنا گریس کنگ ہیلی کاپٹر میں بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہیلن بیٹھی تھی جبکہ خضر آگے والی سیٹ پہ بیٹھا تھا۔ ہیلی کاپٹر اپنی پروان لیے منزل کی طرف بڑھا تھا۔

پروان کے دوران گریس کنگ اپنے موبائل میں جھکا مصروف تھا لیکن ہیلن آسمانوں سے گریس کی دنیا کو دیکھنے میں مگن تھی۔۔

گریس اسمان سے بے حد خوبصورت تصاویر پیش کر رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچانک ہیلن کو جلنے کی سمیل آئی اس نے اپنے دائیں جانب بیٹھے گریس کنگ کو دیکھا۔

"یہ سگریٹ ہے نا۔۔۔؟"

گریس کنگ کو سگریٹ پیتا دیکھ ہیلن نے حیران ہوتے اس سے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔۔۔"

گریس کنگ نے اتنا کہہ کے ایک اور کش لگایا۔

"تم سگریٹ بھی پیتے ہو...؟"

" کبھی کبھی۔۔۔۔۔"

بنا ہیلن کو دیکھے جواب دیا۔

تمہیں پتا ہے سگریٹ پینے سے انسان کی سانسیں کم ہونے لگتی ہیں۔۔۔۔۔زیادہ پینے "سے انسان کی زندگی جلدی ختم ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہیلن اس کو نا جانے کیوں یہ سب بتا رہی تھی جبکہ یہ تو اسے خود بھی پتا تھا۔

" اسی لیے تو پی رہا ہوں۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے بے زاری سے اسے دیکھا۔

"کیا تمہیں جینے کی خواہش نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔؟۔۔۔"

ہیلن بہت غور سے اس کے چہرے کو دیکھنے لگی۔

"زندگی کی خواہش کسے نہیں ہوتی۔۔۔ مگر یہاں آپ کو چننے کا موقع نہیں دیا جاتا۔۔۔۔ جب موت آتی ہے تب یہ زندگی ختم ہونے سے پہلے ایک بار بھی نہیں پوچھتی۔۔۔۔۔اور ویسے بھی جتنی تھوڑی زندگی ہو گی اتنی کم تکلیفیں ہوں گی۔۔۔۔۔۔۔ جتنی زیادہ زندگی ہو گی اتنے زیادہ دکھ ہوں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

مسلسل ہیلن کو دیکھتے وضاحت دی تھی۔اس کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔۔۔۔ ہیلن نے اس کے اندر دکھوں کا گہرا سمندر محسوس کیا تھا۔

" خوشیاں بھی تو اتنی ہی زیادہ ہوں گی۔۔۔۔"

ہیلن نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے اسے زندگی کی ایک اچھی سائیڈ بھی دکھائی۔

www.novelsclubb.com

سگریٹ پی کے صحت خراب کر کے خود اپنے آپ کو اندھیرے کی طرف دھکیل رہے ہو۔۔۔۔۔"

" تمہیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہے۔۔۔۔۔ "

وہ اس کی آنکھوں پر سے نگاہیں پھیر گیا تھا۔

"یہ تمہاری گردن پہ کس چیز کا نشان ہے۔۔۔۔یہ ٹیٹو ہے۔۔۔۔۔۔؟ "

تبھی ہیلن کی نظر اس کی گردن پر بنے ٹیٹو پر پڑی تھی۔ لیکن گریس کنگ نے اسے جواب دینا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ ہیلن نے آگے ہو کے خضر کی گردن دیکھی اور پھر سے گریس کنگ سے مخاطب ہوئی۔

" خضر کی گردن پہ تو نہیں بنا ہوا۔۔۔۔ "

" تم تھوڑی دیر اپنا منہ بند کرو گی۔۔۔۔۔ "

گریس کنگ کو اس بار غصہ آیا تھا۔ ہیلن اس کے غصے پہ خاموش ہوتی چہرا دوسری طرف پھیر گئی۔

www.novelsclubb.com

اس نے سگریٹ بجھا کے پھینک دی کیونکہ اسے سگریٹ کی عادت نہیں تھی۔ کبھی کبھی ذہنی سکون کے لیے استعمال کر لیا کرتا تھا۔

ہیلن ایک بار پھر سے ناراض ہو گئی تھی کیونکہ وہ خاموش ہو گئی تھی۔اور گریس کنگ اس کا یہ انداز اچھے سے جانتا تھا۔یہ سوچتے اس کے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ چھو کے گزری

--

امل کو وہاں آئے چار دن گزر گئے تھے۔وہ روز صبح اٹھ کے فائرنگ کی پریکٹس کرتی تھی اور دل میں کئی سوال لیے روز اس بند کمرے کو دیکھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

آج بھی اپنے کمرے میں آتے ہوئے امل نے اس کمرے کو دیکھا تھا جہاں ایک گارڈ اس کے لیے کھانا لے کر گیا اور اندر سے دروازہ دوبارہ بند کر دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کچھ دیر وہیں کھڑے رہنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں جانے کے لیے سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔اسی دوران گارڈ کمرے سے باہر نکلا اور دروازے کو دوبارہ بند کر دیا۔

امل سیڑھیوں کے درمیان میں کھڑی اسے غور سے باہر جاتا ہوا دیکھنے لگی۔اس کے جاتے ہی اس بند کمرے پر ایک نظر ڈال کے وہ بھی اپنے کمرے میں اگئی۔

مجھے وہ چابی حاصل کرنی ہوگی۔۔۔۔۔۔۔کسی بھی صورت میں۔۔۔۔۔۔اگر چابی " " گارڈ کے پاس ہے تو اس کی دوسری کاپی بھی ضرور ہوگی۔۔۔۔۔۔

وہ بیڈ پہ لیٹی چھت کو گھورتے اپنے ہی خیالوں میں اندازے لگا رہی تھی۔امل کے دل میں اس کمرے کی چابی ڈھونڈنے کا خیال اسے سکون لینے نہیں دے رہا تھا۔

کمرے کی چابی التمش چوہان نے کہاں چھپائی ہوگی۔۔۔۔۔اپنے ساتھ تو نہیں لے کے" " گیا ہوگا۔۔۔۔۔ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنے کمرے میں کہیں چھپائی ہو۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے ذہن پہ زور دیتی اٹھ کے بیٹی۔

www.novelsclubb.com

آج بھی وہ اپنے وقت پہ ہی فارم ہاؤس سے کہیں چلا گیا تھا اور اسی موقع کا فائدہ وہ اٹھانا چاہتی تھی۔

"ویسے بھی یہ شام کو ہی آئے گا۔اور سارے ملازم بھی اپنے کاموں میں مصروف ہیں۔ یہ اچھا موقع ہے۔"

کمرے میں ٹہلتے اس نے دل میں سوچا تھا۔ تبھی اس نے کمرے کا دروازہ کھول کے باہر جھانکا۔خالی کوریڈور کی تسلی کر کے باہر نکلی۔آہستہ آہستہ ایک ایک سیڑھی اترتے وہ التمش چوہان کے کمرے کے باہر رکی۔

بار بار پیچھے مڑ کے دیکھتی خالی لاؤنج کو دیکھتے اس نے دروازے کے لاک پہ ہاتھ رکھا۔اس پہ دباؤ ڈالا اور وہ کھلتا چلا گیا۔اس نے جلدی سے اندر جا کر ایک بار پھر باہر جھانکا اور دروازا بند کر لیا۔

www.novelsclubb.com

وہ کمرا دیکھ کر حیران رہ گئی بالکل سادا سا کمرو تھا۔

کتابوں کے شیلف ایک بیڈ اور باقی سجاوٹ کی چیزیں رکھی گئیں تھیں۔

اس نے سب سے پہلے بکس شیلف میں ڈھونڈنا شروع کیا۔ کتابیں آگے پیچھے کرتے انہیں ٹٹولتی اس دروازے کی چابی تلاش کر رہی تھی۔ اس کا وارڈروب دیکھا اس میں کوئی خفیہ تجوری نہیں تھی۔ اس کے کمرے کی کوئی بھی چیز خاص نہیں تھی۔ سادہ سی چیزیں اور کوئی خفیہ ٹھکانا نہیں اسے یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

وہ یہ سوچ کے آئی تھی کہ آج ہمت نہیں ہارے گی اور اس چابی کو ڈھونڈ کے ہی رہے گی۔ وہ سوچتے ہوئے بیڈ پہ بیٹھ گئی کہ وہ آپنے پاس بھی کوئی چابی نہیں رکھتا اور نا ہی کمرے میں کہیں تھی۔ تو پھر وہ چابی کہاں رکھتا تھا۔۔۔۔

امل مایوس ہوتی واپس جانے لگی تھی کہ پھر ایک نظر پورے کمرے کی ایک ایک چیز پر ڈالی۔ اچانک اس کی نگاہ بیڈ کے بائیں ٹیبل پہ رکھے لمپ پر رکی۔ اس پورے کمرے میں صرف ایک ہی لمپ تھا۔ جو کہ بہت مختلف نقشے کا بنا ہوا تھا۔ معمولی سے لمپ نے امل کی توجہ اپنی طرف کھینچی تھی۔ اس نے لمپ کے پاس جا کے اسے جلایا۔ لمپ کی روشنی مختلف رنگوں کا مجموعہ لیے پورے کمرے میں پھیل گئی تھی۔ بے شک وہ پر کشش لمپ تھا۔ جو اپنے اندر انمول خاصیت رکھتا تھا۔ امل نے اس کی چمک میں کھوتے اسے اٹھانا چاہا تھا۔ مگر وہ لمپ

اپنی جگہ ٹس سے مس تک نہیں ہوا۔امل حیران ہوئی کہ وہ تو ٹیبل کے ساتھ ہی چپکا ہوا تھا یاشاید چپکا یا گیا تھا۔۔۔۔۔۔؟۔۔۔۔

امل نے اسے آگے پیچھے ہلاتے اسے اٹھانے کی کوشش کی مگر وہ نہیں نکلا۔اسی دوران اچانک کوئی بڑا سا دروازہ کھلنے کی آواز اس کے قریب سے آئی تھی۔امل فوراً لمپ سے پیچھے ہوئی۔کمرے کے درمیان میں کھڑی وہ چاروں طرف دیواروں کو دیکھ رہی تھی۔ کسی بھی قسم کا کوئی بھی دروازہ نہیں کھلا تھا۔ہر چیز پہلے جیسی ہی تھی تو پھر وہ آواز کہاں سے آئی تھی۔

تبھی امل کو احساس ہوا کہ وہ بیڈ کے پاس بیٹھی تھی اور وہ آواز اس کے بہت قریب سے آئی تھی۔

اس کی چھٹی حس جس طرف اشارہ کر رہی تھی اسکا دل اور دماغ اسے قبول نہیں کرنا چاہتا تھا۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی بیڈ کے پاس نیچے بیٹھی۔اور کانپتے ہوئے ہاتھوں سے چادر اٹھا کے بیڈ کے نیچے دیکھا۔

نیچے کا منظر دیکھتے امل سکتے میں آگی تھی۔اس کی آنکھیں حیرت زدہ تھی۔۔بیڈ کے نیچے لکڑی کے دو بڑے حصوں نے الگ ہو کے نیچے کی طرف ایک راستہ بنا دیا تھا۔اس نے اوپر اٹھ کے اس لمپ کو دیکھا۔

" تو اس کمرے میں ایک اور راز بھی دفن تھا جس کی چابی ایک لمپ ہے۔۔۔۔؟۔۔۔ "

امل کو اس لمپ کی خاصیت کا اندازہ اب ہوا تھا۔

" مجھے اس میں جانا چاہیے یا نہیں۔۔۔۔؟۔۔۔۔ہو سکتا ہے کہ اس نے اس کے نیچے اس کمرے کی چابی چھپائی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "

ذہن کچھ اور دل کچھ اور کہہ رہا تھا۔وہ ذہن سے لڑتی اس کے اندر جانے کے لیے آمادہ ہو گئی۔امل بیڈ کے نیچے لیٹتے ہوئے اس کھلے دروازے سے اندر گئی۔اندر گھپ اندھیرا تھا۔وہ سیڑھیوں کے ایک ایک زینے پہ پاؤں رکھتی نیچے پہنچی۔اس نے سب سے پہلے لائیٹس جلائیں تھیں۔مختلف رنگوں کے بلب نے اپنی روشنی سے اس کمرے کو واضح کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ گولائی میں بنا ایک ہال تھا جس کی دیواریں تصویروں سے بھری ہوئی تھیں۔ جبکہ اس ہال کے درمیان میں ایک ٹیبل پڑا تھا جو کہ لمبائی میں کافی بڑا تھا۔ اس پہ مختلف نقشے اور کاغذات بکھرے ہوئے تھے۔

وہ کوئی ایک نہیں کئی رازوں سے بھرا کمرا تھا۔

امل کے ذہن میں کئی سوال تھے جن کے جوابات اسے یہی ملنے تھے۔

امل آہستہ آہستہ چلتی دیواروں پر لگی تصویروں کو دیکھتی حیرانگی کے غوطے کھا رہی تھی۔

آدھے سے زیادہ کمرہ امل اور اس کی فیملی کی تصویروں سے سجا ہوا تھا۔ اس کے بچپن سے لے کے اب تک کی ساری تصویریں اس کمرے کی دیوار کی زینت بنی ہوئی تھیں۔

" آخر یہ شخص ہے کون۔۔۔۔۔ یہ مجھے پہلے سے جانتا تھا۔۔۔۔۔۔ میرے بارے میں اتنا سب کیسے پتا ہے۔۔۔۔ اور میری فیملی کے بارے میں۔۔۔۔۔۔؟۔۔۔ "

وہ کنفیوز ہوتے دیواروں کی تصویریں دیکھتے بولی تھی۔

پھر وہ ٹیبل کے کاغذات کو چھاننے لگی۔

آیان۔۔۔۔۔؟۔۔آیان کے بارے میں کیا۔۔۔؟۔۔۔۔آیان کے بارے میں ایسا کیا "
"ہے جو مجھے نہیں پتا۔۔۔۔۔؟۔۔۔۔۔۔

ٹیبل پرپڑے کچھ کاغذات میں آیان کا ذکر تھا۔۔۔وہ انہیں ٹٹولتی نیچے پھینکنے لگی۔اسی دوران اس کی نظر نیچے گرے کاغذات کے ساتھ گری ایک تصویر پر ٹھہری۔۔۔۔۔۔۔۔

امل نے جھک کے وہ تصویر اپنے ہاتھ میں لے لی۔۔۔۔

وہ تصویر چیخ چیخ کے اسے ساری کہانی سنا رہی تھی۔

"آیان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس کے لبوں سے مدہم سی پکار نکلی تھی۔اس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

" آیان وہ تم تھے۔۔۔۔۔۔۔۔تم زندہ ہو۔۔۔۔؟۔۔۔ "

کئی سالوں پہلے دفن کیے گئے راز پہ آج ایک بار پھر انکشاف ہوا تھا۔۔۔۔۔۔ایک ساتھ کئی آنسو ٹوٹ کے اس کے گالوں پہ بہنے لگے تھے۔۔۔۔